پی ایم مودی آج سرکاری ملازمین سے کریں گے خطاب

نئی دہلی۔ وزیر اعظم نریندر مودی پیر کو راجدھانی میں 17 ویں پبلک سروس ڈے کی تقریب میں ملک کے سرکاری ملازمین سے خطاب کریں گے اور اضلاع اور مرکزی/ ریاستی حکومتوں میں شناخت شدہ ترجیحی پروگراموں اور اختراعات کے مؤثر نفاذ کے لیے عوامی نظم و نسق میں بہترین کارکردگی کے لیے وزیر اعظم ایوارڈ پیش کریں گے۔ اتوار کو وزیر اعظم کے دفتر کی طرف سے جاری کردہ ایک ریلیز کے مطابق، مسٹر مودی اس موقع پر جامع ترقی اور اختراع پر ای کتابوں کا اجرا کریں گے۔ ان کتابوں میں حکومت کے ترجیحی پروگراموں کے نفاذ اور پبلک ایڈمنسٹریشن میں اختراع سے جڑی کامیابی کی جنندہ کہانیاں شامل ہیں۔ یہ ساتواں موقع ہوگا جب وزیر اعظم مودی نیشنل پبلک سروس ڈے کی تقریبات سے خطاب کریں گے۔ ایوارڈ کی تقسیم سے قبل ایوارڈ یافتہ انتظامی پہلوں پر ایک فلم بھی دکھائی جائے گی۔

e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

اودھ نامہ

روزنامہ LUCKNOW

avadhnama

کرناٹک کے سابق ڈی جی پی کا چاقو مار کر قتل

بنگلورو: بنگلورو میں ایک سنسنی خیز واقعہ سامنے آیا ہے، جہاں کرناٹک کے سابق پولیس ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی پی) اوم پرکاش کا ان کی رہائش گاہ پر چاقو کا وار کرکے بے دردی سے قتل کردیا گیا ہے۔ وہ 2015 سے 2017 تک ڈی جی پی کے عہدے پر فائز رہے تھے۔ 1981 بیچ کے آئی پی ایس افسر کی لاش ان کی رہائش گاہ سے ملی۔ اس چونکا دینے والے واقعے میں ان کی بیوی پلوی پر قتل کا شبہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ ایچ ایس آر لے آؤٹ پولیس نے موقع پر پہنچ کر اس واردات کے پیچھے کی حقیقت کو بے نقاب کرنے کے لئے معاملے کی گہرائی سے تفتیش شروع کردی۔ سابق ڈی جی پی کی اس المناک موت سے محکمہ پولیس اور ان کے جاننے والوں میں سوگ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ سابق ڈی جی پی اوم پرکاش کے دو بچے ہیں۔ وہ فی الحال اپنی بیوی پلوی کے ساتھ رہتے تھے۔ بتایا جارہا ہے کہ چند روز پہلے میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہوا تھا۔

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۴) شمارہ نمبر (۱۹۷) لکھنؤ، بروز پیر ۲۱-اپریل ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۲/شوال المکرم ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 197 Monday , April 21 2025 Pages -8

سپریم کورٹ پر متنازعہ بیان بازی

مشکل میں دوبے، توہین عدالت کی کارروائی متوقع

اٹارنی جنرل تک پہنچا خط، سپریم کورٹ پر حملے بی جے پی کی سوچی سمجھی سازش، پی ایم مودی کی خاموشی پر کانگریس نے اٹھایا سوال

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ اور چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) کے متعلق بی جے پی رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے کے متنازعہ بیان پر توہین عدالت کی کارروائی کا مطالبہ شروع ہوگیا ہے۔ سپریم کورٹ کے ایک ایڈوکیٹ آن ریکارڈ نے اٹارنی جنرل کو خط لکھ کر توہین عدالت کا مقدمہ دائر کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ توہین عدالت ایکٹ 1971 کے سیکشن 15(1)(بی) اور توہین عدالت کے مقدمات کے لیے سپریم کورٹ کے 1975 میں بنائے گئے رولز میں سے ایک رول 3(سی) کے تحت اٹارنی جنرل یا سالیسٹر جنرل کی رضامندی کے بعد ہی سپریم کورٹ کی توہین کی کارروائی شروع کی جاسکتی ہے۔ ایسے میں وکیل نے اٹارنی جنرل آر وینکٹر منی کو خط لکھ کر نشی کانت دوبے کے بیان کی جانکاری دی ہے۔ وکیل نے خط میں لکھا کہ ”آئین نے سپریم کورٹ کو ذمہ داری دی ہے کہ وہ کسی بھی قانون کی آئینی حیثیت کی تحقیقات کرے۔ نشی کانت دوبے باتوں کو غلط طریقے سے رکھ کر سپریم کورٹ کو بدنام کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔“ ساتھ ہی انہوں نے آگے لکھا کہ ”نشی کانت دوبے نے سپریم کورٹ پر مندروں کے معاملے میں کاغذ کا مطالبہ کرنے اور مسجدوں کے معاملے میں چھوٹ دینے کا الزام عائد کیا ہے۔ ایسا کہہ کر وہ سماج میں سپریم کورٹ کے تئیں فرقہ وارانہ بنیاد پر عدم اعتماد پھیلا رہے ہیں۔“

اٹارنی جنرل کو بھیجے گئے خط میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ”دوبے نے سی جے آئی سنجیو کھنہ کا نام لے کر انہیں ملک میں خانہ جنگی کا ذمہ دار بھی ٹھہرایا ہے۔ اس طرح کے تمام بیانات توہین عدالت ایکٹ کے سیکشن 2(سی)(آئی) کے تحت سپریم کورٹ کی توہین ہے۔ اس لیے اٹارنی جنرل نشی کانت دوبے کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی شروع کرنے کی اجازت دیں۔“ واضح ہو کہ یوپی کے سابق آئی پی ایس امیتابھ ٹھاکر نے بھی سپریم کورٹ میں اس معاملے میں عرضی داخل کی ہے۔ انہوں نے بھی اٹارنی جنرل کو اجازت کے لیے خط بھیجا ہے۔

سپریم کورٹ اور چیف جسٹس آف انڈیا کے خلاف بی جے پی رکن پارلیمان نشی کانت دوبے کے بیان پر سیاسی ہنگامہ شدت اختیار کر گیا ہے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر پون کھیڑا نے کہا کہ یہ محض اتفاق نہیں ہے بلکہ سوچی سمجھی حکمت عملی اور سازش ہے۔ انہوں نے براہ راست وزیر اعظم نریندر مودی کو نشانے پر لیتے ہوئے کہا ہے کہ دوبے اور نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ اس طرح کے بیانات وزیر اعظم کی خاموش منظوری کے بغیر نہیں دے سکتے۔ پون کھیڑا نے ایکس (سابق ٹوئٹر) پر پوسٹ میں کہا کہ بی جے پی کی طرف سے سپریم کورٹ اور چیف جسٹس پر حملہ ایک تجرباتی سیاسی حملہ ہے، جو اس لیے کیا جارہا ہے کیونکہ سپریم کورٹ بی جے پی کے غیر آئینی اقدامات پر روک لگا رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ عدالت عظمیٰ آئین کی حفاظت کررہی ہے لیکن بی جے پی کو یہ بات ہضم نہیں ہورہی کیونکہ اس کا اصل مسئلہ سپریم کورٹ سے نہیں بلکہ ہندوستان کے آئین سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقف ایکٹ، پلیسز آف ورشپ ایکٹ اور اپوزیشن ریاستوں میں گورنروں کے کردار جیسے معاملات پر بی جے پی کو اس لیے تکلیف ہے کہ سپریم کورٹ نے ان کے سیاسی عزائم پر روک لگادی ہے۔ تاہم کھیڑا کی اصل توجہ اس بات پر مرکوز رہی کہ یہ سب بیانات ایک خاص مقصد کے تحت دیے جارہے ہیں اور وزیر اعظم کی خاموشی خود ایک سوال بن چکی ہے۔ اپنے ویڈیو بیان میں بھی پون کھیڑا نے نشی کانت دوبے کے بیان کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا، ”اگر بی جے پی واقعی عدالت کی آزادی اور احترام پر یقین رکھتی ہے تو دوبے پر کیا کارروائی کی گئی ہے؟ کیا انہیں شوکاز نوٹس دیا گیا؟ کیا ان سے وضاحت طلب کی گئی؟ اگر نہیں، تو کیا ہم یہ مان لیں کہ بی جے پی اس بیان کی پشت پناہی کررہی ہے؟“

> پون کھیڑا نے مزید کہا کہ بی جے پی کی سیاست اب عدالت عظمیٰ کو بھی نشانہ بنانے لگی ہے، کیونکہ وہ اس کی راہ میں آئینی رکاوٹ بن رہی ہے۔ ان کے مطابق یہ محض چند افراد کے بیانات نہیں، بلکہ آئین کے خلاف ایک ذہن سازی کی مہم ہے۔

پون کھیڑا نے مزید کہا کہ بی جے پی کی سیاست اب عدالت عظمیٰ کو بھی نشانہ بنانے لگی ہے، کیونکہ وہ اس کی راہ میں آئینی رکاوٹ بن رہی ہے۔ ان کے مطابق یہ محض چند افراد کے بیانات نہیں، بلکہ آئین کے خلاف ایک ذہن سازی کی مہم ہے۔“ اس درمیان معروف وکیل انس تنویر نے نشی کانت دوبے کے خلاف سپریم کورٹ میں فوجداری توہین عدالت کی کارروائی کے لیے اٹارنی جنرل کو خط لکھا ہے۔ انہوں نے دوبے کے بیان کو انتہائی توہین آمیز اور عدالت کی ساکھ کو مجروح کرنے کی دانستہ کوشش قرار دیا۔ تنویر کا کہنا ہے کہ دوبے نے سپریم کورٹ پر تنقید کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر قانون سپریم کورٹ کو ہی بنانا ہے تو پارلیمنٹ اور اسمبلیوں کو بند کردینا چاہیے، جو آئینی اداروں کے درمیان عدم توازن پیدا کرنے والی بات ہے۔

انہوں نے چیف جسٹس سنجیو کھنہ کو مبینہ طور پر ملک میں خانہ جنگی کا ذمہ دار ٹھہرانے پر بھی سخت اعتراض کیا اور کہا کہ یہ بیان نہ صرف غیر ذمے دارانہ ہے بلکہ ملک کی عدلیہ کے وقار کے لیے خطرناک بھی ہے۔ اس معاملے پر کانگریس کے دیگر لیڈران بھی میدان میں آگئے ہیں۔

جموں وکشمیر: شدید بارش سے رام بن میں تباہی

40 گھر منہدم، سیلاب میں 3 افراد کی موت، 45 کنبوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا

سری نگر (ایجنسی) جموں وکشمیر کے رام بن ضلع میں تیز بارش اور ژالہ باری کی وجہ سے زبردست تباہی مچی ہے۔ یہاں کم سے کم 40 گھر منہدم ہو گئے ہیں۔ دھرم کنڈ میں اچانک آئے سیلاب میں کم سے کم تین لوگوں کی موت ہوجانے کی خبر ہے وہیں ایک لاپتہ بتایا جارہا ہے۔ اطلاع کے مطابق تیز بارش کے بعد کئی جگہ پر لینڈ سلائیڈ کے واقعات پیش آئے ہیں۔ سیلاب اور کیچڑ کی وجہ سے سری نگر قومی شاہراہ کئی جگہوں پر بند ہوگئی ہے۔ رام بن ضلع کے کمشنر بشیر الحق چودھری نے بتایا کہ سیری چمبا گاؤں میں گھر گرنے کی وجہ سے دو بچوں کی موت ہوگئی۔ 10 گھر پوری طرح سے منہدم ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ رات تقریباً 1 بجے تیز بارش اور ژالہ بار شروع ہوگئی۔ بارش اتنی تیز تھی کہ لینڈ سلائیڈ ہونے لگا اور دھرم کنڈ میں سیلاب جیسے حالات پیدا ہوگئے۔ کم سے کم 45 کنبوں کو محفوظ مقامات پر پہنچادیا گیا ہے۔

تیز بارش کی وجہ سے رام بن قصبہ، بنیہال، کھاری، بٹوٹے، دھرم کنڈ اور شیر چمبا میں تباہی ہوئی ہے۔ اطلاع کے مطابق ان علاقوں میں اب بھی تیز بارش جاری ہے۔ لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا ہے۔ اسکولوں میں بھی رکنے اور کھانے-پینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ مسٹر حق نے بتایا کہ پولیس کے ساتھ ایس ڈی آر ایف کی ٹیموں کو تعینات کیا گیا ہے۔ جموں-سری نگر ہائی وے پر لینڈ سلائیڈ کی وجہ سے آمد ورفت رک گئی ہے۔ کئی جگہوں پر بڑے بڑے پتھر بھی گرے ہیں۔ اطلاع کے مطابق ہائی وے کئی جگہوں پر بہہ گیا ہے۔ وہیں کار، ٹرک اور دیگر گاڑیوں کو روک دیا گیا ہے۔ لوگوں کو احتیاط برتنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

ایمرجنسی کے لیے 24x7 ہیلپ لائن نمبر جاری کیا گیا ہے جو اس طرح ہے۔ 01998-295500, 01998-266790۔ ٹریفک پولیس افسر نے کہا کہ چندر کوٹے، موم پاسی اور ماروگ میں ٹرکوں کو روک دیا گیا ہے۔ ان علاقوں میں ہائی وے پر پتھر گر گئے ہیں۔ بھاری بارش کی وجہ سے ہائی کو ٹھیک کرنے کا کام شروع نہیں ہو پایا ہے۔ امید ہے کہ شام تک موسم ٹھیک ہوگا تو سڑک پر سے ملبہ ہٹایا جائے گا۔

عمر عبداللہ کا انسانی جانوں کے ضیاع پر افسوس کا اظہار

جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ضلع رام بن میں بادل پھٹنے کے نتیجے میں انسانی جانوں کے ضیاع اور جائیداد کو بھاری نقصان پہنچنے پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ ایک بیان میں وزیر اعلیٰ نے کہا، 'میں اس دل دہلا دینے والے سانحے سے شدید رنجیدہ ہوں، جس میں تین قیمتی جانوں کا ضیاع ہوا ہے۔ میری ہمدردیاں متاثرہ خاندانوں کے ساتھ ہیں اور اس مشکل گھڑی میں ہم ان کے ساتھ ہیں۔' انہوں نے مقامی انتظامیہ کی فوری اور مؤثر کارروائی کی تعریف کی اور یقین دہانی کرائی کہ حکومت متاثرین کو ہر ممکن امداد فراہم کرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا، 'ہم مقامی انتظامیہ کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں اور جہاں بھی امداد کی ضرورت ہو، فوری طور پر ریسکیو آپریشنز کیے جا رہے ہیں۔' عمر عبداللہ نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ غیر ضروری نقل وحرکت سے گریز کریں اور سفر سے متعلق ہدایات پر عمل کریں۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے بیان میں مزید کہا 'ہم سب مل کر اس قدرتی آفت کا مقابلہ کریں گے۔ عوام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ انتظامیہ کے ساتھ مکمل تعاون کریں تاکہ جلد سے جلد اس بحران پر قابو پایا جاسکے۔'

کل بھوشن جادھو کو اپیل کا حق نہیں ملا

پاکستانی وکیل کا سپریم کورٹ میں اعتراف

اسلام آباد: (ایجنسی) پاکستان کے سپریم کورٹ میں جمعرات کو ایک اہم انکشاف ہوا ہے، جس میں یہ اعتراف کیا گیا کہ ہندوستانی شہری کلبھوشن جادھو کو تاحال فوجی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل کا حق نہیں دیا گیا، حالانکہ 2019 میں بین الاقوامی عدالت انصاف (آئی سی جے) نے واضح طور پر ہدایت دی تھی کہ جادھو کو قونصلر رسائی اور اپیل کی سہولت دی جائے۔ یہ اعتراف پاکستان کے وزارت دفاع کے وکیل کی جانب سے اس وقت سامنے آیا جب عدالت میں ان پاکستانی شہریوں کے مقدمات کی سماعت ہورہی تھی جنہیں 9 مئی 2023 کو عمران خان کی گرفتاری کے بعد ہوئے پرتشدد مظاہروں میں ملوث ہونے کے الزام میں فوجی عدالتوں نے سزا سنائی تھی۔ عدالت نے استفسار کیا کہ کیا کلبھوشن جادھو کو بھی اپیل کی وہی سہولت دی گئی تھی جو ان پاکستانی شہریوں کو دی جارہی ہے؟ اس پر وزارت دفاع کے وکیل نے بتایا کہ جادھو کو یہ حق تاحال نہیں دیا گیا۔ وکیل نے عدالت کو مزید بتایا کہ بین الاقوامی عدالت انصاف کے فیصلے کے بعد پاکستان نے ویانا کنونشن کے آرٹیکل 36 کی خلاف ورزی کا اعتراف کیا، جس کے مطابق کسی بھی گرفتار غیر ملکی شہری کو اپنے ملک کے سفارتی نمائندوں سے رابطے، ملاقات اور قانونی معاونت حاصل کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ کلبھوشن جادھو کو مارچ 2016 میں پاکستان کے صوبے بلوچستان سے گرفتار کیا گیا تھا۔ پاکستان کا دعویٰ ہے کہ وہ 'را' (ریسرچ اینڈ اینالسس ونگ) کے ایجنٹ ہیں اور بلوچ علیحدگی پسندوں کے ساتھ رابطے میں تھے۔ 2017 میں پاکستانی فوجی عدالت نے انہیں جاسوسی اور تخریب کاری کے الزامات میں سزائے موت سنائی تھی۔

عدلیہ اور پریس جمہوریت کے دو اہم ستون ہیں اور دونوں پر حملے ہورہے ہیں: جسٹس مدن بی لوکر

نئی دہلی۔ ہندوستان میں صحافت کی دگرگوں حالت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس (ریٹائرڈ) مدن بی لوکر نے کہا کہ عدلیہ اور پریس ہماری جمہوریت کے دو اہم ستون ہیں اور دونوں کو اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔ یہ بات انہوں نے نئی دنیا فاؤنڈیشن کے میڈیا فار یونٹی ایوارڈز 2025 میں کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ ”آزادی صحافت اور عدلیہ کی آزادی دونوں پر حملے ہورہے ہیں“۔ ”عدلیہ کو ایک مختلف قسم کا حملہ محسوس ہوا، اور یہ کیسوانند بھارتی کے فیصلے سے نکلا (ہندوستانی آئین کے بنیادی ڈھانچے کے نظریے پر) لیکن اس کے فوراً بعد، 1975 میں ہمیں ایمرجنسی کا سامنا کرنا پڑا اور پریس کو شدید حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ عدلیہ اور پریس دونوں کو سخت امتحان کا سامنا کرنا پڑا اور اس کے بعد کچھ تاریخی فیصلے آئے اور عدلیہ اور پریس دونوں کی واپسی ہوئی، ”سپریم کورٹ کے سابق جج نے کہا کہ آج پھر پریس کی آزادی اور عدلیہ کی آزادی پر حملہ ہورہا ہے۔ پریس اور عدلیہ کی آزادی پر حملے کا انداز مختلف ہے لیکن حملہ جاری ہے۔ یہ بتاتے ہوئے کہ جیل میں صحافیوں سمیت بڑی تعداد میں لوگ ہیں۔ جسٹس لوکور نے عمر خالد اور گلفشاں کی مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ پوچھنے کی ضرورت ہے کہ انہیں ضمانت کیوں نہیں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ کیا یہ اس لیے ہے کہ عدلیہ ان لوگوں کو ضمانت دینے سے ڈرتی ہے حالانکہ ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے؟ یہ کچھ سوالات ہیں جو ہمیں پوچھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ملک کی موجودہ صورتحال کو ہنگامی صورتحال سے تشبیہ دی اور کہا کہ ”آزادی صحافت اور عدلیہ کی آزادی دونوں ہی حملے کی زد میں ہیں“۔ سابق چیف الیکشن کمشنر ایس وائی قریشی نے پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے ہندوستانی میڈیا کی کرتی ہوئی شاخ پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ ہندوستانی میڈیا کی معتبریت کا یہ حال ہوگیا ہے کہ اس کی رینکنگ گرتی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 180 میں ہماری رینکنگ 159 ہے۔ ہم اپنے پڑوسی ملک سے بھی نیچے ہیں۔

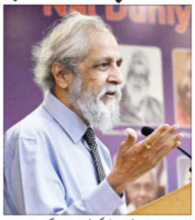

انہوں نے میڈیا کے زوال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میڈیا والے ہر روز رات نو بجے قوم کو بتانے لگ جاتے ہیں کہ صورت حال کیا ہے، اگر وہ صحیح صورت حال بتاتے تو ہماری رینکنگ اچھی ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے لئے شرم کی بات ہے کہ بہت سے چھوٹے ممالک کی رینکنگ ہندوستان سے اچھی ہے۔ انہوں نے ایوارڈ یافتگان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی میڈیا کی جو کچھ بھی تھوڑی بہت عزت ہے وہ آپ کی وجہ سے ہے۔ اس صورت حال میں بھی آپ نے سچ کا دامن تھامے رکھا ہے۔ نئی دنیا فاؤنڈیشن کے سربراہ شاہد صدیقی نے افتتاحی خطبہ پیش کیا۔ ایوارڈ حاصل کرنے والے سینئر صحافی دی وائر کے بانی ایڈیٹر سدھارتھ وردراجن نے بھی میڈیا کی صورت حال افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ آج صحافیوں کو پریشان کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جارہی ہے۔ انہوں نے صدیق کپن، پربیر پرکائستھ، جموں و کشمیر سمیت ملک کے مختلف حصوں میں صحافیوں کے لئے جانے والے مظالم کا ذکر کیا۔ پربھاش جوشی ایوارڈ حاصل کرنے والے اوم تھانوی نے بھی صحافت کی صورت حال پر روشنی ڈالی۔ جسٹس لوکور، ایس وائی قریشی اور شاہد صدیقی اور میرا ہینگل نے نئی دنیا فاؤنڈیشن ایوارڈز کئی ممتاز صحافیوں کو دیے جن میں سوہاسینی حیدر، ڈپلومیٹک ایڈیٹر، دی ہندو بھی شامل ہیں۔

بکسر میں کھڑگے کا نتیش پر حملہ

صرف کرسی کیلئے بدلتے ہیں پالا، بی جے پی سے اتحاد موقع پرستی

بکسر (ایجنسی) رواں سال ہونے والے بہار اسمبلی انتخاب کی تیاری میں کانگریس پوری دلجمعی کے ساتھ لگ چکی ہے۔ اسی سلسلے میں بہار دورے پر پہنچے کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے بی جے پی اور جے ڈی یو اتحاد پر جم کر حملہ بولا ہے۔ بکسر کے ڈلسا گر اسٹیڈیم میں اتوار (20 اپریل) کو پارٹی کی 'جے باپو، جے بھیم اور جے سنویدھان' ریلی سے خطاب کرتے ہوئے ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ ”نتیش کمار اور بی جے پی کا موقع پرست اتحاد ریاست کے لوگوں کے حق میں بہتر نہیں ہے۔ نتیش کمار صرف کرسی کے لیے پالا بدلتے ہیں۔ جے ڈی یو سربراہ نے اس نظریہ کے حامل لوگوں سے ہاتھ ملالیا ہے جس نے مہاتما گاندھی کا قتل کیا تھا۔“ ملکارجن کھڑگے نے مودی کے وعدے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ”بہار کے لیے 1.25 لاکھ کروڑ روپے کے پیکج کے وزیر اعظم کے وعدے کا کیا ہوا؟“ ساتھ ہی انہوں نے الزام عائد کیا کہ وزیر اعظم مودی جھوٹ کی فیکٹری چلارہے ہیں۔ کانگریس صدر نے کہا کہ بہار کے لوگوں کو نتیش کمار سے پوچھنا چاہیے کہ وزیر اعظم مودی نے 18 اگست 2015 کو بہار کے لیے 1.25 لاکھ کروڑ روپے کے پیکج کا جو وعدہ کیا تھا، اس کا کیا ہوا؟

امریکہ میں احتجاجی مظاہرین نے وائٹ ہاؤس کا گھیراؤ کیا

ٹرمپ کے خلاف امریکی عوام میں زبردست غصہ، پالیسیوں کی مخالفت میں تمام 50 ریاستوں میں مظاہرے

واشنگٹن (ایجنسی) صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے خلاف امریکی عوام کا غصہ دن بہ دن بڑھتا ہی جارہا ہے۔ اس سلسلے میں ہفتہ کو ایک بار پھر مظاہرین کا سیلاب امڈ پڑا۔ حال میں یہ دوسرا موقع ہے جب ملک میں ٹرمپ کے خلاف اتنا بڑا مظاہرہ ہوا ہے۔ یہ مظاہرے واشنگٹن سمیت امریکہ کے تمام شہروں میں ٹرمپ کی غلط پالیسیوں کے خلاف کیے گئے۔ نیویارک میں مظاہرین نے شہر کی اہم لائبریری کے باہر جمع ہوکر 'نو کنگس ان امریکہ' (امریکہ میں کوئی راجہ نہیں) اور 'Resist Tyranny' (تاناشاہی کی مخالفت کرو) جیسے نعروں والے پوسٹر اور بینر لے کر مظاہرہ کیا۔

ان مظاہروں میں زیادہ تر غصہ ٹرمپ کی امیگریشن پالیسی کے خلاف تھا۔ لوگ زور زور سے نعرے لگا رہے تھے 'No ICE, no fear, immigrants are welcome here' (نا آئی سی ای، نہ خوف، تارکین وطن کا استقبال ہے)۔ یہ نعرہ امریکی امیگریشن ایجنسی یعنی آئی سی ای یعنی امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمنٹ کی مخالفت میں تھا، جو غیر قانونی تارکین وطن کو حراست میں لیتی ہے۔ واشنگٹن ڈی سی میں مظاہرین نے ٹرمپ انتظامیہ پر آئینی اصولوں، خاص کر 'انصاف کے عمل' کے حق کو کمزور کرنے کا الزام لگایا۔ رپورٹ کے مطابق وہائٹ ہاؤس کے باہر مظاہرہ کررہے 41 سالہ بنجامن ڈگلس نے کہا، ”یہ انتظامیہ قانون کی حکمرانی اور شہریوں پر ظلم نہ کرنے کے بنیادی تصور پر سیدھا حملہ کررہی ہے۔“ ڈگلس نے فلسطینی حامی طالب علم خلیل کی رہائی کی مانگ کرتے ہوئے ایک پوسٹر پکڑا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگوں کو جان بوجھ کر نشانہ بنایا جارہا ہے تاکہ 'غیر ملکی مخالفت' کو بھڑکایا جاسکے اور طویل عرصے سے چلے آرہے قانونی تحفظ کو کمزور کیا جاسکے۔ نیویارک کی ایک دیگر احتجاجی کیتھی ویلی (73 سال)، جو ہولوکاسٹ سے بچے لوگوں کی بیٹی ہیں، نے کہا، 'ہم بہت خطرے میں ہیں'، انہوں نے کہا، 'میرے ماں-باپ نے ہٹلر کے عروج کی کہانیاں سنائیں، وہ آج ٹرمپ کے دور سے میل کھا رہی ہیں۔ فرق بس اتنا ہے کہ ٹرمپ، ہٹلر یا دیگر فاسسٹ رہنماؤں کے مقابلے میں زیادہ بیوقوف ہیں۔ انہیں بس استعمال کیا جارہا ہے اور ان کی خود کی ٹیم میں ہی پھوٹ ہے۔

'وقف ترمیمی قانون کے بہانے حکومت زمین ہتھیانا چاہتی ہے'

بی جے پی سچ چھپانے اور جھوٹ پھیلانے میں ماہر، یہ مہا کمبھ اپنی بدانتظامی کے لیے اگلے 144 سالوں تک یاد رکھا جائے گا: اکھلیش

پریاگ راج۔ سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قومی صدر اکھلیش یادو نے بی جے پی حکومت پر وقف ترمیمی قانون کے بہانے زمین ہتھیارنے کا الزام لگایا۔ سابق وزیر اعلی ایک ذاتی پروگرام میں شرکت کرنے سے پہلے سول لائنس میں میڈیا نمائندوں سے بات چیت میں کہا کہ بی جے پی حکومت مافیا کی طرح زمین ہڑپنے کی کوشش کررہی ہے۔ بی جے پی وقف ترمیمی قانون کے بہانے زمین ہڑپنے کا کام کررہی ہے۔ خالی زمینوں پر زمین مافیاؤں کی طرح قبضہ کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت عوام کو بھی جتنا چَھل پا رہی ہے چَھل رہی ہے۔ چاہیے وہ نوٹ بندی، جی ایس ٹی ہو ریزرویشن کے حقوق کو کم کرنے کا معاملہ ہو۔ انہوں نے مہا کمبھ میں مس مینجمنٹ کے حوالے سے کہا کہ ریاست میں سپا حکومت بننے پر اس کی جانچ ضروری کرائی جائے گی۔ اکھلیش یادو نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پچھڑا، دلت اور اقلیت (پی ڈی اے) 2027 کے الیکشن میں ریاست سے بی جے پی حکومت کو اقتدار سے باہر کر راستہ دکھائے گی۔ انہوں نے کہا کہ انڈیا اتحاد (ایس پی۔ کانگریس) ہے اور رہے گا۔ انہوں نے دعوی کیا کہ ریاست کی حکمراں جماعت نے مہا کمبھ میں ہوئی بھگدڑ میں مارے گئے لوگوں کی صحیح تعداد نہیں بتائی اور موت کی وجہ سے جنرل بتانے کا دباؤ بنایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ بھگدڑ کے دوران ڈرون اور سی سی ٹی وی کیمرے کا کردار صفر رہا۔

اکھلیش یادو نے حکمراں جماعت بی جے پی پر گمراہی پھیلانے اور سچ کو چھپانے کا الزام لگایا ہے۔ سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے اتوار کو ایک پرائیویٹ پروگرام میں شرکت کرنے سے پہلے سول لائنس میں میڈیا نمائندوں سے بات چیت میں یہ الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ سچ چھپانے اور جھوٹ کو پھیلانے میں بی جے پی کو مہارت حاصل ہے۔ اس کا جیتا جاگتا ثبوت مہا کمبھ ہے۔ مہا کمبھ پہنچنے کے لئے عقیدت مندوں سے سچ چھپا کر بہتر انتظام کو جھوٹا پرچار کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے کسی حکومت میں کوئی وزیر پروپیگنڈہ کیا کرتا تھا لیکن یہاں تو بی جے پی حکومت ہی پروپیگنڈہ پر چل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عقیدت مندوں کا مہا کمبھ نہیں تھا یہ پوری طرح سیاسی کمبھ تھا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلی نے دعوی کیا تھا کہ مہا کمبھ میں 100 کروڑ لوگوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو پوری طرح سے فلاپ ثابت ہوئی ہے۔ مہا کمبھ میں انتظام کم اور پرچار زیادہ تھا۔ دنیا کے سب سے بڑے روحانی وثقافتی میلہ مہا کمبھ میں مونی اماوسیہ اشنان پر ہوئے دردناک حادثے کو روکا جاسکتا تھا لیکن اس حکومت میں تکبر اتنا زیادہ ہے کہ رائے مشورہ اور شبہات کو بھی تنقید سمجھا گیا۔ اکھلیش نے کہا کہ ایس پی حکومت نے 2013 میں کمبھ کا انعقاد کرایا تھا۔ بی جے پی کو اسی تجربہ کی بنیاد پر تدبیر دے رہے تھے لیکن اسے سنجیدگی اور مثبت ڈھنگ سے لیا گیا ہوتا تو مہا کمبھ کے سب سے بڑے راج سی اشنان 'مونی اماوسیہ' پر ہوئے دردناک واقعہ سے بچا جاسکتا تھا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہر ایونٹ کو وزیر اعلی بی جے پی کا ایونٹ بنانا چاہتے ہیں۔ یہ پورا مس مینجمنٹ کیا گیا ہے۔ مہا کمبھ پر اتنا بڑا دھبہ لگا ہے۔ اس کی سچائی ہم سے بہتر آپ لوگ مقامی ہیں بہتر جانتے ہیں۔ ہمارے پاس بہت سی باتیں نہیں پہنچ پاتی ہیں۔ ایس پی سربراہ نے کہا کہ سنگم نوز پر ہوئے دردناک حادثے میں حکومت اعداد کیوں چھپارہی ہے۔ اعداد اس لئے چھپائے جارہے ہیں کہ معاوضہ نہ دینا پڑے۔

درگاہ اجمیر شریف کے کھاتوں کا آج سی اے جی کی جانب سے آڈٹ

اجمیر: راجستھان میں اجمیر درگاہ شریف کے خدام خواجہ کی دونوں انجمنوں کو اب سی اے جی کے سامنے اپنے حسابات پیش کرنے ہوں گے۔ اس سلسلے میں سی اے جی ٹیم کے پیر کو اجمیر پہنچنے کا امکان ہے۔ صدر دروپدی مرمو سے اجازت ملنے کے بعد مرکزی حکومت نے آڈٹ کی اجازت دینے کے احکامات جاری کئے۔ اقلیتی امور کی وزارت کے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل نے دہلی ہائی کورٹ کو صدر کی جانب سے منظوری کے بارے میں مطلع کیا۔ عدالت کے حکم پر اس کی ایک کاپی انجمن کے وکیل آشیش کمار کو دی گئی ہے۔ اس کے بعد اب انجمن نئی درخواست دائر کرسکتی ہے۔ فی الحال سی اے جی ٹیم کے پیر کو اجمیر پہنچنے کا امکان ہے۔ سرور چشتی نے کیا کہا؟: اجمیر درگاہ انجمن کمیٹی کے سکریٹری سید سرور چشتی نے کہا کہ انہیں بھی سی اے جی کی آمد کی اطلاع ملی ہے۔ اگر ان کی طرف سے کوئی کاغذات مانگے جائیں گے تو وہ دستیاب کرائے جائیں گے۔ سرور چشتی نے دعویٰ کیا کہ تمام ضروری دستاویزات موجود ہیں۔

غزہ: اسرائیلی بمباری سے مزید 54 فلسطینی شہید

نیتن یاہو کا حماس پر دباؤ بڑھانے کا حکم □ خوراک سے محروم غزہ کے لوگ 'سمندری کچھوے' کھانے پر مجبور

غزہ (ایجنسی)۔اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ پر بمباری کا سلسلہ جاری ہے جس کے نتیجے میں کم از کم 54 فلسطینی شہید ہو گئے ہیں۔قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے غزہ کے خلاف جنگ کو تیز کرنے کا وعدہ کیا ہے، کیونکہ حماس نے ایک اور عارضی جنگ بندی کی اسرائیلی تجویز کو مسترد کرتے ہوئے قیدیوں کے بدلے تنازع کے خاتمے کے لیے معاہدے کا مطالبہ کیا ہے۔حماس کا کہنا ہے کہ اسرائیلی نژاد امریکی قیدی ایڈن الیگزینڈر کی قسمت کا پتہ نہیں چل سکا، کیوں کہ اسے پکڑنے والے محافظ کی لاش برآمد ہوئی ہے۔غزہ کی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ 18 ماہ قبل غزہ پر اسرائیل کی جنگ میں کم از کم 51 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور ایک لاکھ 16 ہزار 505 کے زخمی ہونے کی تصدیق کی گئی ہے۔غزہ حکومت کے میڈیا آفس نے شہادتوں کی تعداد 61 ہزار 700 سے زائد بتائی ہے اور کہا ہے کہ ملبے تلے دبے ہزاروں افراد کو مردہ تصور کیا جا رہا ہے۔حماس کی زیر قیادت 7 اکتوبر 2023 کو اسرائیل میں ہونے والے حملوں میں کم از کم ایک ہزار 139 اسرائیلی ہلاک ہوئے تھے، اور 200 سے زائد افراد کو یرغمال بنا لیا گیا تھا۔الجزیرہ کو موصول ہونے والی ایک ویڈیو میں اس لمحے کو دکھایا گیا ہے، جب اسرائیلی فضائی حملے نے غزہ شہر کے جنوب میں زیتون کے پڑوس میں ایک گھر کو نشانہ بنایا تھا۔موقع پر موجود الجزیرہ کے صحافیوں کے مطابق، ہفتے کی شام کو ہونے والی بمباری میں نصر خاندان کی رہائش گاہ کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں کم از کم پانچ افراد شہید اور متعدد زخمی ہو گئے، جن میں سے کچھ کی حالت نازک ہے۔ہند رجب فاؤنڈیشن (ایچ آر ایف) نے امریکی محکمہ انصاف اور ہوم لینڈ سیکیورٹی انویسٹی گیشن زپر زور دیا ہے کہ وہ غزہ کی پٹی میں 'جنگی جرائم' کے ارتکاب پر اسرائیلی فوجی یوول شتل کو گرفتار کریں اور ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں۔ایچ آر ایف کا کہنا ہے کہ یہ فوجی

آخری بار جنوبی ریاست ٹیکساس میں دیکھا گیا تھا، اور وہ اسرائیلی فوج کی جیوتی بریگیڈ میں سارجنٹ کے طور پر خدمات انجام دے رہا تھا۔بیان میں کہا گیا ہے کہ غزہ میں تعیناتی کے دوران اس اہلکار نے مبینہ طور پر شہریوں کے گھروں، اسکولوں اور عبادت گاہوں کو جان بوجھ کر تباہ کرنے میں حصہ لیا تھا۔انہوں نے کہا کہ شتل کے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ سے عوامی طور پر پوسٹ کی جانے والی ویڈیوز میں انہیں خان یونس میں ایک اپارٹمنٹ بلاک کو توڑتے ہوئے اور اس کی تباہی کا جشن مناتے ہوئے دکھایا گیا ہے، دیگر فوٹیج میں انہیں تیہر یاس پرائمری اسکول اور حسن البنا مسجد کے انہدام میں ملوث دکھایا گیا ہے۔یہ این جی او بیلجیئم میں گزشتہ سال قائم کی گئی تھی، اور اس نے دنیا بھر سے وکلا اور کارکنوں کو اکٹھا کیا ہے، تاکہ اسرائیلی فوجیوں کی جانب سے خود شیئر کیے جانے والے سوشل میڈیا مواد کی بنیاد پر ان کے خلاف مقدمات تیار کیے جاسکیں۔

محاصرے اور تنازعات سے دوچار غزہ کے کچھ خاندانوں نے پروٹین کے نایاب ذریعہ کے طور پر سمندری کچھوے کھانا شروع کر دیے۔ڈان اخبار میں شائع خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق ایک بار خول ہٹانے کے بعد گوشت کو کاٹ کر ابال لیا جاتا ہے اور اسے پیاز، کالی مرچ، ٹماٹر اور مصالحوں کے مرکب میں پکایا جاتا ہے۔ماجدہ قنان نے لکڑی کی آگ کے اوپر ایک برتن میں ابلتے ہوئے سرخ گوشت کے ٹکڑوں پر نظر رکھتے ہوئے کہا کہ 'بچے کچھوے سے ڈرتے تھے، لیکن ہم نے انہیں بتایا کہ اس کا ذائقہ ویل کی طرح لذیذ ہوتا ہے، ان میں سے کچھ نے اسے کھایا، لیکن دیگر نے انکار کر دیا'۔بہتر متبادل نہ ہونے کی وجہ سے یہ تیسرا موقع ہے جب 61 سالہ قنان نے اپنے خاندان کے لیے کچھوے کے گوشت پر مبنی کھانا تیار کیا ہے، جو بے گھر ہو گئے تھے اور اب جنوبی غزہ کے سب سے بڑے شہر خان یونس میں ایک خیمے میں رہتے ہیں۔18 ماہ کے تباہ کن تنازع اور 2 مارچ سے امداد پر اسرائیلی ناکہ بندی کے بعد اقوام متحدہ نے فلسطینی علاقے کے 24 لاکھ باشندوں کے لیے سنگین انسانی صورتحال کے بارے میں متنبہ کیا ہے۔12 بڑی امدادی تنظیموں کے سربراہوں نے خبردار کیا ہے کہ قحط صرف ایک خطرہ نہیں ہے، بلکہ ممکنہ طور پر غزہ کے تقریباً تمام حصوں میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ماجدہ قنان نے کہا کہ کوئی کھلی راہداری نہیں ہے اور مارکیٹ میں کچھ بھی نہیں ہے جب میں 80 شیکل (22 ڈالر) میں سبزیوں کے 2 چھوٹے تھیلے خریدتی ہوں، تو اس میں کوئی گوشت نہیں ہوتا۔سمندری کچھوؤں کو بین الاقوامی سطح پر خطرے سے دوچار نسل کے طور پر قابل تحفظ قرار دیا جاتا ہے، لیکن غزہ کے ماہی گیروں کے جال میں پھنسنے والے کچھوؤں کو خوراک کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ماجدہ قنان کچھوے کے گوشت کو ایک پرانے دھات کے برتن میں ابالنے سے قبل آٹے اور سرکہ کے ساتھ دھوتی ہیں۔ماہی گیر عبدالحلیم قنان کا کہنا ہے کہ ہم نے کبھی کچھوے کھانے کا نہیں سوچا تھا، جب جنگ شروع ہوئی تو خوراک کی قلت تھی، کھانا نہیں ہے لہٰذا (کچھوے کا گوشت) پروٹین کے دیگر ذرائع کے لیے ایک متبادل ہے کیونکہ گوشت، مرغی یا سبزیاں نہیں ہیں۔اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ انسانی امور نے متنبہ کیا ہے کہ 7 اکتوبر 2023 کو شروع ہونے والے تنازع کے بعد سے غزہ کو اپنے سب سے شدید انسانی بحران کا سامنا ہے، 7 اکتوبر کے بعد سے غزہ میں لڑائی جاری ہے، جو صرف دو بار رکی ہے۔ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے علاقائی سربراہ حنان بلخی نے جون میں کہا تھا کہ غزہ کے کچھ باشندے اتنے مایوس ہیں کہ وہ جانوروں کی خوراک اور گھاس کھا اور سیوریج کا پانی پی رہے ہیں۔حماس نے جمعرات کو اسرائیل پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ غزہ کے باشندوں کے خلاف بھوک کو ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے، ماہی گیر عبدالحلیم قنان نے کہا کہ کچھوؤں کو اسلامی رسومات کے مطابق 'حلال' طریقہ کار کے تحت مارا گیا تھا۔انہوں نے کہا کہ اگر قحط نہیں ہوتا، تو ہم اسے نہیں کھاتے اور اسے چھوڑ دیتے، لیکن ہم پروٹین کی کمی کی تلافی کرنا چاہتے ہیں۔

حماس نے آدھے یرغمالیوں کی رہائی کا معاہدہ مسترد کر دیا: نیتن یاہو

یروشلم، 20 اپریل (یو این آئی) اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے ہفتہ کی شام کہا کہ حماس نے جنگ کے خاتمے اور غزہ سے اسرائیلی فوج کے انخلاء کا مطالبہ کرتے ہوئے غزہ میں قید نصف یرغمالیوں کو رہا کرنے کی تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔نیتن یاہو نے ایک ریکارڈ شدہ ویڈیو بیان میں کہا کہ "اگر ہم اب حماس کے مطالبے کے آگے جھک جاتے ہیں تو جنگ کی تمام کامیابیاں ختم ہو جائیں گی۔" بیان میں اسرائیلی وزیر اعظم نے اس خیال کو بھی مسترد کر دیا کہ اسرائیل اپنے تمام یرغمالیوں کو رہا کرنے اور پھر جنگ دوبارہ شروع کر کے حماس کو دھوکہ دے سکتا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ عالمی برادری ایسے اقدام کو قبول نہیں کرے گی۔قبل ازیں، حماس کی مسلح ونگ القسام بریگیڈ نے نئی ویڈیو جاری کی تھی جس میں غزہ میں اسرائیلی یرغمالی کو دکھایا گیا تھا۔چار منٹ کی ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ اسرائیلی یرغمال لیڈ کا نابوہوبوٹ لینڈ لائن فون پر اپنے اہل خانہ کو فون پر بات کر کے اپنی رہائی کے لیے کوششیں جاری رکھنے کے لیے کہہ رہے ہیں۔ریکارڈنگ کے اختتام پر انہوں نے کہا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، میں موت کے لیے چیخ رہا ہوں، برائے مہربانی میرے لیے یہ کام کریں۔القسام بریگیڈز نے یرغمالیوں کے حوالے سے اپنے اس پیغام کے ساتھ ویڈیو کا اختتام کیا کہ "وہ صرف نئی طاقت کے احساس کے ساتھ واپس آئیں گے"، تاہم یہ واضح نہیں ہے کہ یہ ویڈیو کب ریکارڈ کی گئی۔اسرائیلی میڈیا نے اطلاع دی ہے کہ ویڈیو کی ریلیز کے بعد تل ابیب، یروشلم، بیر شیبہ اور حیفہ میں احتجاجی مظاہرے ہوئے جہاں ہزاروں افراد نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے قیدیوں کی رہائی کو یقینی بنائے۔ادھر غزہ میں اسرائیل کی فوجی کارروائی جاری ہے۔اسرائیل کی دفاعی افواج نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس کی مسلح افواج نے ہفتے کے آخر میں جنوبی غزہ کی پٹی کے رفح علاقے میں حماس کے 40 سے زائد عسکریت پسندوں کو ہلاک کیا۔

غزہ کی صورت حال 'ڈرامائی اور افسوسناک' ہے

پوپ فرانسس نے دنیا میں بڑھتے دشمنی کے رجحان کو 'تشویشناک' قرار دیا

لندن (ایجنسی) کیتھولک مسیحیوں کے روحانی پیشوا پاپائے روم نے مسیحی تہوار ایسٹر کے موقع پر سینٹ پیٹرز باسیلیکا کی بالکونی سے دعائیہ تقریب میں شرکت کی۔پوپ فرانسس ایک ماہ تک ہسپتال میں علاج کے بعد ڈبل نمونیا سے صحت یاب ہو رہے ہیں۔پوپ فرانسس نے ایسٹر سنڈے کے مسیحی تہوار کے موقع پر سینٹ پیٹرز اسکوائر میں اجتماعی دعائیہ تقریب میں مختصر شرکت کی۔انہیں جیسے ہی سینٹ پیٹرز باسیلیکا کی بالکونی میں لایا گیا وہاں موجود ہزاروں حاضرین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔پاپائے روم نے دھیمی آواز میں کہا" بھائیو اور بہنو، ایسٹر مبارک ہو!" کیتھولک چرچ کے ہزاروں پیروکار ایسٹر سنڈے منانے کے لیے سینٹ پیٹرز اسکوائر میں جمع ہوتے ہیں۔یہ اجتماع مسیحی کیلنڈر کا ایک خاص تہوار سمجھا جاتا ہے۔ویٹیکن سٹی کے مطابق چونکہ پوپ فرانسس ڈبل نمونیا کے علاج کے بعد صحت یاب ہو رہے ہیں لہٰذا ان کی طرف سے ایسٹر عبادات کی قیادت ایک اعلیٰ درجہ کے کارڈینل کو سونپ دی گئیں۔پاپائے روم کا ایسٹر کا پیغام ان کے ایک معاون نے پڑھ کر سنایا، جس میں پوپ نے کہا کہ غزہ کی صورت حال "ڈرامائی اور افسوسناک" ہے۔پوپ نے فلسطینی عسکریت پسند گروپ حماس سے باقی یرغمالیوں کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔اس کے ساتھ ساتھ پوپ نے دنیا میں بڑھتے سامیت دشمنی کے رجحان کو "تشویشناک" قرار دیتے ہوئے، اس کی مذمت کی۔اپنے پیغام میں انہوں نے تمام اسرائیلی اور فلسطینی عوام کے مصائب سے اپنی قربت کا اظہار کیا۔پوپ فرانسس کے بقول "میں متحارب فریقوں سے اپیل کرتا ہوں: جنگ بندی کا مطالبہ کریں، یرغمالیوں کو رہا کریں اور بھوک سے مرنے والے لوگوں کی مدد کے لیے آئیں جو امن کے مستقبل کے خواہشمند ہیں۔"اس سال ایسٹر کا تہوار اور بھی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ کیتھولک چرچ نے 2025 کو جوبلی یا مقدس سال قرار دیا ہے۔ایک اندازے کے مطابق اس ہفتے کے آخر میں تقریباً ایک ملین زائرین روم میں موجود ہیں۔پوری دنیا کے ان مسیحی عقیدت مندوں میں امریکی نائب صدر جے ڈی وینس بھی شامل ہیں۔انہوں نے اتوار کے روز پوپ فرانسس سے اس وقت مختصر ملاقات کی، جب وہ سینٹ پیٹرز اسکوائر روانہ ہو رہے تھے۔ویٹیکن کے بیان کے مطابق پوپ نے وینس سے ایسٹر کی نیک خواہشات کے تبادلے کے لیے نجی نوعیت کی چند منٹ کی بات چیت کی۔جے ڈی وینس نے سن 2019 میں کیتھولک عقیدہ قبول کیا تھا اور وہ اس سال روم میں اپنے خاندان کے ساتھ ایسٹر کی تقریبات میں شرکت کر رہے ہیں۔88 سالہ پوپ فرانسس کو ایک ماہ سے زیادہ عرصہ روم کے جیمیلی ہسپتال میں گزارنے کے بعد چار ہفتے قبل ہسپتال سے جانے کی اجازت ملی تھی۔ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ انہیں مکمل صحت یاب ہونے کے لیے مزید وقت درکار ہے۔سانس لینے میں بہتری کے باوجود پوپ کی آواز کمزور ہے۔وہ آکسیجن پہنچانے والی ناک کی نالی کے بغیر پچھلے ہفتے دو مرتبہ عوام میں سامنے آئے تھے۔ہفتے کے روز پوپ فرانسس نے زائرین کو خوش آمدید کہنے کے لیے سینٹ پیٹرز میں ایک مختصر حاضری دی تھی۔فرانسس، جو دنیا کے 4.1 بلین سے زیادہ کیتھولک مسیحی عقیدت مندوں کے رہنما ہیں، سن 2013 میں اپنے انتخاب کے بعد پہلی بار ہولی ویک کی زیادہ تر تقریبات میں شرکت سے محروم رہے ہیں۔

ایران اور امریکہ کے بالواسطہ مذاکرات ماہرین کی سطح پر آئندہ بدھ کو عمان میں ہوں گے: ایرانی وزیر خارجہ

تہران (ایجنسی) ایرانی وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے اٹلی کے دارالحکومت روم میں ہونے والے مذاکرات کے دوسرے دور کے بارے میں کہا کہ یہ مذاکرات تقریباً چار گھنٹے تک جاری رہے۔وزیر خارجہ نے مستقبل کے حوالے سے ان مذاکرات کو اچھا قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہم متعدد اہداف کے حوالے سے افہام و تفہیم تک پہنچنے میں کامیاب رہے اور طے پایا ہے کہ مذاکرات جاری رہیں گے اور اگلے مرحلے میں داخل ہوں گے۔تاکہ تکنیکی ماہرین کی ملاقاتیں شروع ہو سکیں۔سید عباس عراقچی نے کہا کہ ماہرین کی سطح پر تکنیکی مذاکرات عمان میں بدھ سے شروع ہوں گے۔ہم اگلے ہفتے عمان میں دوبارہ ملیں گے۔انہوں نے کہا کہ مذاکرات تعمیری ماحول میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ایران کے وزیر خارجہ نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ اگلے ہفتے، تکنیکی ملاقاتوں کے بعد، ہم کسی معاہدے تک پہنچنے کے امکان کا فیصلہ کرنے کے لیے بہتر پوزیشن میں ہوں گے، لیکن ہم اب بھی محتاط ہیں۔دوسری جانب ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا ہے کہ دو سینئر مذاکرات کاروں کی سطح پر بالواسطہ بات چیت اگلے ہفتے جاری رہے گی۔ایرانی کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے ایکس پر لکھا ہے کہ ایران اور امریکہ کے درمیان بالواسطہ مذاکرات عمان کے وزیر خارجہ کی ثالثی میں تعمیری ماحول میں ہوئے۔انہوں نے کہا کہ فریقین نے اگلے چند دنوں میں تکنیکی سطح پر بالواسطہ بات چیت دوبارہ شروع کرنے پر اتفاق کیا ہے۔

امریکی محصولات سے عرب کے غیر تیل کی برآمدات کو خطرہ

بیروت، 20 اپریل (یو این آئی) امریکی تجارتی تحفظ پسندی میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے عرب معیشتیں زبردست دباؤ کا شکار ہیں، جس سے 22 بلین امریکی ڈالر کی غیر تیل کی برآمدات کو خطرہ ہے یہ بات ہفتہ کو اقوام متحدہ کے اقتصادی اور سماجی کمیشن برائے مغربی ایشیا (ای ایس سی ڈبلیو اے) کی طرف سے جاری کردہ پالیسی بیان میں کہی گئی اردن اس سلسلے میں سب سے زیادہ غیر محفوظ ملک کے طور پر ابھرتا ہے، جہاں اس کی کل برآمدات کا تقریباً ایک چوتھائی امریکہ جاتا ہے۔امریکی مارکیٹ میں ایلومینیم اور کیمیکل کی برآمدات پر بھاری انحصار کی وجہ سے بحرین بھی ایک ہدف ہے۔دریں اثنا، بیان میں کہا گیا ہے کہ متحدہ عرب امارات امریکہ کو تقریباً 10 بلین ڈالر کی دوبارہ برآمدات میں رکاوٹیں دیکھ سکتا ہے، جو کہ اصل میں تیسرے ممالک میں تیار کی جانے والی اشیا پر امریکی محصولات کا نتیجہ ہے۔ای ایس سی ڈبلیو اے کے بیان میں خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کی معیشتوں میں بڑھتے ہوئے مالی تناؤ سے بھی خبردار کیا گیا ہے، جو عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں تیزی سے گراوٹ کا شکار ہیں۔غیر جی سی سی ممالک کے لیے مالیاتی چیلنجز بھی سامنے ہیں۔ای ایس سی ڈبلیو اے کا تخمینہ ہے کہ مصر، مراکش، اردن اور تیونس کو 2025 میں مجموعی طور پر 114 ملین ڈالر اضافی خود مختار سود کی ادائیگیوں کا سامنا ہے، جس کی وجہ سرمایہ کاروں کی غیر یقینی صورتحال کے درمیان عالمی بانڈ کی پیداوار میں اضافہ ہے۔اس میں کہا گیا ہے کہ قرض لینے کے یہ زیادہ اخراجات قومی بجٹ کو دبانے اور ترقیاتی اقدامات میں تاخیر کا خطرہ رکھتے ہیں۔

امریکی ریاست نبراسکا میں چھوٹا طیارہ دریا میں گرنے سے تین افراد ہلاک

لاس اینجلس، 20 اپریل (یو این آئی) امریکہ کی وسط مغربی ریاست نبراسکا میں جمعہ کی رات ایک چھوٹا طیارہ دریا میں گرنے سے تین افراد ہلاک ہو گئے۔ڈوج کاؤنٹی شیرف کے دفتر کے مطابق ایک چھوٹا طیارہ فریمونٹ کے جنوب میں دریائے پلیٹ کے ساتھ پرواز کے دوران گر کر تباہ ہو گیا۔انہوں نے بتایا کہ طیارہ دریا میں گر گیا۔طیارے میں سوار تینوں افراد کی شناخت ہو گئی ہے۔دفتر نے ہفتہ کو ایک بیان جاری کیا جس میں متاثرین کے اہل خانہ اور ڈاج کاؤنٹی کمیونٹی کے ساتھ تعزیت کا اظہار کیا گیا۔حادثے کی تحقیقات امریکی فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن اور نیشنل ٹرانسپورٹیشن سیفٹی بورڈ کریں گے۔

'امریکا میں کوئی بادشاہ نہیں' ٹرمپ کی سخت گیر پالیسیوں کیخلاف مظاہرے

نیویارک (ایجنسی)، واشنگٹن اور امریکا کے دیگر شہروں میں ہزاروں مظاہرین نے ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کی سخت گیر پالیسیوں کے خلاف مظاہروں کے دوسرے بڑے مرحلے میں ریلیاں نکالیں۔فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق نیو یارک میں لوگ شہر کی مرکزی لائبریری کے باہر جمع ہوئے، جن کے پاس امریکی صدر کے خلاف تحریر کیے گئے نعروں بینرز تھے، اب بینرز پر 'امریکا میں کوئی بادشاہ نہیں' اور 'ظلم کے خلاف مزاحمت' جیسے نعرے درج تھے۔بہت سے لوگوں نے ٹرمپ کی جانب سے غیر قانونی تارکین وطن کی ملک بدری کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ 'کوئی آئی سی ای نہیں، کوئی خوف نہیں، تارکین وطن کا یہاں خیر مقدم کیا جاتا ہے'۔واشنگٹن میں مظاہرین نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ ٹرمپ طویل عرصے سے قابل احترام آئینی اصولوں کو خطرے میں ڈال رہے ہیں، جن میں مناسب کارروائی کا حق بھی شامل ہے۔41 سالہ بینجمن ڈگلس نے وائٹ ہاؤس کے باہر 'اے ایف پی' کو بتایا کہ انتظامیہ 'قانون کی حکمرانی کے تصور اور اس خیال پر براہ راست حملہ کر رہی ہے کہ حکومت کو امریکا میں رہنے والے لوگوں کے ساتھ بدسلوکی کرنے سے روکا جانا چاہیے'۔ڈگلس نے گزشتہ ماہ گرفتار کیے گئے فلسطینی طالب علم محمود خلیل کی رہائی کا مطالبہ کرنے والا ایک بینر اٹھا رکھا تھا اور کہا کہ ایسے افراد کو 'غیر ملکیوں سے نفرت پھیلانے اور دیرینہ قانونی تحفظ کو ختم کرنے کے لیے ٹیسٹ کیسز' کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ہولوکاسٹ میں زندہ بچ جانے والوں کی بیٹی اور نیویارک کی 73 سالہ احتجاجی کیتھی ویلی کا کہنا تھا کہ 'ہم ایک بڑے خطرے سے دوچار ہیں' اور نازی رہنما ایڈولف ہٹلر کے اقتدار میں آنے کی کہانیاں یہاں ہو رہی ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایک بات یہ ہے کہ ٹرمپ ہٹلر یا دیگر فاشسٹوں سے کہیں زیادہ احمق ہیں، اس کیساتھ کھیلا جا رہا ہے، اور ان کی اپنی ٹیم منقسم ہے۔26 سالہ ڈینیلا بٹلر نے کہا کہ وہ حکومت کی جانب سے سائنس اور صحت کے کاموں کی فنڈنگ میں کمی کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتی ہیں۔جان ہاپکنز یونیورسٹی میں امیونولوجی میں پی ایچ ڈی کی تعلیم حاصل کرنے والی وہ ٹیکساس کا ایک نقشہ لے کر جا رہی تھیں، جس میں خسرے کی وبا کے حوالے سے جگہوں کا احاطہ کیا گیا تھا۔ٹرمپ کے صحت کے سربراہ رابرٹ ایف کینیڈی جونیئر نے کئی دہائیوں تک خسرہ، ممپس اور روبیلا (ایم ایم آر) ویکسین کو آٹزم سے جوڑنے میں غلطی کی۔بٹلر نے کہا کہ جب سائنس کو نظر انداز کیا جاتا ہے تو لوگ مر جاتے ہیں۔انتہائی قدامت پسند ٹیکساس کے ساحلی شہر گیلوسٹن میں ٹرمپ مخالف مظاہرین کا ایک چھوٹا سا اجتماع دیکھا گیا۔63 سالہ مصنف پیٹسی اولیور کا کہنا ہے کہ 'یہ میرا چوتھا احتجاج ہے، اور میں بیٹھ کر اگلے انتخابات کا انتظار کروں گا، ہم ابھی ایسا نہیں کر سکتے، ہم پہلے ہی بہت کچھ کھو چکے ہیں'۔سان فرانسسکو کرونیکل کی رپورٹ کے مطابق مغربی ساحل پر سیکڑوں افراد سان فرانسسکو کے ایک ساحل پر جمع ہوئے اور 'مواخذہ، ہٹاؤ' کے الفاظ لکھے۔آس پاس موجود دیگر لوگوں نے الٹا امریکی جھنڈا اٹھا رکھا تھا، جو روایتی طور پر پریشانی کی علامت تھا۔منتظمین کو امید ہے کہ ٹرمپ کے امیگریشن کریک ڈاؤن، سرکاری ایجنسیوں میں ان کی سخت کٹوتیوں اور یونیورسٹیوں، نیوز میڈیا اور قانونی فرموں پر دباؤ کے بارے میں بڑھتی ہوئی ناراضگی کو ایک پائیدار تحریک بنانے کے لیے استعمال کریں گے۔ہفتے کے روز ہونے والے مظاہروں کے چیف آرگنائزر گروپ 50501 (جو 50 ریاستوں اور ایک تحریک کے 50 مظاہروں کی نمائندگی کرتا ہے) نے کہا کہ تقریباً 400 مظاہروں کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔اس کی ویب سائٹ کا کہنا ہے کہ یہ مظاہرے 'ٹرمپ انتظامیہ اور اس کے اتحادیوں کے غیر جمہوری اور غیر قانونی اقدامات کا فوری ردعمل ہیں' اور اس نے تمام مظاہروں کو غیر متشدد ہونے پر زور دیا ہے۔اس گروپ نے ہفتہ کے روز لاکھوں افراد سے شرکت کی اپیل کی تھی، تاہم 5 اپریل کو ملک بھر میں ہونے والے 'ہینڈز آف' مظاہروں کے مقابلے میں شرکا کی تعداد کم دکھائی دی۔

غاصب صیہونی فوجیوں پر القسام بریگیڈ کے مجاہدین کا حملہ

غزہ (ایجنسی) القسام بریگیڈ کے جوانوں نے ایک مارٹر گولے اور ایک بارودی سرنگ کے ذریعے صیہونی فوجیوں کو نشانہ بنایا اور کم از کم ایک غاصب فوجی کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔اس حملے میں 5 صیہونی فوجی زخمی بھی ہوئے۔القسام بریگیڈ کے جوانوں نے صیہونی فوجیوں پر یہ حملہ تاک لگا کر کیا۔القسام بریگیڈ کے مجاہدین نے یہ حملہ اس ٹنل سے کیا جسے صیہونی حکومت کی فوج پہلے اپنے زعم میں خالی کر چکی تھی۔

ایران سے ایٹمی پروگرام بند کرنے کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے

تہران (ایجنسی) روم سے ہمارے نامہ نگار نے بتایا ہے کہ اٹلی کے دارالحکومت میں عمان کی سفارتی عمارت میں بالواسطہ ایران امریکا مذاکرات کا دوسرا دور مکمل ہونے کے بعد مذاکرات کے عمل کو متاثر کرنے کی غرض سے افواہیں پھیلائے جانے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور یہ افواہ پھیلائی جا رہی ہے کہ واشنگٹن نے ایران کا پرامن ایٹمی پروگرام بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے جبکہ روم میں ہمارے نامہ نگار کو نے بتایا ہے کہ مذاکرات میں ایسا کوئی مطالبہ نہیں کیا گیا ہے۔اسلامی جمہوریہ ایران ایسا کوئی بھی ناجائز اور غیر معقول مطالبہ سننے کے لئے تیار نہیں ہے۔واضح رہے کہ صیہونی حکومت دو ہفتوں سے اس طرح کی افواہیں پھیلانے میں مصروف ہے۔

حکمران امریکا اور اسرائیل سے خوف کھاتے ہیں، حافظ نعیم الرحمٰن

اسلام آباد (ایجنسی) امیر جماعت اسلامی حافظ نعیم الرحمٰن نے کہا ہے کہ حکمران امریکا اور اسرائیل سے خوف کھاتے ہیں، مگر امت سوئی ہوئی نہیں ہے، اسرائیلی وحشت روکنے کیلئے ہمیں متحد ہونا پڑے گا۔اسلام آباد میں غزہ مارچ سے خطاب کرتے ہوئے حافظ نعیم الرحمٰن نے کہا کہ اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ امریکا اور اسرائیل کی خدمت کر کے عزت حاصل کر سکتے ہیں تو یاد رکھیں امریکا کسی کا بھی نہیں ہے، وہ صرف دہشت گردوں کو سپورٹ کرتا ہے اور ہم سب اس کا نشانہ ہیں۔انہوں نے کہا کہ امریکا مسلمانوں اور انسانوں کا قاتل ہے، امریکا کے نوجوان خود اس کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں، یونیورسٹیوں کے طلباء و طالبات فلسطین کی حمایت میں احتجاج کر رہے ہیں۔حافظ نعیم الرحمٰن نے کہا کہ بیت المقدس یہودیوں کے قبضے میں ہے، یہ عربوں اور فلسطینیوں کی سرزمین ہے جس پر یہودی جبراً مسلط کر دیے گئے ہیں، مغربی کنارے میں بھی انہوں نے ایک لاکھ لوگ بے گھر کیے گئے ہیں، قبضے کا یہ سلسلہ رکے گا نہیں ہمیں روکنا پڑے گا۔انہوں نے کہا کہ ہمیں متحد ہونا پڑے گا، عالم اسلام کو بھی جگانا پڑے گا، اور باضمیر ممالک جو اس وقت اسرائیل کے خلاف ہیں انہیں اکٹھا کرنا پڑے گا، کوئی اور یہ کام کرے نہ کرے، پاکستان کو یہ کام کرنا ہوگا، لوگ پاکستان کی طرف بہت امید سے دیکھتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ قائداعظم نے اسرائیل کو مغرب اور استعمال کی ناجائز اولاد قرار دیا تھا، اور اعلان کر دیا تھا کہ پاکستان اسرائیل کو کبھی تسلیم نہیں کرے گا۔حافظ نعیم الرحمٰن نے کہا کہ ہم نے امریکی سفارتخانے کی طرف مارچ کا کہا تھا، حکمران امریکا سے خوف کھاتے ہیں، اسرائیل سے ڈرتے ہیں، اس لیے انہوں نے اسلام آباد بند کیا ہے، مگر ہم کسی بندوق اور گولی سے ڈرنے والے نہیں ہیں، یہ ہمارا راستہ نہیں روک سکتے تھے مگر ہم پولیس والوں کے ساتھ تصادم نہیں کرنا چاہتے۔انہوں نے کہا کہ حکمران سوئے ہوئے ہیں مگر امت سوئی ہوئی نہیں ہے، اسرائیلی وحشت روکنے کیلئے ہمیں متحد ہونا پڑے گا، یہ سیاسی نعرے بازی نہیں ہمارے ایمان کا معاملہ ہے۔امیر جماعت اسلامی نے حکمرانوں کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ ظالم حکمرانوں نے تباہی پھیر دی ہے اور ملک بھر میں مسائل اس وجہ سے مظلوموں کی طاقت تقسیم کر دی گئی ہے، ہمیں بلوچ، پنجابی، سندھی، پختونوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہمیں متحد ہو کر ان ظالموں اور جابروں اور امریکا کے غلاموں کو تقسیم کرنا ہوگا، پھر کسی کا حق نہیں مارا جائے گا، میں ملک بھر کے عوام سے کہتا ہوں کہ متحد ہو جاؤ اور ان ظالموں سے اپنا حق حاصل کرو۔خطاب کے آخر میں حافظ نعیم الرحمٰن نے عوام سے 26 اپریل کی ہڑتال کو کامیاب بنانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ 27 اپریل کو اگلے لائحہ کا اعلان کیا جائے گا۔جماعت اسلامی (جے آئی) اور انتظامیہ کے مابین معاملات طے پا گئے، 'فلسطین یکجہتی مارچ' کے تحت اسلام آباد کے ریڈ زون کی طرف مارچ کے بجائے اسلام آباد ایکسپریس وے پر مظاہرہ کیا جائے گا۔

پوتن نے یوکرین جنگ میں 'ایسٹر جنگ بندی' کا کیا اعلان

ماسکو، 19 اپریل (یو این آئی) روس اور یوکرین جنگ سے متعلق ایک بڑی خبر سنیچر کو اس وقت سامنے آئی جب روسی صدر ولادیمیر پوتن نے یوکرین میں ایسٹر کے موقع پر 'عارضی جنگ بندی' کا اعلان کیا۔کریملن نے آج یہ اطلاع دی۔کریملن کے مطابق جنگ بندی ہفتے کو شام 6 بجے سے ماسکو وقت (1500 جی ایم ٹی) سے ایسٹر اتوار کے بعد نصف شب (2100 جی ایم ٹی) تک جاری رہے گی۔روسی صدر پوتن نے یوکرین میں اپنی جنگ میں 'ایسٹر جنگ بندی' کا اعلان کیا۔انہوں نے کہا کہ پیر تک لڑائی رکی رہے گی۔اس کے علاوہ غیر ملکی میڈیا کے حوالے سے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ روسی وزارت دفاع کے مطابق روس اور یوکرین نے جنگ کے سب سے بڑے تبادلے میں سینکڑوں قیدیوں کا تبادلہ کیا ہے۔مسٹر پوتن نے چیف آف جنرل اسٹاف والیری گیراسیموف کے ساتھ ملاقات میں کہا کہ "روسی فریق نے 'ایسٹر جنگ بندی' کا اعلان کیا ہے۔میں حکم دیتا ہوں کہ اس مدت کے لیے تمام فوجی کارروائیاں روک دی جائیں۔" مسٹر پوتن نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ یوکرینی فریق ہماری مثال پر عمل کرے گا۔تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارے فوجیوں کو جنگ بندی کی ممکنہ خلاف ورزی اور دشمن کی طرف سے کسی بھی جارحانہ اشتعال انگیزی کو روکنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔واضح رہے کہ یہ اعلان اسی دن کیا گیا ہے جب روسی وزارت دفاع نے کہا تھا کہ اس کی سکیورٹی فورسز نے یوکرینی افواج کو روس کے کرسک علاقے میں اپنے باقی ماندہ آخری ٹھکانوں میں سے ایک سے باہر کر دیا ہے۔وزارت نے کہا کہ روسی افواج نے یوکرین کی سرحد پر واقع گاؤں اولیشینیا کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔تاہم یوکرینی افسر کی جانب سے فوری طور پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔

یو پی: خراب موسم سے متاثرہ افراد میں امدادی رقوم تقسیم کریں

سی ایم یوگی کی ہدایات - افسران نے سروے کیا اور رپورٹ بھیجی

لکھنؤ۔سی ایم یوگی نے ہدایت دی کہ طوفان، بارش اور ژالہ باری کے پیش نظر تمام اضلاع کے افسران راحت کا کام انجام دیں۔ آسمانی بجلی، طوفان، بارش وغیرہ جیسی آفات سے جانوں اور جانوروں کے نقصان کی صورت میں متاثرین میں ڈیزاسٹر ریلیف رقم تقسیم کریں۔ زخمیوں کا مناسب علاج کیا جائے۔اتر پردیش میں خراب موسم کے پیش نظر سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے ہدایات جاری کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ افسران امدادی کاموں کو پوری تندہی سے انجام دیں۔ افسران علاقے کا دورہ کریں اور سروے کریں۔ امدادی کاموں پر نظر رکھیں۔ آفت کے باعث جانی و مالی نقصان کی صورت میں فوری طور پر متاثرہ افراد میں امدادی رقم تقسیم کی جائے۔ اس کے علاوہ زخمیوں کا مناسب علاج کیا جائے۔وزیراعلیٰ نے ہدایت کی کہ افسران سروے کرکے فصل کے نقصان کی رپورٹ تیار کریں۔ اس کی رپورٹ حکومت کو بھیجیں۔ تاکہ بروقت مزید کارروائی کی جاسکے۔ نیز پانی جمع ہونے کی صورت میں نکاسی آب کے انتظامات ترجیحی بنیادوں پر کریں۔ریاست میں بدلتے موسم کے درمیان ہفتہ کو 30 سے زائد اضلاع میں تیز ہواؤں کے ساتھ بوندا باندی ہوئی۔ غیر موسمی طوفان اور بارش نے کھڑی فصلوں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچایا ہے۔ تیز رفتار ہواؤں کے باعث آم کے پھولوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ مراد آباد میں تیز ہواؤں کی رفتار 75 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچ گئی۔ اسی دوران دارالحکومت لکھنؤ میں صبح سویرے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے مٹی کا طوفان آیا۔ گڑبڑ کے فعال ہونے کی وجہ سے مغرب سے شروع ہونے والی بارش کا اثر ہفتہ کو ریاست کے مشرقی حصے میں بھی دیکھا گیا۔ بستی، ایودھیا، بلرام پور، بہرائچ، سیتاپور، لکھیم پور کھیری، بارہ بنکی وغیرہ اضلاع میں بوندا باندی ہوئی۔ لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ نے بتایا کہ ہفتہ کو میرٹھ میں سب سے زیادہ 62 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جب کہ سیتاپور میں 30 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ آگرہ، بندیل کھنڈ اور وندھیا خطہ میں بارش کا اثر کم رہا۔ 20 اپریل کو بھی ریاست کے ترائی علاقوں میں تیز ہواؤں کے ساتھ بوندا باندی کا امکان ہے۔ 21 اپریل یعنی پیر سے ریاست میں موسم صاف رہے گا۔ پارہ بڑھنے کے ساتھ ہی گرمی پھر بڑھے گی۔

لکھنؤ پولیس کمشنریٹ کے کئی تھانوں کے زون میں تبدیلی

لکھنؤ پولیس کمشنریٹ نے ضلع کے کئی تھانوں کے زون کو تبدیل کر دیا ہے۔ اسے ڈی جی پی ہیڈ کوارٹر سے اجازت لینے کے بعد لاگو کیا گیا ہے۔ لکھنؤ پولیس کمشنریٹ کے کئی تھانوں کے زون میں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ شہر کے پانچ زونز کے بعض حلقوں میں بھی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ پولیس نے تھانوں کی تنظیم نو کی تجویز ڈی جی پی ہیڈ کوارٹر کو بھیجی تھی۔ وہاں سے اجازت ملنے کے بعد اسے ہفتہ کو نافذ کیا گیا۔ ایسا اس لیے کیا گیا ہے کہ اس سے قبل بعض تھانوں کے زونز اور سرکلز جغرافیائی طور پر دوسرے زون میں تھے جس کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اب بتائیں کون کون سے تھانے کس زون میں آئیں گے۔ مغربی زون: ڈی سی پی: وشواجیت سریواستو، اے ڈی سی پی: دھننجے سنگھ کشواہا، سرکل پولیس اسٹیشن، چوک چوک، ٹھاکر گنج اور وزیر گنج، بازار کھلا سعادت گنج، بازار کھلا اور تالکوٹرہ، قیصر باغ قیصر باغ، ناکہ اور امین آباد، کاکوری کاکوری، ڈوبگا اور پارہ۔ مشرقی زون: ڈی سی پی: ششانک سنگھ، اے ڈی سی پی: پنکج سنگھ، سرکل پولیس اسٹیشن، غازی پور غازی پور، گڈمبا، وکاس نگر اور اندرا نگر، گومتی نگر گومتی نگر، گومتی نگر ایکسٹینشن اور سائبر کرائم پولیس اسٹیشن۔ سنٹرل زون: ڈی سی پی: آشیش سریواستو، اے ڈی سی پی: منیشا سنگھ، سرکل پولیس اسٹیشن، حضرت گنج حضرت گنج، حسین گنج، گوتم پلی اور مہیلا تھانہ کینٹ کینٹ، عالم باغ، آشیانہ اور مہانگر، میٹروپولیٹن سٹی، حسن گنج اور میڈی گنج۔ شمالی زون: ڈی سی پی: گوپال چودھری، اے ڈی سی پی: جتیندر کمار دوبے، سرکل پولیس اسٹیشن، علی گنج علی گنج، مدیانو اور جانکی پورم، ملیح آباد ملیح آباد، مال اور رحیم آباد۔ جنوبی زون: ڈی سی پی: نپن اگروال، اے ڈی سی پی: امیت کماوت، سرکل پولیس اسٹیشن، موہن لال گنج موہن لال گنج، نگرم اور نگوہن، گوسائی گنج گوسائی گنج، سوشانت گالف سٹی اور پی جی آئی، کرشن نگر کرشن نگر، سروجنی نگر، بنتھرا اور بجنور۔

’کارپوریٹ زندگی ٹیم ورک کا نام ہے‘: ایس وائی صدیقی

علی گڑھ، 20 اپریل، (یو این آئی) ”کارپوریٹ زندگی ٹیم ورک کا نام ہے اور اس میں کامیابی کے لیے وقت کے تقاضوں کے مطابق تبدیلی کی صلاحیت، پیشہ ورانہ رویہ، تجزیاتی سوچ اور باہمی تعاون لازمی عناصر ہیں۔ طلبہ کو یہ تمام صفات اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے“۔ ان خیالات کا اظہار معروف ایچ آر اور بزنس کنسلٹنٹ، ڈاکٹر ایس وائی صدیقی (سابق ایگزیکیٹیو ایڈوائزر اور ہیڈ آف ریگلٹی بزنس، ماروتی سوزوکی) نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ آفس (جنرل) کے زیر اہتمام ”اسپیکٹرم 2025“ کے عنوان سے منعقدہ کارپوریٹ میٹ کے افتتاحی اجلاس میں بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ یہ اطلاع آج یونیورسٹی سے جاری ایک ریلیز میں دی گئی۔ جے این ایم سی آڈیٹوریم میں منعقدہ اس پروگرام میں ڈاکٹر صدیقی نے کیمپس ہائرنگ کے اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے طلبہ کو ٹیم ورک اور باہمی تعلقات کو فروغ دینے اور خودغرضی وانا سے بچنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ کارپوریٹ دنیا انفرادی کھیل نہیں، بلکہ اجتماعی کارکردگی کی بنیاد پر چلتی ہے اور یہی کامیابی کی ضامن ہے۔ ایما کی ایچ آر کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر صدیقی نے صنعت میں تیزی سے آنے والی ڈجیٹل تبدیلی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اگلے چالیس برسوں میں جنریٹیو اے آئی، مشین لرننگ، آٹومیشن اور روبوٹکس جیسے عوامل ملازمتوں پر گہرا اثر ڈالیں گے، یہ ہیومن ریسورس کے میکانکی کاموں کو انجام دیں گے لیکن انسانوں کی اہمیت منصوبہ ساز، حکمت عملی تیار کرنے والے اور بحران سے نمٹنے والے کے طور پر ہمیشہ برقرار رہے گی۔ یہ ٹکنالوجی انسانوں کی جگہ نہیں لے گی بلکہ کاروبار اور ایچ آر پریکٹسز میں بہتری کا ذریعہ بنے گی۔ مہمان اعزازی مسٹر الطاف حسین (ہیڈ آف ایچ آر، آئی ٹی سی لمیٹڈ، ہریدوار) نے طلبہ کو ان کے شعبہ جات میں عمدہ ترین کارکردگی کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ انٹرویو لینے والے ماہرین، امیدوار کی تعلیمی محنت، نصاب سے ہٹ کر سیکھی گئی چیزوں اور سچائی پر مبنی جوابات کو سراہتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ کو سخت محنت اور دیانت داری کو اپنانے کا مشورہ دیتے ہوئے اے ایم یو کی ٹی پی او ٹیم کی بھی ستائش کی جو طلبہ کی بہتری کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتی ہے اور اس طرح کے پروگرام منعقد کرتی رہتی ہے۔ پروفیسر وبھا شرما، ممبر انچارج، پبلک ریلیشنز آفس، اے ایم یو نے معزز مہمانوں کا پرجوش استقبال کرتے ہوئے یونیورسٹی اور صنعت کے درمیان روابط کو اہم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کا نظام کئی دائروں پر مشتمل ہے، جس کے مرکز میں انسانیت کی فلاح و بہبود کا تصور موجود ہے، جبکہ بیرونی دائرہ، صنعت ہے، جہاں ہر چیز آزمائی جاتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اگر صنعت سے روابط نہ ہوں تو مختلف کورسز میں تعلیم حاصل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں رہے گا۔ پروفیسر شرما نے کہا کہ ہر مضمون میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ ایک پیشہ ورانہ کورس بن سکے، بشرطیکہ طالب علم میں صلاحیت اور صنعتوں کے اندر جدت پسند فکر موجود ہو۔ انہوں نے کہا کہ پیشہ ورانہ تعلیم صرف مخصوص ڈگریوں تک محدود نہیں، بلکہ ہر تعلیم یافتہ شخص، چاہے وہ سوشل سائنسز، روایتی علوم یا سائنس کا طالب علم ہو، ایک ممکنہ پروفیشنل ہو سکتا ہے، اگر وہ دو شرائط پوری کرے: ایک، پیشہ ورانہ انداز میں خود کو تیار کرے، اور دوسرے یہ کہ صنعتیں اس ٹیلنٹ کو اپنانے کی صلاحیت اور وژن رکھیں۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور پیکیج کے پیچھے نہ بھاگیں کیوں کہ جب آپ کے اندر جذبہ اور اہلیت ہوگی تو اچھا پیکیج آپ کو خود بخود ملے گا۔

مودی: مراد آباد کو وزیراعظم ایوارڈ سے نوازیں گے

مراد آباد: 20 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع مراد آباد کو انڈین مینجمنٹ سروس ڈے کے موقع پر پیر کو معذورین کے لئے قابل رسائی لائبریری کے حوالے سے جدت کے زمرے میں وزیراعظم ایوارڈ سے نوازہ جائے گا۔ آفیشل ذرائع نے اتوار کو یہاں بتایا کہ معذورین کے لئے قبل رسائی لائبریری قائم کرنے کی انوکھی پہل کو جدت کے زمرے میں وزیراعظم ایوارڈ سے نوازہ جائے گا۔ ضلع کو یہ افتخار حاصل ہو رہا ہے۔ یہ ایوارڈ 21 اپریل کو سول سروس ڈے کے موقع پر وزیراعظم نریندر مودی کے ذریعہ دہلی میں دیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ اس پہل کو سابق میں وزیراعلی اسٹیٹ ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔

سپریم کورٹ کے خلاف بیان بازی پر لگے لگام: ڈمپل یادو

اٹاوہ: 20 اپریل (یو این آئی) بی جے پی لیڈروں کے ذریعہ سپریم کورٹ اور چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) کو آڑھے ہاتھوں لینے کے بعد اپنے تبصرے میں سماجوادی پارٹی (ایس پی) ایم پی و اکھلیش یادو کی بیوی ڈمپل یادو نے مطالبہ کیا ہے کہ سپریم کورٹ یا سی جے آئی کے خلاف تلخ کلامی پر لگام لگنی چاہئے۔

ایس پی لیڈر نے سیفئی میں میڈیا نمائندوں سے غیر رسمی بات چیت میں کہا کہ سپریم کورٹ اور سی جے آئی کے خلاف بیان بازی پر لگام لگنی چاہئے۔ یادو نے کہا کہ ملک میں جو سپریم ہے اس کا احترام تو کرنا چاہئے۔ بی جے پی ملک کی جمہوری اقدار کا احترام نہیں کر رہی ہے۔ بی جے پی لیڈر آئین کا احترام نہیں کرتے ہیں جبکہ سماج وادی پارٹی ان کے تبصروں کا پرزور مخالفت کرتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ جو سپریم ہے اس کا احترام نہیں کر رہے آپ کس طرح کا نظام ملک پر نافذ کرنا چاہتے ہیں اس سے کئی طرح کے سوالات کھڑے ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی لیڈر اس طرح کے تبصروں سے اپنے آپ کو لائم لائٹ میں لانا چاہتے ہیں۔ بی جے پی کے پاس عوام سے جڑے مسائل کو کوئی جواب نہیں ہے۔ بے روزگاری اور خواتین کی حالت کیا ہے اس پر بی جے پی کا کوئی لیڈر جواب نہیں دے گا۔

انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ اور سی جے آئی کے حوالے سے بی جے پی ایم پی نشی کانت دوبے دنیش شرما جیسے لیڈروں کے لفظ برداشت کے قابل نہیں ہے۔ بی جے پی نے اپنے لیڈروں کے بیان سے بھلے ہی کنارہ کرلیا ہو لیکن اس پر لگام لگنی چاہئے۔

یادو نے کہا کہ وقف ترمیمی ایکٹ کے حوالے سے سپریم کورٹ کی ہدایت کے بعد بی جے پی لیڈروں کے سپریم کورٹ پر سوال اٹھانے پر کہا کہ بی جے پی نہیں چاہتی کہ جمہوری نظام ملک میں رہے۔ ان کے لیڈروں کی باتیں ثابت کرتی ہیں کہ یہ جمہوری اقدار کا احترام نہیں کرتے۔ آئین کا احترام نہیں کرتے۔ سماج وادی پارٹی ان کے تبصروں کے خلاف ہے۔

دیوریا: پولیس نے تقریباً 3 لاکھ روپئے کا کیا ای۔ چالان

دیوریا: اتر پردیش کے ضلع دیوریا میں اتوار کو مختلف مقامات پر پولیس کے ذریعہ ناکہ بندی چیکنگ مہم کے تحت کئی گاڑیوں کی چیکنگ کے دوران 2 لاکھ 81 ہزار 500 روپئے کے ای۔ چالان کئے گئے۔ پولیس ترجمان نے یہاں بتایا کہ پولیس نے ضلع میں نظم و نسق کو برقرار رکھنے اور عوام الناس میں سکیورٹی کے احساس کو بنائے رکھنے کے لئے تمام تھانوں کی اپنی اپنی ٹیم نے اپنے اپنے علاقوں میں ناکہ بندی چیکنگ مہم کے تحت چیکنگ کی گئی۔ ترجمان نے بتایا کہ ناکہ بندی چیکنگ مہم کا مین مقصد چوری کی گاڑیوں کو پکڑنا، تین سواری کے خلاف کاروائی کرنا۔ موڈیفائیڈ سائلنسر والے دو پہیہ گاڑیوں کے خلاف کاروائی، نابالغوں کے ذریعہ دو پہیہ/تین پہیہ سواری چلان، بغیر ہیلمٹ، بغیر نمبر پلیٹ اور لائسنس کی گاڑیاں چلانے والوں کے خلاف کاروائی کرتا رہا۔

سابق ڈپٹی ایس پی رضوان حیدر کا انتقال پر مولانا محمد جابر جوراسی کا تعزیتی بیان

لکھنؤ۔ مولانا سید محمد جابر جوراسی مدیر ماہنامہ اصلاح لکھنؤ نے ایک بیان میں ہے کہا ہے کہ سابق ڈپٹی ایس پی اور ریٹائرڈ ہونے کے بعد قومی کاموں میں شب و روز مصروف رہنے والے جناب رضوان حیدر نقوی امروہوی نے ایک مدت تک بستر علالت پر رہنے کے بعد آج لکھنؤ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ جامع مسجد تحسین گنج لکھنؤ کی جب تاریخ کا تذکرہ ہوگا۔ تو اس مسجد کی تزئین واستحکام کے لئے لاکھوں روپے کے اخراجات کے بعد جو کارنامے انہوں نے انجام دیئے ہیں انہیں فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ وہ اِدھر کچھ عرصے سے قوم میں اصلاحی مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف تھے۔ ”موت کے بعد کھانوں کی نوعیت“ اور ”خواتین کے لئے حجاب کی ضرورت“ پر اپنے بعض مضامین کے سلسلے میں راقم السطور سے بھی رجوع کرتے رہتے تھے۔ ابھی چند دن پہلے بستر علالت سے فون کرکے مجھ سے رابطہ قائم کیا تھا۔ اپنی از حد خراب طبیعت کا حوالہ تو دیا تھا لیکن مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اس قدر جلد ان کا سلسلۂ حیات منقطع ہوجائے گا۔ لیکن یہ الٰہی فیصلے ہوتے ہیں جن میں بندوں کا کوئی اختیار نہیں۔

معبود انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور دوسروں کو بھی وہی حوصلہ دے جو ضعیف العمری کے باوجود ان کے دل میں تھا۔

وقف بل پر جوش سے کہیں زیادہ ہوشمندی کی درکار ہے: احمد ابراہیم علوی

لکھنؤ: 20 اپریل (پی این ایس) بلاشبہ ’وقف بل‘ آج کا سب سے حساس واہم موضوع ہے۔ جس ہر باشعور وحساس شخص کو مضطرب و متفکر ہونا چاہئے۔ ایسے میں قلم کے سپاہیوں کو کیسے خاموش رکھا جاسکتا ہے؟ لہٰذا شام پبس فاؤنڈیشن اور مسرور ایجوکیشنل سوسائٹی کے باہوش ذمے داران نے طے کیا کہ اس دفعہ عنوان ’وقف بل‘ قائم کیا جائے۔ تاکہ بے حسی کے حصار سے نکلا جاسکے۔ فریضہ صدارت ممتاز صحافی و ادیب اور افسانہ نگار احمد ابراہیم علوی نے کی۔ سرپرست کی حیثیت سے استاد الشعراء محمد فاروق جاذب لکھنوی مشاعرے کا حصہ رہے۔ بطور مہمان خصوصی محمد رضا لکھنوی اور رفعت شیدا صدیقی شریک مشاعرہ رہے۔ نظامت شاعر و ادیب رضوان احمد فاروقی نے کی۔ اس موقع پر صدر ذی وقار احمد ابراہیم علوی نے کہا: ”وقف بل“ ایسا موضوع نہیں ہے جس پر ہر کس و ناکس ہر جگہ ہر محفل میں گفتگو کرے۔ اس موضوع پر گفتگو کے لئے خوب غور و خوض اور سنجیدگی کی ضرورت ہے۔ ماہرین قانون اور قائدین ملت کو اختلافات کی تمام دیواروں کو منہدم کر کے اخلاص و للّٰہیت سے کام کرنا ہوگا۔ کامیابی کے لئے منصوبہ بندی اور منظم طور طریق کی ضرورت ہے۔ جوش سے کہیں زیادہ ہوش مندی درکار ہے۔ پیش ہے منتخب کلام:

مسلماں اپنی عزت کھو رہے ہیں
زمانے بھر میں رسوا ہو رہے ہیں
جاذب لکھنوی

تعصبانہ روش کی حد ہے
مخالفت پر اڑے ہوئے ہیں
شیدا صدیقی

اخبار لکھ رہے ہیں حقیقت یہی تو ہے
سب سے بڑا یہ آج کا فتنہ ہے وقف بل
رضا لکھنوی

رب کی زمیں ہے بس وہی اس کو بچائے گا
طاقت کے جو نشے میں ہے وہ منھ کی کھائے گا
ڈاکٹر زبیر انصاری

مسترد ہوکر رہے گا دیکھنا
اب عدالت میں گیا ہے وقف بل
رضوان احمد فاروقی

سرخرو ہونا ہے تم کو جنگ میں
جیت ہوتی ہے سدا اوصاف کی
ڈاکٹر عامر قدوائی

وقف بل انتشا رلائے گا
روح آئین کو مٹائے گا
ڈاکٹر عتیق فاروقی

اس میں عداوتوں کے سوا اور کچھ نہیں
بیکار، بے اصول تمہارا ہے وقف بل
نصیر احمد نصیر

وقف ہوتا ہے خدا کی ملکیت
جو نہ مانے تنگ ہے وہ ذہنیت
ڈاکٹر منصور حسن خاں

اک دن گلشن پھونک ہی دوگے
بغض بھرے انگاروں سے
ایم علی مدہوش

مذکورہ شعرا کے علاوہ فیضان خان، علیمہ خان، حنین منصور، ادیبہ، اہل محلہ اور عمائدین شہر نے شرکت کی۔ نوٹ مئی کے تیسرے سنیچر کو ردیف ”شمس وقمر“ پر مشاعرہ ہوگا۔

احمد ندیم قاسمی کے بعد گلزار نے اپنا کلام شین کاف نظام کو دکھایا: ایم آئی ظاہر

’اعتراف کمال فن جشن گلزار‘ عالمی مشاعرہ اور سیمینار منعقد

ممبئی/اسلام آباد/جودھپور۔ آسکر اور دادا صاحب پھالکے ایوارڈ یافتہ، برصغیر کے اردو شاعر اور فلمی معمہ نگار گلزار، پاکستان کے معروف شاعر احمد ندیم

قاسمی کے انتقال کے بعد بین الاقوامی شہرت یافتہ ہندستانی شاعر پدم شری شین کاف نظام کو اپنا کلام دکھاتے ہیں۔ یہ انکشاف بھارت کے مشہور صحافی اور شاعر ایم آئی نے کیا ہے۔ وہ 18 اپریل 2025 بروز جمعہ گلزار کی شخصیت اور تخلیقی صلاحیتوں کے موضوع پر تخلیق کار انٹرنیشنل کے زیر اہتمام آن لائن اعتراف کمال فن جشن گلزار عالمی مشاعرہ اور سیمینار میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کر رہے تھے۔ ظاہر نے بتایا کہ گلزار نے ان خیالات کا اظہار مہارانا میواڑ فاؤنڈیشن اعزاز ملنے کے بعد مجھے ایک انٹرویو دیتے ہوئے کیا تھا۔ اس وقت اس وقت کے مہارانا اروند سنگھ اور ہندی کے مشہور بال کوی بیراگی بھی موجود تھے۔ ظاہر نے کہا، مجھے تب لگا تھا کہ وہ مذاق کر رہے ہیں، لیکن انہوں نے یہ بات جودھ پور کے شری رام انٹرنیشنل ہوٹل میں منعقدہ پروگرام میں کھلے عام بتائی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ گلزار ایک نغمہ نگار، مصنف، اسکرین رائٹر اور فلم ڈائریکٹر ہیں اور حکومت ہند نے انہیں پدم بھوشن ایوارڈ سے نوازا ہے۔ مشہور شاعر اور نقاد نظام کو حال ہی میں حکومت ہند نے پدم شری سے نوازا ہے۔ ظاہر نے گلزار شناسی کے منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ آئینہ دیکھ کر تسلی ہوئی، ہم کو اس گھر میں جانتا ہے کوئی۔ ظاہر نے غزل پیش کرتے ہوئے یہ شعر گلزار کے نام کر دیا: اس کا چہرہ دیکھ کے ظاہر، آئینہ بھی چمکا ہوگا۔

سدھارتھ نگر: ایک رات پہلے جوڑے میں ہوا جھگڑا، صبح بیوی کی لاش پھندے سے لٹکی ہوئی ملی

سدھارتھ نگر: 20 اپریل (پی این ایس) شہرت گڑھ تھانہ علاقہ کے سمرا گاؤں میں کل رات کسی بات پر میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ اتوار کی صبح 23 سالہ بیوی سنگیتا پاسوان کی لاش کمرے میں پھندے سے لٹکی ہوئی ملی۔ پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا اور اس کے شوہر دھرمیندر پاسوان کو حراست میں لے لیا۔ متوفی کا ایک دو سالہ بیٹا بھی ہے۔ آیا متوفی نے خودکشی کی یا اسے قتل کر کے پھانسی پر لٹکا دیا گیا، معاملہ مشکوک ہے۔ انچارج انسپکٹر سبھاش یادو نے بتایا کہ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ پی ایم کی رپورٹ آنے کے بعد کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ متوفی کے شوہر دھرمیندر پاسوان کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

دیوریا: مسابقہ جاتی امتحانات کی تیاری کر رہے امیدواروں کو افسران نے بتائے کامیابی کے منتر

دیوریا: 20 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع دیوریا میں مسابقہ جاتی امتحان کی تیاری کر رہے نوجوان کو آج ڈی ایم دیبا متل کی قیادت میں افسران کے پینل نے کامیابی کے منتر دیئے۔ ضلع مجسٹریٹ کی پہل پر آئی اے ایس اور پی سی ایس کی تیاری کرنے والے طلباء کے لئے وزیر اعلیٰ ابھیودیا یوجنا کے تحت اتوار کو سرکاری آئی ٹی آئی میں ایک خصوصی رہنمائی سیشن کا انعقاد کیا گیا، جس میں طلباء کو نہ صرف امتحان کی حکمت عملی بلکہ ذہنی توازن اور خود اعتمادی کو برقرار رکھنے کے اقدامات بھی تجاویز بتائے گئے۔ سیشن کے دوران ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ کوئی بھی ہدف بڑا نہیں ہوتا۔ مسلسل محنت، نظم و ضبط، لگن اور مشق سے بڑے سے بڑے مقاصد بھی حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ سول سروس کے ذریعے، ہمیں معاشرے اور قوم کے لیے اپنا کردار ادا کرنے کا ایک موثر ذریعہ ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے آپ جس امتحان میں شرکت کر رہے ہیں اس کا نمونہ اور نصاب جانیں۔ IAS امتحان میں، اختیاری مضمون کا انتخاب کریں جس میں آپ حقیقی طور پر دلچسپی رکھتے ہیں کیونکہ ایک دلچسپ مضمون کا مطالعہ کرنا آسان اور پائیدار ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ افسانہ بھی ٹوٹ سکتا ہے کہ سول سروسز کی تیاری صرف بڑے شہروں میں ہی ممکن ہے۔ آج انٹرنیٹ کے انقلاب کے بعد چھوٹے اضلاع میں بھی تمام ضروری وسائل دستیاب ہیں اور یکسوئی کے ساتھ یہاں رہ کر بھی بہترین تیاری کی جاسکتی ہے۔ C-SAT سے متعلق طلباء کے سوالات کو حل کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ نے مشورہ دیا کہ اس کی تیاری آسان موضوعات سے شروع کی جائے، سوالات کو حل کرتے وقت آپشنز کو غور سے پڑھیں اور سوالات میں چھپے ہوئے کلیدی الفاظ کو پہچاننے کی عادت ڈالیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر طالب علم کو سلیبس کو مکمل طور پر حفظ کرنا چاہیے اور اس سے متعلق عصری مسائل پر گہری نظر رکھنی چاہیے۔

تین شوہروں کو ہراساں کیا گیا اور جان سے مارنے کی دی دھمکی

میرٹھ: 20 اپریل (پی این ایس) بھون پور تھانہ علاقہ کے رہنے والے ایک پبلیکیشن ہاؤس کا منیجر ہفتہ کو ایس ایس پی آفس پہنچا اور اپنی بیوی کے تحفظ کی درخواست کی۔ الزام ہے کہ اس کی بیوی نشے کی عادی ہے۔ وہ اپنے مرد دوستوں کے ساتھ مل کر اسے قتل کرنے کی سازش کر رہی ہے۔ شکایت کنندہ اپنے ساتھ 1200 صفحات پر محیط اپنی بیوی کے واٹس ایپ چیٹ کی ایک کاپی بھی لے کر آیا۔ ایس ایس پی آفس میں شکایات سننے والے افسر نے جانچ کے بعد کارروائی کی یقین دہانی کرائی۔ پبلیکیشن ہاؤس کے منیجر نے ایس ایس پی آفس کو دیے گئے شکایتی خط میں بتایا کہ اس کی شادی سال 2012 میں ہوئی تھی، الزام ہے کہ اس کی بیوی سے اکثر جھگڑا رہتا تھا۔ اس وجہ سے وہ الگ گھر میں رہنے لگا۔ بیوی کے دوسرے مردوں سے تعلقات ہیں۔ اس پر الزام ہے کہ وہ ہوٹلوں اور کلبوں میں جاتی ہے اور منشیات کا استعمال کرتی ہے۔ بیوی کا موبائل چیک کیا گیا تو کئی مردوں کے ساتھ اس کی چیٹس برآمد ہوئیں۔ اس کے پاس دو غیر قانونی پستول بھی ہیں۔ ملزم خاتون نے سال 2013 میں شکایت کنندہ کے خلاف جہیز کے لیے ہراساں کرنے اور قتل کی کوشش کا جھوٹا مقدمہ درج کرایا تھا، الزام ہے کہ مقدمہ کے تصفیہ کے لیے 2 لاکھ روپے کا چیک، 3 لاکھ روپے نقد اور 8 تولے سونا لیا گیا۔ اس کی بیوی اسے مار مار کر گھر سے نکل گئی۔

باغپت: حادثے میں پی آر ڈی جوان اور کسان کی موت

دو نوجوان زخمی، گھروں میں سوگ کی لہر

باغپت: 20 اپریل (پی این ایس) سیسانہ گاؤں کے رہنے والے پی آر ڈی جوان انوج اپنے دوست کے ساتھ دہلی۔ سہارنپور ہائی وے پر بلٹ بائیک پر باغپت سے واپس آ رہے تھے۔ جیسے ہی وہ بڑوت روڈ پر بندھن بینک کے قریب پہنچے، اس کی نوروز پور روڈ سے آنے والی بائیک سے ٹکر ہو گئی۔ انوج شدید زخمی ہو گیا۔ ضلع اسپتال لے جاتے وقت انوج کی موت ہو گئی، جب کہ دو نوجوان زخمی ہو گئے۔ پرانا قلعہ کے رہنے والے ابوذر کی سنگین حالت کو دیکھتے ہوئے اسے میرٹھ ریفر کر دیا گیا۔ ایک اور حادثے میں باولی گاؤں میں اپنے کھیت سے گھر لوٹ رہے کسان سندیپ کو روڈویز کی بس نے کچل دیا۔ وہ موقع پر ہی دم توڑ گیا۔ روڈویز کا ڈرائیور فرار ہو گیا۔ بروٹ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ متوفی کے لواحقین نے باروت تھانے میں شکایت درج کراتے ہوئے روڈویز ڈرائیور کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف سمیت مختلف مقام پر حلقہ درود کا انعقاد ہوا

بانسی/ملک کی معروف دینی درسگاہ و ممتاز خانقاہ دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف سدھارتھ نگر میں 20/اپریل یوم ولادت باسعادت کی مناسبت سے اسیر مفتی اعظم ہند الحاج محمد سعید رضا نوری سربراہ رضا اکیڈمی کی تحریک پر غزالی دوراں شہزادہ حضور شعیب الاولیاء پیر مفتی علامہ غلام عبدالقادر علوی سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول وناظم اعلی دارالعلوم فیض الرسول کی سرپرستی ونبیرہ شعیب الاولیاء پیر مفتی محمد آصف علوی ازہری نائب سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول ومہتمم دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف کی صدارت میں اجتماعی حلقہ درود شریف کا انعقاد ہوا جس میں دارالعلوم کے موقر اساتذہ کرام وجمیع طلبہ نے احاطہ نور مزار شعیب الاولیاء پر اجتماعی طور پر بارگاہ رسالت مآب میں درود وسلام کا نذرانہ عقیدت پیش کیا واضح ہو کہ رضا اکیڈمی کی تحریک کو مزید تقویت دیتے ہوئے دوران سفر لکھنو ائیر پورٹ سے عظیم روحانی پیشوا مفکر اسلام علامہ غلام عبدالقادر علوی صاحب نے پورے ملک میں پھیلے ہوئے اپنے جملہ فارغین متعلقین مریدین وعوام اہل سنت سے اپیل بھی کیا تھا کہ لوگ بیس اپریل کو اپنی عقیدت ومحبت کا نذرانہ عقیدت پیش کریں جس کا اثر یہ رہا کہ اتر پردیس کے مختلف اضلاع بشمول لکھنو گجرات چنئی کلکتہ بہار میں نہایت تزک واحتشام کے ساتھ حلقہ درود کا اہتمام کیا گیا اس موقع پر نبیرہ شعیب الاولیاء پیر مفتی محمد آصف علوی ازہری نے سبھی کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ نبی اکرم سے عقیدت ومحبت ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہی دنیا جنت نظیر بن سکتی ہے آپ کے اسوہ حسنہ کی پیروی کر کے ہم دنیا میں اور آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔

وقف تحفظ جنگ کے پہلے راؤنڈ میں فتح حکومت واضح طور سے بیک فٹ پر

عبیداللہ ناصر

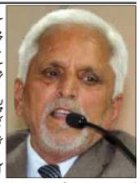

نئے وقف قانون کے خلاف پورے ملک کے مسلمانوں میں ہی نہیں سیکولر انصاف پسند غیر مسلموں میں بھی جو بےچینی پھیلی ہوئی تھی وہ اس قانون کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے والی عرضیوں کی سماعت کے دوسرے دن ہی کافی حد تک دور ہوگئی کیونکہ چیف جسٹس کی قیادت والی سہ رکنی بنچ کے رخ سے لرزہ براندام حکومت نے عدالت کو حکم امتناعی جاری کرنے کا موقع دینے سے پہلے ہی بیک فٹ پر آتے ہوئے وعدہ کیا کہ وہ اگلی سماعت یعنی ۵ مئی تک نئے وقف قانون کی کسی شق کو لاگو نہیں کریگی حق اور انصاف کی اس لڑائی کا پہلا راؤنڈ مسلمان جیت چکے ہیں اور پوری یقین ہے کہ محض شرارت اور مسلمانوں کو انکے آئینی حق سے محروم کرنے اور انکے بزرگوں کے ذریعہ قوم کی فلاح وبہبود کے لئے وقف کی گئی لاکھوں ایکڑ زمین سے انہیں محروم کرنے کی سازش کے طور پر منظور کیا گیا یہ قانون آئین کی کسوٹی پر کھرا نہیں اتریگا۔ مسلمانوں کے خلاف اس گہری سازش کو ناکام کرنے میں غیر مسلموں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر متحدہ ہندستانی قومیت پر انکے اعتماد کو مستحکم کیا ہے سیکڑوں غیر مسلم ممبران پارلیمنٹ دیر رات تک اس قانون کے خلاف ایوان میں سینہ سپر رہے سیکڑوں غیر مسلم صحافیوں نے اس قانون کے خلاف پوری طاقت سے آواز اٹھائی اور جب معاملہ عدالت پہنچا تو راجیودھون کپل سبل ابھیشیک منو سنگھوی یو سی سنگھ جیسے غیر مسلم وکلا مسلمانو کے حق کی لڑائی لڑنے کے لئے عدالت میں موجود رہے چیف جسٹس کھنہ نے بھی کہہ دیا کہ جب ہم انصاف کی کرسی پر بیٹھتے ہیں تو ہمارا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ عدالت میں بحث کا آغاز کپل سبل نے کیا اور انکی دلیلوں کے سامنے سالسٹر جنرل تشار مہتا کی سانس پہلے دن ہی اکھڑ گئی اور انہوں بحث دوسرے دن کرنے اور دوسرے دن ایک ہفتہ کا نہ صرف وقت مانگا بلکہ عدالت کو مذکورہ یقین دہانیاں بھی کرائیں۔

سپریم کورٹ کی چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی قیادت والی سہ رکنی بنچ نے جس میں جسٹس سنجے کمار اور جسٹس ویشوناتھن بھی شامل ہیں۔ بنچ کے سامنے قریب ۶۵ عرضیاں قانون کی مخالفت میں اور بی جے پی کی حکمرانی والی ریاستوں کی عرضیاں قانون کی حمایت میں زیر سماعت ہیں۔ سماعت شروع ہونے سے پہلے مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور کرن رجوجو نے سپریم کورٹ کو ایک طرح سے آگاہی دیتے ہوئے کہا کہ وہ پارلیمنٹ کے قانون سازی کے اختیار میں مداخلت سے گریز کرے انہوں نے کہا کہ آئین نے سبھی اداروں کے کاموں کی حد مقرر کردی ہے اور کسی ادارہ کو اس حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے اس سے پہلے پارلیمنٹ میں مذکورہ بل پیش کرتے ہوئے بھی کرن رجوجو نے یا تو اپنی کم علمی کا مظاہرہ کیا تھا یا جان بوجھ کر ایوان کو گمراہ کیا تھا کہ وقف قانون کے تحت اگر بورڈ یہ کہہ دے کہ پارلیمنٹ کی عمارت وقف کی ہے تو وہ وقف کی ہی مان لی جائیگی دراصل کرن رجوجو نے آر ایس ایس کے اس پروپگنڈہ کو ہی ایوان میں دوہرا دیا تھا کہ وقف بورڈ جس زمین کو چاہتا ہے وقف میں شامل کر لیتا ہے اور اسکے خلاف کوئی اپیل نہیں ہوسکتی جبکہ کوئی بھی جائیداد وقف کرنے کے لئے کئی مرحلوں سے گزرنا ہوتا ہے اور وقف ٹریبونل کے فیصلوں کے خلاف نہ جانے کتنے مقدمہ ہائی کورٹوں اور سپریم کورٹ میں ابھی بھی زیر سماعت ہیں۔ کرن رجوجو کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے آئین سازوں نے یہ انتظام پہلے ہی کر دیا تھا کہ محض ایوان میں اکثریت کی بنا پر کوئی حکومت عوام کے آئینی اور بنیادی حقوق تلف نہ کر سکے اس لئے کئی قدغن لگائے گئے تھے جس میں ایوان زیریں سے منظوری کے بعد ایوان بالا میں منظوری پھر صدر جمہوریہ کی منظوری اور اسکے بعد بھی قانون آئینی تقاضوں کو پورا کرتا ہے یا نہیں اس کا فیصلہ کرنے کا حق سپریم کورٹ کو دیا تھا وقف قانون یا اس سے پہلے کے کئی قوانین کی آئینی حیثیت پر سپریم کورٹ غور کر چکا ہے یہ اس کی آئینی ذمہ داری ہے کہ ہر شہری کے آئینی حقوق کی حفاظت کرے۔ کرن رجوجو اقتدار کے نشہ میں اپنا آئینی فرض نہیں ادا کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ سپریم کورٹ بھی حکومت کو من مانی کرنے کی چھوٹ دے دے۔

وقف قانون میں ترمیم سے پورے ملک کے مسلمانوں میں ہی نہیں ملک کے سیکولر مزاج افراد بھی مطمئن نہیں ہے اور وہ اقلیتوں کے خلاف اسے ایک گہری سازش سمجھتے ہیں یہی وجہ بھی کہ ایوان میں بحث کے دوران دیر رات تک سبھی ممبران ایوان میں موجود رہے اور اس بل کے خلاف ووٹ دیا حالانکہ کچھ لوگ یہ غلط فہمی پالے ہوئے تھے کہ نتیش کمار اور چندرا بابو نائڈو اس بل کی مخالفت کرینگے لیکن نہ یہ ہونا تھا اور نہ ہوا دراصل نتیش یا نائڈو مخالفت کرتے بھی تو مودی حکومت نے انکی پارٹیوں میں پھوٹ ڈلوانے کا پورا انتظام کرلیا تھا لوک سبھا میں جنتا دل متحدہ کے لیڈر للن سنگھ کی تقریر جنتا دل یو نہیں بلکہ بی جے پی کے لیڈر کی تقریر لگ رہی تھی مودی شاہ نے ایک تیر سے دو نشانہ سادھ لئے ہیں وقف قانون بھی منظور کرا لیا اور مسلمانوں میں نتیش اور نائیڈو کی امیج خراب کر کے انکی سیاسی بازی پلٹ دی بہار میں نتیش کو کنارے لگانے کی بی جے پی کی حکمت عملی پوری طرح کامیاب ہوگئی اب نتیش بھی نوین پٹنائک اا یکناتھ شنڈے جگن ریڈی کی صف میں کھڑے ہوگئے ہیں جینت چودھری جیتن رام مانجھی چراغ پاسوان سب کے رہے ہے مسلم ووٹ بنک کو ایک جھٹکے میں بی جے پی ان سے دور کر دیا ہے۔

وقف ترمیمی قانون کے خلاف مسلمانوں کو پورے ملک کی حمایت حاصل ہے سبھی غیر بی جے پی حکومت والی ریاستوں نے اسے اپنے یہاں نافذ نہ کرنے کا اعلان کیا ہے ان میں بنگال کی وزیر اعلی ممتا بنرجی بھی شامل ہیں ان کے اس کھلے اعلان اور وقف قانون کی مخالفت کے باوجود بنگال کے مرشدآباد ضلع میں اس قانون کو لے کر فساد ہو جانا اور تین غیر مسلموں کا قتل افسوسناک ہی نہیں شرمناک بھی ہے جن عناصر نے یہ حرکت کی ہے وہ مسلمانوں کے ہمدرد تو قطعی نہیں ہو سکتے اس کے برخلاف انہوں نے مسلمانوں کے مقدمہ کو کمزور ہی کیا ہے۔ لیکن اس فساد کی اصل وجہ اور اسکا متحرک کون ہے اس کا پتہ لگانا ممتا بنرجی کا پہلا فرض ہے اور جو کوئی بھی اس کے پس پشت ہے اسے بے نقاب کرنا اور عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کرنا حکومت بنگال کی ذمہ داری ہے۔ چند مہینوں بعد ہی بنگال میں اسمبلی الیکشن ہونے والے ہیں اس فساد کا الیکشن سے تعلق نہیں ہے یہ سوچنا ہی احمقانہ بات ہوگی اور دنگوں سے کس کو فائدہ ملتا ہے یہ بھی کوئی پوشیدہ امر نہیں ہے فساد کے فوری بعد بی جے پی کے لیڈر شبھندو ادھکاری کا ہائی کورٹ پہنچ جانا اور وہاں سے فوری ہی مرکزی فورس کی تعیناتی کا حکم حاصل کر لینا خالی از علت تو نہیں ہوسکتا کیا مرشدآباد میں منی پور کی طرح ہی امن عامہ کی مشینری بالکل فیل ہو چکی تھی کیا ہائی کورٹ کا یہ حکم جلد بازی میں لیا گیا فیصلہ نہیں تھا مرکزی فورس کی تعیناتی کے باوجود بھی وہ کام تو ضلع مجسٹریٹ کے حکم پر ہی کرتی تو پھر اس تعیناتی کا کیا فائدہ سوائے اس کے کہ ممتا بنرجی کی حکومت کی مبینہ ناکامی اور اسے ہندو مخالف ہونے کے پروپگنڈہ کو عدالت نے تقویت دے دی۔ جو غیر مصدقہ خبریں آرہی ہیں انسے پتہ چلتا ہے کہ فسادی مرشدآباد ہی نہیں بلکہ بنگال سے باہر کے تھے یہ فساد ایک گہری سیاسی سازش بھی ہو سکتا ہے جسے افشا کیا جانا ضروری ہے

ملک کا جو سیاسی اور سماجی ماحول ہے اور جس طرح مسلم مخالف طاقتیں سازشیں کر کے مسلمانوں کو نسان پہنچانے کی کوششیں کر رہی ہے اور جس طرح بی جے پی کی ریاستی حکومتیں مسلمانوں سے کھلے عام پوری بےشرمی اور ڈھٹھائی سے مسلمانوں کو نشانہ بناتی ہیں اور جسکی بانگی اتر پردیش میں خاص کر ہر روز دیکھنے کو ملتی ہے اس ماحول میں عقلمندی اور دور اندیشی کا تقاضہ ہے کہ وقف قانون کے خلاف صرف قانونی لڑائی لڑی جائے اور مسلم پرسنل لا بورڈ نے عوامی احتجاج کا جو پروگرام دیا ہے وہ اسے واپس لے لے ویسے بھی بی جے پی کی حکومتیں مسلمانوں کے لئے اس ماں جیسی ہیں جن کا بچہ چاہے جتنا روئے چلائے انکے کان پر جوں نہیں رینگتی بلکہ اس سے انکی اذیت پسند جبلت کو خوشی ملتی ہے اور وہ سمجھتی ہیں کہ ان کا ووٹ بینک بڑھ رہا ہے جس حکومت کے کان پر سات سو کسانوں کی موت پر بھی جوں نہ رینگے وہ حکومت مسلموں کے احتجاج کا کوئی نوٹس لیگی یہ سوچنا ہی فضول ہے۔ پرسنل لا بورڈ کے ارباب حل و عقد ملک کے سیاسی سماجی ماحول سے نابلد نہیں ہیں اور نہ ہی وہ اپنی ماضی کی تحریکوں کا انجام بھولے ہونگے بابری مسجد اور تین طلاق پر ان کی تحریک کا کیا اثر ہوا؟ ایسے میں جمعیت علما ہند کی اپیل پر کہ سڑکوں پر احتجاج سے گریز کیا جائے حالات کے عین مطابق ہے۔ بنگال کے واقعات سے سبق لیتے ہوئے ہی مسلمانوں کو اپنا لائحہ عمل طے کرنا چاہئے۔

☆☆☆

مرشدآباد میں پُرتشدد واقعات: فرقہ وارانہ تصادم یا سیاسی سازش؟

اے جے پربل

مرشدآباد میں کچھ دنوں سے خاموشی ہے، مگر بی جے پی اب بھی ممتا بنرجی حکومت کو تشدد روکنے میں ناکامی پر گھیرنے کا موقع نہیں چھوڑ رہی ہے۔ صدر راج کے نفاذ کا مطالبہ بدستور زوروں پر ہے، جبکہ گورنر سی وی آنند بوس اور قومی کمیشن برائے خواتین کے ارکان کے 18 اور 19 اپریل کو مرشدآباد کے دوروں نے معاملے کو مزید گرما دیا ہے۔ سوشل میڈیا پر طرح طرح کے اشتعال انگیز دعوے اور جوابی دعوے گردش کر رہے ہیں، جن کی نوعیت کسی فلمی معمہ جیسی ہے، مگر اسی شور میں کئی ایسی کہانیاں بھی دبی ہوئی ہیں جو اس بات پر سوال اٹھاتی ہیں کہ آیا یہ واقعی فرقہ وارانہ فساد تھا یا سیاسی مقصد سے بھڑکایا گیا ایک تشدد۔ کئی مقامی رپورٹس میں یہ ذکر ہے کہ ہندو اور مسلمان مل کر مشتعل ہجوم کا مقابلہ کر رہے تھے۔ ان کہانیوں میں زیادہ گنجائش میڈیا میں نہیں ملی۔ ایسی ہی ایک رپورٹ کے مطابق جب 'مانک' کے گھر پر حملہ ہوا تو اس کے پڑوسی ستاول اور دیگر مسلم افراد نے اس کے ساتھ مل کر حملہ آوروں کو پیچھے دھکیلا۔ ارچنا سرکار نے اپنے مسلم پڑوسیوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس کی جان بچائی اور بحفاظت نکلنے میں مدد کی۔ اسی طرح کی ویڈیوز، جنہیں اے بی پی لائیو نے بھی شیئر کیا، ہندوؤں کے ذریعے اپنے مسلم ہمسایوں کی مدد کا شکریہ ادا کرنے کے بیانات پر مشتمل ہیں، مگر یہ ویڈیوز اخبارات میں جگہ نہ پا سکیں اور خبروں سے غائب ہوگئیں۔ تشدد کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ یہ وقف قانون کی منظوری کے خلاف مسلمانوں کے احتجاج سے بھڑکا۔ اگر یہ سچ ہے تو سوال یہ ہے کہ کیا مسلمانوں نے اپنے ہی گھر اور کاروبار جلا دیے؟ ترنمول کانگریس کے مسلم رکن پارلیمان خلیل الرحمان کے گھر پر حملہ کس نے کیا؟

ترنمول کانگریس نے کئی ویڈیوز جاری کیں جن میں خواتین کیمرے پر یہ کہتی نظر آئیں کہ بی جے پی کے کارکنوں نے ان کے گھروں کو اس لیے نشانہ بنایا کہ انہوں نے 'مسلم پارٹی' کو ووٹ دیا۔ میڈیا رپورٹوں سے بظاہر لگتا ہے کہ تشدد پورے علاقے میں پھیلا ہوا تھا، حالانکہ درحقیقت یہ صرف دو سب ڈویژن کے چار بلاکس تک محدود تھا۔ ایسا کہنا کہ صرف ہندو گھروں پر حملہ ہوا، درست نہیں۔ لیکن حملہ آور کون تھے، اس کا جواب ابھی تک واضح اور قابل بھروسا نہیں ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ ہراگوبند داس اور اس کے چالیس سالہ بیٹے چندن داس کو ان کے گھر سے نکال کر بے رحمی سے قتل کیا گیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے پولیس نے قاتلوں کی شناخت کرنے کا دعویٰ کیا ہے، مگر قتل کی وجہ اب تک سامنے نہیں آسکی۔ یہ دونوں مارکس وادی کمیونسٹ پارٹی (سی پی آئی ایم) کے کارکن تھے۔

مرشدآباد سے اب تک صرف ایک اور موت کی خبر ہے، ایک مسلم نوجوان کی، جسے مبینہ طور پر پولیس کی گولی سے ہلاک کیا گیا۔ ترنمول کانگریس نے ایسی ویڈیوز بھی شیئر کی ہیں جن میں متاثرین یہ دعویٰ کرتے نظر آرہے ہیں کہ مسلمانوں نے نہیں بلکہ بی جے پی کارکنوں نے ان کے گھروں پر حملے کیے۔ مرشدآباد کے چار بلاکوں سے تقریباً 300 ہندو خاندان اپنے گھر چھوڑ کر مالدہ ضلع کے اسکولوں میں قائم بی ایس ایف کے کیمپوں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔ ان کے کچھ گھروں کو بلوائیوں نے جلا دیا۔ گورنر اور قومی کمیشن برائے خواتین کی ٹیم نے متاثرہ دیہات کا دورہ کیا اور تباہ شدہ گھروں کا معائنہ کیا۔ اس دوران کیمروں میں زعفرانی مفلر اور 'جے شری رام' کے نعرے واضح طور پر ریکارڈ ہوئے، جو یہ بتاتے ہیں کہ کیمپوں کا ماحول بھی سیاسی ہو چکا ہے۔

بی جے پی رہنماؤں نے ترنمول کانگریس اور پولیس پر یہ الزام لگایا ہے کہ یہ سب کچھ اسکول اساتذہ کی برطرفی پر سپریم کورٹ کے فیصلے سے پیدا شدہ احتجاجی لہر سے توجہ ہٹانے کے لیے کیا گیا۔ بی جے پی کے مرکزی وزیر سکندر مجمدار نے دعویٰ کیا کہ حملہ آور بنگلہ دیشی دراندازتھے، جنہوں نے ریاست میں فساد بھڑکانے کی کوشش کی۔ دوسری طرف ترنمول کانگریس اور پولیس کا کہنا ہے کہ بہار اور جھارکھنڈ سے، جو کہ مرشدآباد سے محض چھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں، لوگوں کو لا کر تشدد بھڑکایا گیا۔ سوشل میڈیا پر دو نوجوانوں کی ویڈیوز بھی وائرل ہوئیں جن میں وہ ٹوپی پہنے دکھائی دیے، مگر دعویٰ کیا گیا کہ وہ ہندو ہیں اور باہر کی ریاستوں سے آئے تھے۔ تشدد اور نظم و نسق انتظام کی صورتحال کو مکمل طور پر ناکام قرار دیتے ہوئے بی جے پی نے حسب معمول صدر راج کے نفاذ کا مطالبہ دہرا دیا۔ پارٹی کے سوشل میڈیا ہینڈلز نے مبینہ طور پر تازہ تشدد کے مناظر کے طور پر 9 تصاویر جاری کیں، جنہیں بعد میں پولیس نے پرانی اور بی جے پی حکومت والی ریاستوں کی قرار دیا، جس کے بعد وہ پوسٹس جلدی میں حذف کردی گئیں۔ قابل غور بات یہ ہے کہ ریاست کے بیشتر پولیس افسران اور سیاسی رہنما اس بات پر متفق دکھائی دیتے ہیں کہ تشدد میں 'باہر والوں' کا ہاتھ تھا۔ عینی شاہدین کے مطابق انہوں نے حملہ آوروں کو نہیں پہچانا، جو اس نظریہ کو تقویت دیتا ہے، مگر تاحال ان کی شناخت یا ریاست سے باہر کے ہونے کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں دیا گیا۔ اب تک مغربی بنگال پولیس نے 274 افراد کو گرفتار کیا ہے۔

مغربی بنگال میں اگلے سال مارچ اپریل میں اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں۔ اسی سال فروری میں آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت نے دس دن مغربی بنگال میں گزارے۔ مارچ میں بی جے پی رہنما شوبھندو ادھیکاری نے اعلان کیا کہ جب (اگر نہیں) بی جے پی اقتدار میں آئے گی تو مسلم ارکان اسمبلی کو ایوان سے نکال دیا جائے گا۔ اس پر ترنمول کانگریس کے رکن اسمبلی ہمایوں کبیر نے شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ادھیکاری نے 13 اپریل کو مرشدآباد میں قدم رکھا تو وہ انہیں سبق سکھائیں گے۔ اگرچہ اس بیان کی تاریخ کی اہمیت رپورٹ میں بیان نہیں کی گئی، مگر تشدد 1211 اپریل کو بھڑکا۔ اس وقت مرشدآباد میں ایک غیر یقینی اور نازک امن قائم ہے، مگر جس انداز میں مسلسل فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی جاری ہے، اسے دیکھ کر لگتا ہے کہ کب کیا ہو جائے کوئی نہیں کہہ سکتا۔ ☆☆☆

حکومتِ ہند کے وقف قانون کے امتیازی ہونے کی آٹھ وجوہات

ابھیشیک سنگھوی
ترجمہ: خورشید عالم داؤد قاسمی

اصلاحات کے نام پر متعارف کیے جانے والا "وقف (ترمیمی) ایکٹ 2024، دراصل ایک پسماندہ قدم ہے جو آئینی ضمانتوں، مذہبی خودمختاری اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے قائم عدالتی اصولوں کو کمزور کرتا ہے۔ یہ قانون سازی کے (ناجائز) تجاوز کی ایک واضح مثال ہے، جسے انتظامی کارکردگی کے پردے میں پوشیدہ رکھا گیا ہے۔

پہلی وجہ: یہ ایکٹ آئین کے آرٹیکل 25 اور 26، (اور) خاص طور پر آرٹیکل 26 کی صریح خلاف ورزی کرتا ہے، جو نہ صرف مذہب کو آزادانہ طور پر ماننے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق دیتا ہے؛ بلکہ مذہبی امور کو خود مختارانہ انداز میں چلانے کا حق بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ حقوق مطلق نہیں ہیں؛ لیکن وہ اتنے کمزور بھی نہیں ہیں کہ قانون سازی کے ذریعے مذہبی اداروں کی خودمختاری کو بنیادی طور پر چھین لیا جائے۔ سپریم کورٹ نے آزادی کے ابتدائی دو عشرے ہی میں، رتی لال گاندھی اور حلکایت گووند لال جی مہاراج جیسے مقدمات میں توثیق کی ہے کہ کوئی بھی ایسا قانون جو مذہبی گروہوں کو اپنے مذہبی امور خود چلانے کا حق (ان سے) چھین لے، وہ قانون آئین کے خلاف ہے۔ موجودہ ایکٹ کی بالکل وہی کوشش ہے۔

آئینی حقوق زیبائش کے لیے نہیں ہوتے ہیں کہ (وہ) صرف قانون کی کتابوں کی زینت بنے رہیں؛ جب کہ عملی طور پر انھیں باقاعدہ کمزور کیا جاتا رہے۔ یہ حقوق دراصل ریاستی مداخلت کے خلاف بنیادی پر تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ یہ ایکٹ ان ضمانتوں کو نظرانداز کر کے، صرف آئین کے حاشیے کو نہیں چھوتا؛ بلکہ آئین کی بنیاد پر حملہ کرتا ہے۔

دوسری وجہ: اس ایکٹ کی دفعہ 11 جمہوری شمولیت کو ریاستی وقف بورڈوں کی تشکیل میں عملی طور پر ختم کر دیتی ہے۔ اس دفعہ کے تحت سوفی صد ارکان کی تقرری ریاستی حکومت کی نامزدگی سے کرنے کی پابندی ہے۔ اس پورے عمل کو صرف ایک انتظامی کارروائی بنا دیتی ہے، جو (مسلم) برادری سے اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق چھین رہا ہے۔

اگر پورا بورڈ ہی حکومت کا ایک توسیعی ادارہ بن جائے؛ تو ادارہ جاتی خودمختاری میں آخر کیا باقی رہ جاتا ہے؟

تیسری وجہ: یہ ایکٹ ایک عجیب وغریب صورت حال کی اجازت دیتا ہے کہ وقف بورڈ کے گیارہ میں سے کم از کم ممکنہ طور پر صرف تین ارکان مسلمان ہو سکتے ہیں۔ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ کسی ہندو مندر بورڈ میں غیر ہندو افراد اکثریت میں ہوں؟ یا کسی سکھ گردوارہ کمیٹی میں غیر سکھوں کا غلبہ ہو؟

یہ آئین کے آرٹیکل 26 میں محفوظ مذہبی خود انحصاری کے تصور کی صریح مسخ شدہ شکل ہے۔ ایسا بندوبست صرف غیر حساس ہی نہیں؛ بلکہ بنیادی طور پر آئینی برابری اور کمیونٹی کی عزت نفس دونوں کے خلاف ہے۔ قانون صرف الفاظ میں برابر نہیں ہونا چاہیے؛ بلکہ روح اور عملی طور پر بھی برابری کو یقینی بنائے۔ مساوات کو ایک ہاتھ سے نافذ کر کے، دوسرے ہاتھ سے حقوق چھین لینا، کسی بھی طرح قابل قبول نہیں۔

چوتھی وجہ: یہ ترمیم وقف بورڈ کے ارکان سے، اپنے چیئرمین کو عدم اعتماد کی تحریک کے ذریعے ہٹانے کا حق چھینتی ہے۔ یہ داخلی جمہوریت اور ادارہ جاتی جوابدہی کے اصول کی واضح طور پر توہین ہے۔

خودمختاری بغیر جوابدہی کے بیکار ہے؛ لیکن خودمختاری کے بغیر جوابدہی جبر واستبداد ہے۔

پانچویں وجہ: پہلے (کی وقف ایکٹ) کی دفعات کے تحت، وقف بورڈ کے سی ای او کا مسلمان ہونا اور بورڈ کے دو مجوزہ ناموں میں سے (کسی ایک کا) منتخب ہونا ضروری تھا۔ (موجودہ) دفعہ پندرہ ان دونوں شرائط کو خارج کر چکی ہے۔ اس سے انتخاب میں کمیونٹی کا کردار تقریباً ختم ہو جاتا ہے۔ (اس کا) واحد مقصد ریاستی کنٹرول کو مزید مضبوط کرنا ہے، جہاں مقصد صرف کنٹرول، کنٹرول اور مزید کنٹرول ہے۔

جب دیگر مذہبی اداروں میں اسی نوعیت کا کردار کمیونٹی کی مرکزیت اور احترام کے ساتھ برقرار ہے؛ تو (یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ) صرف ایک کمیونٹی کو ہی ایسی کمی کیوں برداشت کرنی چاہیے؟ انتظامی سہولت کسی کے شناخت کو مٹانے کے لیے بہانہ نہیں بن سکتا ہے۔

چھٹی وجہ: مختلف ایکٹس، جیسے: کرناٹک ہندو مذہبی اداروں کا ایکٹ، شری جگن ناتھ مندر ایکٹ، ماتا ویشنو دیوی درگاہ ایکٹ، تمل ناڈو مذہبی اوقاف ایکٹ، کاشی وشوناتھ مندر ایکٹ، سکھ گردوارہ ایکٹ اور دیگر کئی ایکٹس اپنے متعلقہ مذہبی کمیونٹیوں کی خودمختاری کو برقرار رکھتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی باہری افراد کو غالب کردار دینے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

پھر کیوں مسلمانوں کے مذہبی اداروں کے ساتھ مختلف طریقے سے برتاؤ کیا جائے؟ کیا آئینی مساوات صرف ایک طرفہ راستہ ہے؟

ساتویں وجہ: یہ ایکٹ وقف بائی یوزر کے اصول پر حملہ کرتا ہے، جس کی جڑ اسلامی روایات میں گہری ہے اور سپریم کورٹ کی آئینی بنچ نے رام جنم بھومی فیصلے میں اس کی تائید کی تھی۔ سپریم کورٹ نے یہ بات دوبارہ دہرائی ہے کہ رسمی دستاویزات کی عدم موجودگی میں بھی وقف کو طویل عرصے سے عوامی مذہبی استعمال کے ذریعے سمجھا جاسکتا ہے۔

اس اصول کو مستقبل میں غیر قانونی بنانے کی کوشش کر کے، یہ ایکٹ ایک خطرناک مثال قائم کرتا ہے کہ مذہبی اصولوں کو قانون کے ذریعے ختم کر دیا جائے، جو کہ واضح طور پر آئین کے خلاف سمجھا جائے گا۔

آٹھویں وجہ: دفعہ 3 ایک غیر واضح شرط متعارف کراتی ہے کہ جائیداد وقف کرنے والا شخص نہ صرف پانچ سال تک مسلمان ہونا چاہیے؛ بلکہ وقف کرنے میں کوئی حکمت، تدبیر، جتن، چالا کی استعمال نہ کی ہو۔ اس لفظ سے کیا مراد ہے؟ کون اس کی وضاحت کرے گا؟ کس بنیاد پر؟ یہ شرط انتظامی خودمختاری، ہراسانی اور لامتناہی قانونی مقدمات کے دروازے کھول دیتی ہے۔

اتنی مبہم، موضوعی اور ذاتی تشریح کی جانے والی اصطلاح، صرف وقف کا دعویٰ کرنے والے کو حکومتی محکموں کے لامتناہی بیوروکریسی کے دائرے میں گھماتی رہے گی۔ اس طرح قانون سازی میں ابہام، حادثاتی طور نہیں؛ بلکہ جان بوجھ کر کی جانے والی ایک تدبیر ہے۔ یہ مستقل عدم تحفظ پیدا کرتی ہے اور ریاستی اجازت پر مستقل انحصار قائم کرتی ہے۔

ان ترامیم کا مجموعی تاثر یہ ہے کہ ایک کمیونٹی کے اپنے مذہبی امور کو خود چلانے کے حق میں کمی آتی ہے، اگر مکمل طور پر نہ مٹا دیا جائے۔ اس (ایکٹ) سے ایک خطرناک مثال قائم ہوتی ہے، جو ہندوستان کے ہر اقلیتی ادارے کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔

آئین اکثریت کی منظوری کی شرط پر حقوق فراہم نہیں کرتا۔ یہ دراصل اکثریتی حکمرانی کے خلاف حفاظتی تدابیر کی جگہ ہے: تاکہ اقلیتی کے حقوق کو ریاستی طاقت کے بےجا استعمال سے بچایا جاسکے۔ یہ ایکٹ اصلاح نہیں؛ بلکہ انتقام ہے۔ یہ معقولیت نہیں؛ بلکہ انتقام ہے۔

جیسے ایک شاعر نے بڑے بلیغ انداز میں کہا ہے: "زمین میری ہے، گھر میرا ہے، عبادتیں میری ہیں، وراثت میری ہے—— پھر بھی جو کچھ پہلے سے میرا ہے، اس پر میرا حق ہونے کا مجھ سے ثبوت مانگا جاتا ہے۔" ایسی قانون سازی، جو اصلاحات کے پردے میں چھپی ہوتی ہے، نظام سے بےدخلی کے آلات بن جاتی ہے۔ یہ (اصلاحات) صرف اور صرف شکوک، تفریق، عدم اعتماد اور مایوسی پیدا کرتی ہیں۔

☆☆☆

وقف ترمیمی قانون: ایک تیر سے کئی شکار

یہ وقت نہ خوش فہمی میں مبتلا رہنے کا ہے نہ ہی نا اُمید ہونے کا، اور نہ صرف حکومت کو موردِ الزام ٹھہرانے کا ہے بلکہ یہ وقت خود احتسابی کا بھی ہے

ڈاکٹر جہاں گیر حسن

وقف ترمیم کے پس پردہ صرف مسلمانوں کو بیک فٹ پر لانا اور وقف کی املاک پر قبضہ جمانا نہیں ہے بلکہ اُس کی آڑ میں سیاسی مقاصد حاصل کرنا اور سیاسی معاندین کو نیست ونابود کرنا اصل مقصود ہے۔ اب تک تو ہم "ایک تیر سے دو شکار کرنا" سنتے آرہے تھے، لیکن وقف بورڈ میں چھیڑ چھاڑ کے مسئلے کو دیکھنے سے پتا چلتا ہے کہ اس ایک تیر سے کئی ایک شکار کیے جانے کا پروگرام صاحبانِ اقتدار کے پیش نظر ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر کیوں اِس تیسری پاری ہی میں یہ گیم پلان تیار کیا گیا اور تمام مخالفتوں کے باوجود آناً فاناً اِسے پاس بھی کرا لیا گیا؟ یہ مسئلہ تو بعد میں / پہلے بھی حل کیا جاسکتا تھا؟ تو اِس کا جواب بڑا آسان ہے کہ عالمی بازار میں پٹرولیم کی اہمیت فزوں تر ہونے کے سبب ایسا کیا گیا اور پٹرولیم کے معاملے میں حکومت کے لیے انبانی گروپ سے زیادہ سودمند اور کون ثابت ہوسکتا ہے؟ چوں کہ کافی دنوں پہلے وقف بورڈ کا یہ بھی دعویٰ رہا ہے کہ جس جگہ انبانی کا محل 'انٹیلیا' تعمیر ہے وہ کبھی یتیم خانہ ہوا کرتا تھا جسے غلط طریقے سے خرید وفروخت کیا گیا ہے، تو اَیسے میں وقف بورڈ پر شکنجہ کسنا لازمی تھا، تا کہ انبانی جیسے سرمایہ داروں کو وقف بورڈ کی چابک سے محفوظ رکھا جاسکے۔

یہ بھی واضح رہے کہ وقف بورڈ کے بہت ساری اراضی پر حکومت کا قبضہ ہے اور یہ قبضہ مودی راج سے نہیں ہے بلکہ پہلے ہی سے سابقہ حکومتیں کسی نہ کسی شکل میں وقف املاک پر اپنا قبضہ جماتی آرہی ہیں۔ جب کانگریس برسرِ اقتدار تھی تو یہی زعفرانی جماعت ۷؍مئی ۲۰۱۰ء کے پارلیمانی اجلاس میں بزبان شاہنواز حسین چیخ چیخ کر یہ کہتی نظر آتی تھی کہ حکومت (کانگریس) مسلمانوں پر کوئی احسان نہیں کرے، بلکہ وقف بورڈ کی جن اراضی پر اُس نے قبضہ جمار کھا ہے اور جن قبرستانوں اور جن درگاہوں پر وہ قابض ہے وہی جائیدادیں مسلمانوں کو واپس کر دے، مسلمان خود اپنے ہاتھوں سے اپنی تقدیر لکھ لیں گے۔ لیکن ظاہری بات ہے کہ پچھلی حکومتوں نے اُن اراضی کو واپس نہیں کیا اور نہ آج کی زعفرانی حکومت وقف کی مقبوضہ اراضی واپس کرنے کے لیے تیار ہے، بلکہ سابقہ حکومتوں کی طرح یہ بھی وقف کی اراضی پر غاصبانہ قابض ہے۔ چناں چہ اس سے پہلے کہ وقف اپنی اراضی کی واپسی کا مطالبہ کرے حکومت نے منظم طور پر شاطرانہ قدم اُٹھانے کا فیصلہ کیا اور وقف کی روح کے خلاف غیر جمہوری طریقے پر اُس کے دفعات میں ترمیم وتبدیلی کر ڈالی۔

وقف قانون میں ترمیم کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ اُن سیاسی جماعتوں کو نیست ونابود کر دیا جائے جو حمایت کی آڑ میں زعفرانی جماعت کو ہراساں وترساں کیے رہتی ہیں اور ہر جائز وناجائز مطالبات منواتی رہتی ہیں۔ اِس ضمن میں نتیش کمار، چندر بابو نائیڈو، چراغ پاسوان، جینت چودھری وغیرہ سرفہرست ہیں۔ چناں چہ اس بات سے انکار ممکن نہیں کہ وقف ترمیم نے کافی حد تک اِن سیاسی جماعتوں کی مٹی پلید کردی ہے اور اِن کے اچھے بھلے سیاسی مستقبل کا ستیاناس کر دیا ہے۔ اِن تینوں جماعتوں کی طرف جن مسلمانوں کا کچھ جھکاؤ تھا وہ اب تقریباً ختم ہو چکا ہے اور رہی زعفرانی غیر مسلموں کی بات، تو وہ اِن سیاسی جماعتوں کو ووٹ کرنے سے رہی۔ ریاست بہار میں کچھ مہینوں کے بعد انتخاب ہونے والے ہیں، لیکن وقف ترمیم کے بعد جس طرح سے ماحول بن رہے ہیں اُس سے نہیں لگتا کہ چراغ پاسوان اور نتیش کمار کے دن اچھے ہونے والے ہیں بلکہ اُن کی اُلٹی گنتی شروع ہوگئی ہے۔ اُس کے برعکس زعفرانی جماعت کے تئیں غیر مسلموں کے ایک بڑے طبقے کا جھکاؤ بڑھ رہا ہے۔ کوئی بعید نہیں کہ بہار انتخاب میں نتیش و پاسوان کے بیشتر ووٹرس زعفرانی جماعت کی طرف مائل ہو جائیں، بلکہ کانگریس اور آر جے ڈی کے کچھ ووٹرس بھی مذہبی بہکاوے میں ہاتھ سے نکل سکتے ہیں۔

مزید وقف قانون ترمیم کو مسلم اور غیر مسلم رنگ دے کر صاحبان حکومت نے سیاسی داؤ کھیلا ہے اور اِس میں معاملے وہ کافی حد تک کامیاب بھی نظر آرہے ہیں۔ چوں کہ اِس بار مسلم ووٹرس کا جھکاؤ بلاشبہ انڈیا اتحاد کی طرف ہوگا اور زعفرانی جماعت اِس کوشش میں رہے گی کہ کسی قیمت پر غیر مسلم ووٹوں کو انڈیا اتحاد کی طرف مائل ہونے سے بہرصورت روکا جائے اور اِس سلسلے میں زعفرانی جماعت نے اپنی کوششیں تیز بھی کردی ہیں اور وقف ترمیم کی صورت میں اپنا پہلا پانسہ پھینک دیا ہے۔ گویا صاحبانِ اقتدار محض ایک وقف قانون کی تبدیلی سے سرمایہ داروں کے مفادات کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں، وقف اراضی پر اپنا قبضہ برقرار رکھنا چاہتے ہیں اور بلیک میل کرنے والے سیاسی جماعتوں (نتیش ونائیڈو اور پاسوان وجینت) کو درکنار کرنے کے ساتھ اُن کا سیاسی کیریئر بھی خراب کرنا چاہتے ہیں، جیسا کہ مہاراشٹر میں ایکناتھ شندے کے ساتھ ہوا ہے۔ اِسی کے ساتھ اُن مسلم قائدین کا بھی خانہ خراب کرنا چاہتے ہیں جنھوں نے پچھلی حکومتوں کے ساتھ وقف اراضی کا بندر بانٹ کر رکھا تھا اور کروڑوں کی زمین کوڑیوں کے بھاؤ کرائے دے رکھا تھا اور آج تقریباً ۲۵۶ رو قف املاک حکومت کے نشانے پر ہیں۔

ایک اور بات جو ہمارے ذہن ودماغ میں شدت سے کھٹک رہی ہے، وہ یہ کہ بہت ممکن ہے کہ صاحبان اقتدار وقف ترمیم کے بہانے "وقف بائی یوزر" کو ختم کر کے ایک طرف وقف اراضی کو ہتھیائے رکھنا چاہتے ہوں، تو دوسری طرف اسی چیز کو بنیاد بنا کر "ورشپ ایکٹ" کو بھی متاثر کرنا چاہتے ہوں۔ کیوں کہ ورشپ ایکٹ میں یہی تو کہا گیا ہے کہ ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء تک قائم عبادت گاہیں جس حال میں تھیں وہ اُسی حال میں رہیں گی اور اُن میں کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کیا جائے گا اور وہ جس مذہب کے اِستعمال میں ہیں اُسی کی ملکیت مانی جائیں گی، لہٰذا وقف بائی یوزر، غیر مسلم ممبران کی شمولیت، شیل ڈیڈ کے قیود وشرائط وغیرہ غیر جمہوری ترمیمات اور چور دروازے ہیں جن کے باعث وقف املاک بھی متاثر ہوں گے اور ورشپ ایکٹ بھی کمزور ہوسکتا ہے۔

لیکن خوش آئند بات یہ ہے کہ صاحبانِ حکومت کی تمام ترچھلاوہ بازیوں کے باوجود اپوزیشن و مسلم قائدین اور جمہوریت پسند مسلم وغیر مسلم عوام سنجیدگی کے ساتھ وقف قانون کے ہر پہلو پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور جہاں جیسی ضرورت پیش آرہی ہے اُسی اعتبار سے آگے قدم بڑھا رہے ہیں اور یہی طریقہ کار مزید اگلے ایک ہفتے تک جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ دوسری طرف اِس کا اثر یہ ہوا ہے کہ شدید دباؤ کے باوجود عدالت عظمیٰ نے وقف ترمیمی قانون کو بڑی سنجیدگی سے لیا ہے۔ حالاں کہ عدالت عظمیٰ نے ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں سنایا ہے بلکہ محض کچھ تیکھے سوالات کیے ہیں اور حکومت نے از خود تحریری طور پر یہ وعدہ کرلیا ہے کہ وہ اگلی شنوائی تک وقف بورڈ میں کسی ممبر کی تقرری نہیں کرے گی۔ وقف بائی یوزر / نوٹیفائد کو ڈی نوٹیفائد نہیں کرے گی۔ کلکٹر وقف املاک کے سلسلے میں کوئی فیصلہ نہیں لے گا۔ اِس کے ساتھ ہی حکومت کو ایک ہفتے کی مہلت بھی دی گئی ہے کہ وہ اپنی بات مزید بہتر طریقے سے رکھے، اور یہ ایک ہفتے کی مہلت مسلمانوں کے حق میں نیک بھی ثابت ہوسکتی ہے اور بد بھی۔ لہٰذا عدالت عظمیٰ کے اقدام سے مسلمانوں کے اندر اگرچہ کچھ مثبت اُمیدیں ضرور جاگی ہیں لیکن مکمل طور پر انھیں اطمینان حاصل نہیں ہوا ہے۔ کیوں کہ ۵؍مئی کو اگلی شنوائی ہونی ہے اور ۱۳؍مئی کو موجودہ چیف جسٹس سبکدوش ہو رہے ہیں۔

بہرحال! یہ وقت نہ خوش فہمی میں مبتلا رہنے کا ہے نہ ہی نا اُمید ہونے کا، اور نہ صرف حکومت کو موردِ الزام ٹھہرانے کا ہے بلکہ یہ وقت خود احتسابی کا بھی ہے۔ بلاشبہ وقف ترمیم قانون کو نہ من وعن قبول کیا جاسکتا ہے کہ حکومت بظاہر خیر کے نام بباطن شرارت کرنا چاہتی ہے اور نہ ہی اُسے یکسر مسترد کیا جاسکتا ہے کہ وقف قانون میں کچھ ایسے ترمیمات ضروری ہیں کہ جن سے وقف املاک کا صحیح استعمال ہوسکے اور جن لوگوں کے فائدے کے لیے املاک، وقف کی جاتی ہیں اُن تک آسانی سے پہنچ سکیں، نیز بلا امتیاز مذہب وملت ہر ایک طبقے کی تعلیم وترقی کی راہیں بھی کھل سکیں، اِس لیے جہاں تک ہمارا خیال ہے کہ عدالت عظمیٰ نے جن دفعات کی ترمیمات پر اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے، اگر اُن دفعات کے تحفظات کو حکومت یقینی بنا دیتی ہے تو جدید وقف قانون کو اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہیے۔

☆☆☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

رسالہ ”بیسویں صدی“ کی علمی اور ادبی خدمات: ایک جائزہ

ڈاکٹر شوکت محمود شوکت

کسی بھی معاشرے میں علمی اور ادبی رسائل کے مثبت اور فعال کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، چاہے! ان رسائل کے معاشرے پر بالواسطہ یا بلاواسطہ اثرات مرتب ہوں، تاہم! معاشرہ ان رسائل کے مشمولات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، اگر یہ کہا جائے کہ اردو زبان وادب میں رسائل اور جرائد کا آغاز، عربی، فارسی اور انگریزی رسائل و جرائد کے تتبع میں ہوا تو بے جا نہ ہوگا۔ اٹھارویں صدی عیسوی میں بیش تر عربی اور فارسی کے مذہبی رسائل وقتاً فوقتاً منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوتے رہے، ان رسائل کی دیکھا دیکھی انگریزوں کی سرپرستی میں کچھ رسائل وجرائد اور اخبارات سامنے آئے جن میں سے بنگالی زبان میں چھپنے والے ایک ہفت روزہ ”سماچار درپن نے خاصی شہرت کمائی ۔ یہ ہفت روزہ، ۱۸۱۸ء میں سیرام پور سے جاری ہوتا تھا، جو بعد ازاں! ۱۸۴۰ء تک جاری رہا۔ اس کے بعد، برصغیر پاک و ہند) میں ایک اور ہفت روزہ (اخبار) جام جہاں نما کا اجرا، ۲۷ مارچ ۱۸۲۲ء کو ہری ہر دت کی زیر ادارت کلکتہ (کولکتہ) سے ہوا، ابتدا میں یہ ہفت روزہ (اخبار) اردو زبان میں شائع ہوتا رہا مگر، اردو زبان کی مقبولیت نہ ہونے کی وجہ سے چند ہی ہفتوں میں یہ ہفت روزہ فارسی زبان میں شائع ہونا شروع ہوا۔ اب تک کی تحقیق کے مطابق برصغیر کا یہ پہلا غت روزہ/ اخبار متصور کیا جاتا ہے۔

جہاں تک، اردو زبان میں چھپنے والے رسالے یا جریدے کا تعلق ہے تو اس حوالے سے ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی سے قبل کسی اردو رسالے یا جریدے کی تاریخ و اشاعت پر گرد چھائی ہوئی ہے۔ تاہم! مولوی کریم الدین (پ: ۱۷۸۳ء۔م: ۱۸۷۹ء) کی زیر ادارت ایک ادبی ماہ نامے ”گل رعنا کا اجرا ہوا، جس میں ان کے گھر میں منعقدہ مشاعروں کی روداد شائع ہوئی تھی۔ جنگ آزادی کے بعد، کافی اردو رسائل وجرائد اور اخبارات سامنے آئے، جن میں اودھ پنچ تہذیب الاخلاق انجمن حسن اودھ اخبار وغیرہ خاصے مقبول ہوئے۔

جیسے ہی بیسویں صدی عیسوی کا آغاز ہوا، تو کئی اردو رسائل وجرائد سامنے آئے، جن کی شناخت تقسیم پاک وہند سے قبل مستحکم ہو چکی تھی، ان ادبی رسائل اور جرائد میں ”مخزن“، زمانہ اردو معلی، ہمایوں، ادبی دنیا، نیرنگ خیال، ساقی شاعر، ادب لطیف، آج کل نیا دور اور بیسویں صدی وغیرہ شامل ہیں۔ بیسویں صدی کا اجرا، رام رکھامل عرف خوشتر گرامی (پ: ۱۹۰۲ء۔م: ۱۹۸۸ء) کی زیر ادارت لاہور سے ۱۹۳۷ء میں ہوا۔ اس رسالے نے کچھ عرصے کے بعد ہی دنیائے رسائل و جرائد میں اپنا ایک منفرد اور خاص مقام بنا لیا۔ اس رسالے کو آغاز ہی سے اچھے مصنفین اور شعرا میسر آئے، یہی وجہ تھی کہ اقصائے برصغیر پاک وہند) میں اس کی گونج سنائی دی جانے لگی۔ اس رسالے کا پہلا سال نامہ ۱۹۴۰ء میں خوشتر گرامی ہی کی زیر ادارت شائع ہوا، جس میں لکھنے والوں میں سے پنڈت ہری چند اختر (ایم۔ اے) مس کرشنا کماری ایم۔ اے، علامہ تاجور نجیب آبادی، مجید امجد بی۔ اے جمیل مظہر (ایم اے) سید ضمیر جعفری، میرزا ادیب، رگھو پتی سہائے (فراق گورکھپوری، پنڈت عرش ملیسانی کوثر چاند پوری اختر شیرانی ماہر القادری اور افسر ماہ پوری وغیرہ کے اسمائے گرامی شامل ہیں، جو بعد میں آسمانِ ادب پر درخشندہ ستاروں کی مانند چمکے۔ شمارہ ہذا کے دو اداریے بالترتیب تیرو نشتر اور سالنامہ بیسویں صدی کے عنوانات لیے ہوئے شائع ہوئے ہیں، دراصل، تیرو نشتر کے عنوان کے تحت برصغیر پاک و ہند) کی خبروں پر مختصر طنز و مزاح کے انداز میں تبصرہ کیا جاتا تھا، مثلاً اسی سالنامے میں سے ایک خبر پر کیا گیا تبصرہ ملاحظہ ہو:۔

فیلڈ مارشل گوئرنگ کے اخبار نے تسلیم کر لیا ہے کہ

جرمنی

کی غیر ملکی تجارت ناکہ بندی کے باعث تباہ ہو گئی ہے۔ اسے کہتے

ہیں جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ لیکن یہ تو۔۔۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا

آگے آگے دیکھنا (دیکھیے) ہوتا ہے کیا (1)

بعد ازاں، تیرو نشتر کے عنوان سے یہ کالم مستقل ہوا، اور اس کے تحت مختلف خبروں پر مجلس ادارت کی جانب سے مزاحیہ وطنزیہ انداز میں تبصرہ کیا جاتا تھا، بدیں وجہ! قارئین اسے ذوق وشوق سے پڑھتے تھے۔ اگر چہ! ۱۹۷۵ء میں یہ شمارہ ضیاء الرحمن نیئر نے خوشتر گرامی سے ساڑھے تین لاکھ روپے کی خطیر رقم میں خریدا، تاہم! خوشتر گرامی کی زیر ادارت یہ رسالہ ۱۹۷۶ء کے وسط تک شائع ہوتا رہا، غالباً ستمبر/ اکتوبر ۱۹۷۶ء میں اس کی ادارت کے فرائض ضیاء الرحمن نیئر خود سنبھال لیے۔ ضیاء الرحمن نیئر کی زیر ادارت اس رسالے نے دن دگنی رات چوگنی ترقی کی خصوصاً، ۱۹۷۷ء میں اس رسالے کا کرشن چندر نمبر شائع ہوا، جسے ملک گیر سطح پر بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ، اس رسالے نے ۱۹۷۰ء سے لے کر ۱۹۹۰ء تک معروف ادیبوں کے لکھے گئے ناول بھی شائع کیے، جس کی وجہ سے اس رسالے کی مانگ مزید بڑھ گئی۔ اس کے علاوہ، اس رسالے نے ۱۹۸۹ء میں ہندو پاک نمبر بھی شائع کیا جو ایک ضخیم نمبر تھا اس سے قبل، جتنے بھی نمبرز یا سال نامے شائع ہوئے ان سب میں اس نمبر کی ضخامت زیادہ تھی، اس حوالے سے ضیاء الرحمن نیئر، مذکورہ نمبر کے آغاز میں حرف اول“ کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔

قارئین بیسویں صدی کو نیا سال مبارک، بیسویں صدی کا ہندو پاک ادب نمبر ۱۹۸۹ء آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بیسویں صدی کی ۵۳ سالہ ادبی تاریخ میں یہ ایک ضخیم ترین نمبر ہے۔

دراصل بیشتر قارئین کے پیہم اصرار پر یہ نمبر شائع کیا جا رہا ہے، قارئین کو یہ شکوہ تھا کہ بیسویں صدی کے خاص نمبروں کے محدود صفحات ان کے ادبی ذوق کو سیراب نہیں کر پاتے۔ ہمارا ذاتی خیال ہے کہ اردو کے تمام قاری مالی اعتبار سے اتنے ضخیم اور قیمتی نمبروں کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اس لیے یہ خصوصی اور تخخیم ۔۔۔ ہندو پاک ادب نمبر ۱۹۸۹ء بیسویں صدی کے بارہ عام شماروں کے علاوہ تجرباتی طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ قارئین ” بیسویں صدی نے اگر اس سلسلہ کو پسند کیا تو ضخیم ترین نمبروں کے اس سلسلہ کو جاری رکھا جائے گا۔ ہمیں قارئین کی آرا کا انتظار ہے!“

(۲)

اس شمارے میں پاکستان کے جن مشہور و معروف قلم کاروں کی نگارشات شامل ہیں، ان میں سے محسن بھوپالی، قتیل شفائی، احمد ندیم قاسمی علامہ عبدالعزیز خالد ڈاکٹر انور سدید مظفر وارثی میرزا ادیب امجد اسلام امجد ڈاکٹر سلیم اختر منشایاد، افتخار عارف کشور ناہید وغیرہ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

آج کے جدید دور میں، جس طرح مختلف ایئر لائنز (Air Lines) یا آرام دہ اور پر تعیش بسوں (Luxurious Buses) میں مسافروں کو تفریح کے واسطے، وائی فائی، انٹرنیٹ اور ایل سی ڈیز پر مختلف پروگرام دستیاب ہوتے ہیں۔ بعینہٖ چالیس پچاس سال پہلے، مذکورہ ذرائع آمد ورفت میں جو مختلف اخبارات یا مجلات مہیا کیے جاتے ہیں تا کہ مسافروں کو سفر کی تھکان اور انتظار جیسی بوریت سے بچایا جا سکے۔ ان اخبارات ومجلات میں ایک مجلہ ”بیسویں صدی بھی شامل تھا جو ۱۹۸۰ء سے لے کر ۱۹۹۰ء (دس سال) تک انڈیا ایئر لائن میں مسافروں کو مہیا کیا جاتا رہا۔

مجموعی طور پر اگر دیکھا جائے تو اس رسالے کی علمی وادبی خدمات نوے سے زائد سالوں پر مشتمل ہے، ان سالوں میں اس رسالے نے کئی سال نامے مکمل ناول اور نام ور شخصیات کے خصوصی نمبرز شائع کیے، مزید برآں! اس رسالے میں جہاں طنز و مزاح (تیرو نشتر) صحت و تندرستی کے حوالے مستقل کالمز شامل ہوتے تھے وہاں، اس رسالے نے اردو زبان وادب کی ترویج تعلیم و تعلم، شوبز وغیرہ کے حوالے سے بھی خاصا کام کیا۔ جب ۲۰۰۹ء میں اس رسالے کے مدیر ضیاء الرحمن نیئر انتقال کر گئے تو چند ماہ کے لیے یہ رسالہ معطل کا شکار رہا لیکن، ۲۰۱۰ء میں آپ کی اہلیہ ڈاکٹر شمع افروز زیدی نے اسے قارئین کی پر زور اصرار پر دوبارہ جاری کیا۔ اگر چہ! دور حاضر میں خالصتاً علمی اور ادبی رسالہ شائع کرانا جان جوکھوں کا کام ہے، تاہم! ڈاکٹر شمع افروز زیدی، اس رسالے کو جس تسلسل کے ساتھ شائع کرا رہی ہیں، دراصل! یہ آپ کی اردو ادب سے محبت اور اپنے

مرحوم شوہر سے عقیدت کی عکاسی ہے۔ حال میں شائع ہونے والا شمارہ (جولائی تا دسمبر ۲۰۲۴ء)، افسانہ نمبر ہے۔ جس میں معروف و مشہور افسانہ نگاروں کے افسانے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ معروف و مشہور شعرا کی منظومات بھی شامل شمارہ ہذا ہیں، بہرحال! اس رسالے کا اپنا ایک خاص ادبی مزاج پہلے شمارے ہی سے متعین ہو چکا تھا، اگر یہ کہا جائے کہ یہ رسالہ رجحان ساز (Trend Setter) ثابت ہوا ہے، تو بے جا نہ ہوگا۔ اس حوالے سے ڈاکٹر شمع افروز زیدی رقم طراز ہیں:۔

روز ازل ہی سے یعنی بیسویں صدی کی پیدائش کے ساتھ ہی آں جہانی خوشتر گرامی نے اس کا مخصوص مزاج بنا دیا تھا وہ پارکھ تھے، خوب جانتے تھے کہ رومان ازل ہی سے انسان کی گھٹی میں گوندھ دیا گیا ہے۔ چناں چہ انھوں نے رومانی افسانوں کو اولیت دی کہ رومان سے بھری تحریریں ہر عمر کے لیے ٹانک کا کام کرتی ہیں۔ تا زندگی رحمن نیئر اور اب خاکسار اسی راہ پر گامزن ہے۔(۳)

ڈاکٹر شمع افروز زیدی کا یہ کہنا بلا شبہ درست ہے، آپ نے جس طرح ایک تاریخی اور رجحان ساز رسالے (بیسویں صدی) کے معیار کو قائم رکھا ہوا ہے، یہ آپ کی اردو زبان وادب پر یقیناً کسی بڑے احسان سے کم نہیں، آپ کی ان علمی اور ادبی خدمات کو تا قیامت یاد رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ! آپ کو صحت اور تندرستی کے ساتھ استقامت اور عمر خضر وی عطا فرمائے، تا کہ آپ اس مؤقر رسالے کو قارئین دنیائے ادب کے سامنے، اسی طرح عمدگی اور احسن طریقے سے پیش کرتی رہیں۔

حوالہ جات:

ا تیرو نشتر، ادار مشمولہ بیسویں صدی (سالنامہ)، جلد: ۷ شمارہ: ا، لاہور، بیرون شاہ عالمی دروازہ، س: ۱۹۴۰ء ص: ۷۔
حرف اول، ادارہ، مشمولہ بیسویں صدی (ہندو پاک ادب نمبر)، نیو دہلی، س: ۱۹۸۹ء ص: ۷۔
اداریہ مشمولہ بیسویں صدی، نیو دہلی، شمار ۲، جولائی تا دسمبر ۲۰۲۴ء، ص: ۴۔

☆☆☆☆

مُہاسے

ڈاکٹر عذرا انجم
میڈیکل آفیسر یونانی دہلی گورنمنٹ

یہ Acne vulgaris، دنیا بھر میں نوجوانوں میں سب سے عام جلدی عارضہ ہے۔ Vulgaris ایک لاطینی لفظ ہے جس کا مطلب عام“ ہے۔ یہ مسئلہ عموماً بلوغت کے دوران شروع ہوتا ہے اور قدرتی طور پر وقت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ اس کا اثر عموماً چہرے، اوپری دھڑ، اور کمر پر ہوتا ہے۔ یونانی اصطلاح میں اسے ”ithor al-Lubniyah (بثور لبنیہ) کہا جاتا ہے، جو جلد کی بیماریوں میں سب سے عام اور مشہور ہے۔ عالمی سطح پر اس بیماری کے بوجھ کا تجزیہ کرنے والے مطالعوں کے مطابق، Acne vulgaris 12 سے 25 سال کی عمر کے نوجوانوں میں 85٪ تک پایا جاتا ہے۔ یہ بیماری ایک غدودِ دہنیہ کی مزمن حالت ہے، جس کی خصوصیت کھلے اور بند کومیڈونز (Blackheads اور Whiteheads)، میکیولز، پیپولز، نوڈیولز اور جھوٹی سسٹس کی موجودگی سے ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ عام طور پر نوجوانوں میں ظاہر ہوتی ہے، لیکن بعض اوقات 30 سے 34 سال کی عمر میں بھی نظر آ سکتی ہے، جبکہ 35 سے 44 سال کی عمر میں اس کی شرح کم ہو جاتی ہے۔

یہ مضمون Acne vulgaris (بثور لبنیہ) کے علاج اور ممکنہ علاجی طریقوں پر مبنی ہے، جس میں اس کی علامات، درجہ بندی، اور مختلف سائنسی علاجی طریقوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس تحقیق میں یونانی طب کی کلاسیکی کتابوں اور سائنسی تحقیقاتی مواد کا حوالہ لیا گیا ہے، جس سے اس بیماری کے بارے میں ایک جامع اور سائنسی نقطہ نظر فراہم کیا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ Acne vulgaris، بثور لبنیہ، یونانی طب، غدودِ دہنیہ، سائنسی تحقیق، جڑی بوٹیاں، غذائی اصلاحات۔

تعارف:

ایکنے ولگیرس (بثور لبنیہ) عموماً چہرے، ناک اور گالوں پر سفید دانوں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جو دودھ کے قطروں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کا آغاز بلوغت کے دوران ہوتا ہے، اور اس کے مختلف مراحل ہوتے ہیں جن میں کومیڈونز، پیپولز، پسٹولز، اور نوڈیولز شامل ہیں۔ عالمی سطح پر بیماریوں کے بوجھ کے حوالے سے کیے گئے مطالعوں کے مطابق، Acne vulgaris 12 سے 25 سال کی عمر کے نوجوانوں میں 85٪ تک پایا جاتا ہے، جبکہ اس کی شدت مردوں میں بلوغت کے دوران زیادہ ہوتی ہے، اور خواتین میں یہ 20 سال کی عمر کے بعد زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے، تاہم اس کی شدت اور تعدد میں وقت کے ساتھ کمی آتی ہے۔

طریقہ کار:

اس تحقیق میں یونانی طب کی کلاسیکی کتب سے مستند حوالہ جات حاصل کیے گئے اور اس کے ساتھ ساتھ سائنسی تحقیقاتی مضامین کا تجزیہ کیا گیا جو Google Scholar، Scopus، PubMed، اور ScienceDirect جیسے ڈیٹا بیسز سے حاصل کیے گئے۔ اس کے علاوہ، دیگر مواد جیسے گوگل سرچ کے ذریعے بھی معلومات حاصل کی گئیں تا کہ ایک جامع تحقیقی نقطہ نظر فراہم کیا جا سکے۔

یونانی تصور Acne vulgaris

یونانی طب کے مطابق، انسانی جلد ایک حساس عضو ہے جو اندرونی اعضاء سے خارج ہونے والے فاسد مادے (toxins) کو جذب کرتی ہے۔ جلد میں موجود مسام ان فاسد مادوں کو باہر نکالنے میں مدد دیتے ہیں، لیکن جب یہ مسام بند ہو جاتے ہیں تو جسم میں بخارات اور پسینہ پھنس جاتے ہیں، جو جلد کی بیماریوں کی وجہ بنتے ہیں۔ یونانی معالجین کا یہ بھی ماننا ہے کہ جلد کی صحیح حالت کے لیے آکسیجن کا مناسب داخلہ ضروری ہے تا کہ فاسد مادے باہر نکل سکیں۔

پیتھوجینیسس (ماہیتِ مرض):

اس کا سبب a-Sadidiya (متعدی مادہ) کو قرار دیا گیا ہے، جو گاڑھا اور چپچپا ہوتا ہے اور جلد کے مساموں میں بخارات کی صورت میں داخل ہو کر جذب نہیں ہو پاتا۔ اس بیماری کے اسباب میں مختلف عوامل شامل ہیں:

1. مادہ (Matter): جلد میں موجود غیر صحت مند عناصر
2. اعضاء (Organs): جلد اور اس سے متعلقہ غدود کی خرابیاں
3. غذائی بے قاعدگیاں (Dietary Irregularities): غیر متوازن غذا کا استعمال
4. ماحولیاتی عوامل (Environmental Factors) آلودہ ماحول اور موسمی تبدیلیاں

دیگر عوامل میں ہاضمے کی خرابی، قبض، حیض کی بے قاعدگی اور غیر صحت بخش غذا شامل ہیں۔

یونانی وکلاسیکی درجہ بندی:

داؤد انطاکی نے Acne vulgaris کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا ہے، جن میں مقامی اور زمانی تقسیم شامل ہیں۔ مقامی تقسیم میں Bithor Sadgh (کنپٹی کے دانے) اور Bithor Faqrah (پیشانی کے دانے) شامل ہیں، جبکہ زمانی تقسیم میں Banat al-Lail (رات کے وقت ظاہر ہونے والے دانے) اور Zaman al-Luban (دودھ جیسے دانے) شامل ہیں۔

کلینکل خصوصیات:

ایکنے ولگیرس میں سب سے پہلے مائیکروکومیڈونز (Microcomedones) بنتے ہیں جو بعد میں کھلے یا بند کومیڈونز (Blackheads اور Whiteheads) میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ان کے بعد سوزش پیپولز، پسٹولز، اور نوڈیولز بن سکتے ہیں، جو جلد پر داغ دھبوں کا سبب بنتے ہیں۔ یہ بیماری چہرے، کمر، سینے، اور کندھوں پر ظاہر ہوتی ہے۔

علاجی تدابیر:

احتیاطی تدابیر:

- چہرے کی صفائی کا خیال رکھنا
- زیادہ چکنی اور مسالے دار غذا سے پرہیز
- مصنوعی کاسمیٹکس کے استعمال سے اجتناب
- ہلکے اور قدرتی صابن کا استعمال

علاجی تدابیر:

(الف) یونانی علاجی اصول:

1. استفراغِ بلغم: جسم سے بلغم کے اخراج کے لیے منضج و مسہل ادویہ کا استعمال
2. مصفی الدم ادویہ: خون کو صاف کرنے والی جڑی بوٹیاں
3. محلل ادویہ: سوزش کم کرنے والی دوائیں
4. مفتح ادویہ: مسام کھولنے والی جڑی بوٹیاں
5. جالی ادویہ: جلد کو صاف و شفاف بنانے والی دوائیں
6. ہاضمے کی اصلاح
7. قبض دور کرنا
8. حیض کی بے قاعدگی کا علاج

(ب) یونانی ادویہ:

1. منضج ادویہ خطمی (Althaea officinalis)، بادیاں (Foeniculum vulgare)
2. مسہلِ بلغم ادویہ: سنا مکی (Cassia angustifolia)، روغنِ انجیر (Castor oil)
3. جالی ادویہ: ہلدی (Curcuma longa)، چنے کا آٹا (Cicer arietinum)

(ج) دیگر علاجی طریقے:

- حجامہ (Cupping Therapy): خون کی گردش بہتر کرنے والی ایک روایتی طریقہ
- علاج بالعلق (Leech Therapy): جونک کے ذریعے خون کی صفائی
- لیزر تھراپی (Laser Therapy): جلد کی صفائی کے لیے جدید ٹیکنالوجی
- چہرے کے ماسک (Face Masks): قدرتی اجزاء کے استعمال سے جلد کی صحت میں بہتری

نتیجہ:

یونانی طب میں Acne vulgaris (بثور لبنیہ) کا تفصیل سے ذکر ہے، جس میں اس کے اسباب، پیتھوجینیسس، علامات اور علاجی اصولوں پر سائنسی روشنی ڈالی گئی ہے۔ یونانی معالجین قدیم زمانے سے اس بیماری کا مؤثر علاج فراہم کرتے آئے ہیں، جو آج بھی محفوظ اور کم خرچ متبادل کے طور پر موجود ہے۔ یونانی طب میں کئی مفید جڑی بوٹیاں، حجامہ، جونک تھراپی، اور غذائی ہدایات موجود ہیں، جو جلد کی صحت کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

یہ تحقیق ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ قدیم طب کی حکمت سے فائدہ اٹھا کر ہم جدید دور میں بھی صحت کے مسائل کا مؤثر علاج کر سکتے ہیں، خاص طور پر جب یہ علاج سائنسی تحقیق کے اصولوں پر مبنی ہو۔

☆☆☆☆☆

اردو کے حوالے سے عدالت عظمیٰ کا فیصلہ سنہری

محمد عباس دھالیوال

گزشتہ کئی دہائیوں سے اردو زبان سے جو سلوک تنگ نظر لوگوں کی طرف سے مسلسل کیا جاتا رہا ہے اس سے ہم سب بھلی بھانتی واقف ہیں لیکن پچھلے دنوں اردو کو لیکر کچھ لوگوں کی طرف سے جن تعصبانہ جملوں کا استعمال کیا گیا اس کی مثال اس سے پہلے بہت کم دیکھنے میں ملتی ہے

ایک رپورٹ کے مطابق

حال ہی میں یو این او کی طرف سے اردو زبان کو بین الاقوامی درجہ دیا گیا ہے

بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج اس بین الاقوامی شہرت یافتہ اردو زبان کو اپنے گھر میں کچھ لوگ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس کو خاص مسلمانوں کے ساتھ جوڑ کر اپنی جس تنگ ذہانت سوچ کا اظہار آئے دن کرتے رہتے ہیں اس سے اس شیریں زبان کو جو نقصان پہنچتا ہے اس بھرپائی کر پانا مشکل ہو جاتا ہے۔

ویسے جب سے ہندوستان آزاد ہوا ہے تب سے ہی چند مٹھی بھر لوگ فرنگیوں کی دیکھا دیکھی اس زبان کو مسلمانوں کی زبان گردانتے چلے آ رہے ہیں آج بھی کچھ لوگ انھیں کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے اردو کو مسلمانوں کی زبان کہنا جیسے اپنا فرض عین خیال کرتے ہیں۔

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان میں پیدا ہوئی اس جدید آریائی زبان کو مذہب سے جوڑنا بے حد افسوس ناک ہے

جب ہم اردو کو پڑھتے ہیں تو اس میں عربی و فارسی کے ساتھ ہندی، پنجابی برج بھاشا اور انگریزی وغیرہ زبانوں کے کتنے ہی الفاظ کو اپنے مطالعہ میں لاتے ہیں جو دھڑلے سے اردو کی بول چال اور لکھنے میں استعمال میں آتے ہیں دراصل اردو لفظ ترکی کا ہے جس کے معنی لشکر کے ہیں جس طرح لشکر میں الگ الگ علاقوں اور فرقوں کے لوگ ہوتے ہیں اسی طرح اردو نے بھی اپنے یہاں

مختلف زبانوں کے الفاظ اپنے یہاں جگہ دیتے ہوئے اپنے وسیع ہونے کا ثبوت دیا ہے

یہاں بتاتے چلیں کہ الگ الگ وقتوں میں اردو کو مختلف ناموں سے جانا جاتا رہا کبھی اسے ہندوی تو کبھی اسے ریختہ تو کبھی اسے گجری تو کبھی اردوئے معلی بھی کہا گیا۔

اردو کی شیریں اور عام فہم اور عوامی زبان ہونے کی وجہ سے اسے تقریباً ہر مذہب وملت کے شعراء و ادبا نے اپنے اظہار خیال کا ذریعہ بنایا۔

جب ہم اردو کے شعراء و ادبا پہ نظر دوڑاتے ہیں تو سر فہرست ہمیں بہت سے غیر مسلم ادیب جیسے فراق گورکھپوری جن کا اصل نام رگھو پتی، پنڈت برج نرائن چکبست، پنڈت رتن ناتھ سرشار، دیا شنکر نسیم، راجندر سنگھ بیدی، کنور مہندر سنگھ بیدی سحر، بلونت سنگھ، کرشن چندر، وغیرہ وغیرہ سامنے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ گزشتہ دنوں کورٹ نے بھی اردو زبان کی گنگا جمنی ثقافت کی گواہی دیتے ہوئے کہا کہ یہ زبان ثقافت ہے اور اسے لوگوں کے تقسیم ہونے کا سبب نہیں بننا چاہیے اور اردو گنگا جمنی تہذیب یا ہندوستانی تہذیب کا بہترین نمونہ ہے۔

مذکورہ الفاظ کسی اردو ادیب کے کسی شیدائی، شاعر یا کسی مولانا صاحب کے نہیں ہیں بلکہ یہ الفاظ سپریم کورٹ کی طرف سے گذشتہ دنوں اردو کے خلاف آئی ایک ساعت کے جواب میں کہے گئے۔

عدالت عظمیٰ یعنی سپریم کورٹ نے اردو زبان کے حق میں اپنے ایک فیصلے میں مذکورہ بالا خیالات کا اظہار کیا۔ یہ معاملہ دراصل مہاراشٹر کے ضلع اکولا کی پاتور نگر کونسل کی عمارت پر لگے اردو بورڈ کے خلاف دائر ایک عرضی کا تھا، جسے سپریم کورٹ نے ان الفاظ کے ساتھ خارج کر دیا۔

اس سے قبل اردو بورڈ کے خلاف عرضی داخل کرنے والے سابق کونسلر نے دلیل دی تھی کہ اردو میں بورڈ لگانا ریاستی زبان کے قانون کی خلاف ورزی ہے۔ وہیں مذکورہ عرضی کو خارج کرتے ہوئے جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس کے۔ ونود چندرن کی بنچ نے ممبئی ہائی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ بنچ نے عرضی میں دی گئی دلیلوں کو لسانی تعصب قرار دیا۔ بنچ نے کہا کہ کسی بھی زبان کے خلاف ہماری غلط فہمیوں کو سچ اور حوصلے کے ساتھ ختم کرنا چاہیے۔ ہمارے ملک کی تنوع ہماری طاقت ہے، کمزوری نہیں۔ اردو سے دوستی کریں، دشمنی نہیں۔

ایک عرصہ پہلے اقبال اشہر نے بھی اردو کے حوالے سے عدالت عظمیٰ کے الفاظ کی عکاسی اپنی نظم اردو کے بند میں کچھ اس طرح سے کی تھی۔

کیوں مجھ کو بناتے ہو تعصب کا نشانہ
میں نے تو کبھی خود کو مسلماں نہیں مانا
دیکھا تھا کبھی میں نے بھی خوشیوں کا زمانہ
اپنے ہی وطن میں میں ہوں مگر آج اکیلی
اردو ہے میرا نام میں خسروؔ کی پہیلی

بے شک زبان کسی مذہب کی نہیں ہوتی بلکہ زبان اس علاقے، برادری اور ثقافت سے جڑی ہوتی ہے۔

بنچ نے اردو کو گنگا-جمنی تہذیب کی بہترین مثال بتاتے ہوئے اسے مشترکہ ثقافت کی نشانی قرار دیا، جو اتر اور وسطی بھارت کے میدانوں میں پروان چڑھی۔

چنانچہ اردو کی پیدائش کے حوالے سے حافظ محمود شیرانی اپنی تحقیقی کتاب پنجاب میں اردو رقمطراز ہیں کہ اردو پنجاب سے نکلی۔ انہوں نے مثالوں سے ثابت کیا کہ اردو اور پنجابی میں بہت یکسانیت ہے اور یہ اس کا ثبوت ہے کہ اردو کے مولد پنجاب ہے

بنچ نے کہا کہ اردو بھی ہندی اور پنجابی کی طرح ایک بھارتی زبان ہے، جو یہاں کی تہذیب میں پیدا ہوئی اور پروان چڑھی۔ اردو کو غیر ملکی یا صرف مسلمانوں کی زبان ماننا ایک تاریخی غلط فہمی ہے۔

بنچ نے اسے انگریزوں کی تقسیم کرو اور حکومت کرو کی پالیسی سے جوڑتے ہوئے کہا کہ یہ تقسیم نو آبادیاتی طاقتوں کی مذہبی بنیاد پر زبانوں کو بانٹنے کی سازش کا حصہ تھی۔ ہندی کو ہندوؤں کی اور اردو کو مسلمانوں کی زبان کے طور پر قائم کرنا ہماری مشترکہ وراثت پر حملہ تھا۔

بنچ نے اعداد و شمار کے ذریعے بھی بھارت کی لسانی تنوع کی مثال پیش کی۔ بتایا گیا کہ اردو بھارت کی چھٹی سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان ہے، جو ملک کی تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں کسی نہ کسی شکل میں بولی جاتی ہے۔

بنچ نے آزادی کے دوران ابھرنے والی ہندوستانی زبان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی، جو ہندی-اردو-پنجابی جیسی زبانوں کا میل ہے، اس وقت پورے بھارت میں بات چیت کی اہم زبان بنتی جا رہی تھی۔ پہلے وزیر اعظم پنڈت نہرو ہندوستانی کو کل ہند رابطہ زبان کے طور پر اپنانے کے حامی تھے۔ ساتھ ہی وہ دیگر ریاستی زبانوں کو بھی برابر درجہ دینے کے حق میں تھے۔

اردو کو ہندی کے خلاف کھڑا کرنے پر بنچ نے کہا کہ اگرچہ بھارتی آئین کے آرٹیکل 343 کے تحت ہندی کو راج بھاشا قرار دیا گیا ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اردو یا ہندوستانی کی حیثیت ختم ہو گئی۔ آئین کے معماروں کی نیت کبھی یہ نہیں تھی کہ اردو جیسی زبانوں کو حاشیے پر دھکیلا جائے۔

بنچ نے کہا کہ آج بھی عدالتوں میں کئی الفاظ اردو کے استعمال ہوتے ہیں، جیسے عدالت، حلف نامہ، پیشی، وکالت نامہ، دستی وغیرہ۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ میں اگرچہ انگریزی کو سرکاری زبان مانا جاتا ہے، لیکن اردو کے الفاظ آج بھی عدالتی نظام میں زندہ ہیں۔

اگر ہندی، اردو یا پھر اردو کے ساتھ کسی اور زبان کا تنازعہ بھی دیکھا جائے تو کورٹ کے فیصلے کی آخری سطر نہایت اہم ہے۔ کورٹ نے اردو پر تنقید کرتے ہوئے صاف کہا کہ جب ہم اردو پر تنقید کرتے ہیں تو ہم ہندی پر بھی تنقید کرتے ہیں، کیونکہ زبان کے ماہرین اور دانشوروں کے مطابق ہندی اور اردو دو مختلف زبانیں نہیں، بلکہ ایک ہی زبان ہیں۔ یہ تقسیم صرف مذہبی سیاست اور لسانی دشمنی کی وجہ سے ہوئی ہے۔

پاتور نگر کونسل کے حوالے سے بنچ نے کہا کہ پاتور نگر کونسل کا مقصد مقامی لوگوں کی خدمت اور ان سے رابطہ ہے۔ اگر کسی علاقے میں اردو بولنے والے لوگ رہتے ہیں تو ان کے لیے اردو میں معلومات دینا پوری طرح سے جائز اور ضروری ہے۔

اب آئیں آخر میں موجودہ عہد کے معروف شاعر اقبال اشہر اپنی نظم اردو میں اس زبان کے حوالے سے جو کہتے ہیں

وہ آپ قارئین بھی پڑھیں

اردو ہے میرا نام میں خسروؔ کی پہیلی
میں ”میرؔ“ کی ہمراز ہوں ”غالبؔ“ کی سہیلی
دکّن کے ولی نے مجھے گودی میں کھلایا
سوداؔ“ کے قصیدوں نے میرا حسن بڑھایا
ہے ”میرؔ“ کی عظمت کہ مجھے چلنا سکھایا
میں ”داغؔ“ کے آنگن میں کھلی بن کے چمیلی
اردو ہے میرا نام میں خسروؔ کی پہیلی
غالبؔ“ نے بلندی کا سفر مجھ کو سکھایا
حالیؔ“ نے مروت کا سبق یاد دلایا
اقبالؔ“ نے آئینہ حق مجھ کو دکھایا
مومنؔ“ نے سجائی میرے خوابوں کی حویلی
اردو ہے میرا نام میں خسروؔ کی پہیلی
ہے ”ذوقؔ“ کی عظمت کہ دیئے مجھ کو سہارے
چکبستؔ“ کی الفت نے میرے خواب سنوارے
فانیؔ“ نے سجائے میری پلکوں پہ ستارے
اکبرؔ“ نے رچائی میری بے رنگ ہتھیلی
اردو ہے میرا نام میں خسروؔ کی پہیلی
کیوں مجھ کو بناتے ہو تعصب کا نشانہ
میں نے تو کبھی خود کو مسلماں نہیں مانا
دیکھا تھا کبھی میں نے بھی خوشیوں کا زمانہ
اپنے ہی وطن میں میں ہوں مگر آج اکیلی
اردو ہے میرا نام میں خسروؔ کی پہیلی

مالیر کوٹلہ پنجاب۔

نشی کانت دوبے کے متنازعہ تبصرہ پر سیاسی گلیارے میں ہنگامہ

نشی کانت دوبے اور دنیش شرما کے بیانات پر بی جے پی کی لاتعلقی بے معنی، کانگریس نے بی جے پی کے اراکین پارلیمنٹ کی عدلیہ پر تنقید سے لاتعلقی کو ڈیمیج کنٹرول قرار دیا

نئی دہلی: کانگریس نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے دو ارکانِ پارلیمنٹ، نشی کانت دوبے اور دنیش شرما کی جانب سے سپریم کورٹ اور چیف جسٹس پر کی گئی تنقید کے بعد بی جے پی کی جانب سے ان بیانات سے لاتعلقی اختیار کرنے کو محض 'ڈیمیج کنٹرول' کی کوشش قرار دیا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ اگر یہ بیانات پارٹی کے موقف کی نمائندگی نہیں کرتے تو ان ارکان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی جا رہی؟ کانگریس کے جنرل سکریٹری (سربراہ شعبہ مواصلات) جے رام رمیش نے سماجی رابطہ پلیٹ فارم ایکس پر اپنے بیان میں کہا، ''چیف جسٹس آف انڈیا پر بی جے پی کے دو ارکان کی طرف سے کیے گئے قابل اعتراض اور نفرت انگیز ریمارکس پر بی جے پی کے صدر کی جانب سے لاتعلقی اختیار کرنا بے معنی ہے۔ یہ دونوں ارکان پہلے بھی اس قسم کی زبان استعمال کرنے کے لیے بدنام رہے ہیں اور 'جی ٹو' کو اکثر ایسے حملوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔''

انہوں نے مزید کہا، ''بی جے پی صدر کا وضاحتی بیان محض ڈیمیج کنٹرول ہے، اس سے کسی کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ یہ 'اینٹائر پولیٹیکل سائنس' نہیں بلکہ 'اینٹائر پولیٹیکل ہپوکریسی' ہے۔'' جے رام رمیش نے الزام لگایا کہ بی جے پی کے اعلیٰ عہدیدار نے اپنی ہی پارٹی سے تعلق رکھنے والے ایک سینئر آئینی عہدے پر فائز شخص کی جانب سے عدلیہ پر کی جانے والی متعدد غیر مناسب اور توہین آمیز ریمارکس پر مکمل خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر وزیر اعظم نریندر مودی ان بیانات کی خاموش حمایت نہیں کر رہے تو ان ارکانِ پارلیمان کے خلاف سخت کارروائی کیوں نہیں کی جا رہی؟ کیا بی جے پی صدر نڈا نے ان ارکان کو شوکاز نوٹس جاری کیا ہے؟

قابل ذکر ہے کہ بی جے پی رکنِ پارلیمان نشی کانت دوبے نے ہفتے کے روز ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا تھا کہ اگر قانون سپریم کورٹ ہی بنائے گی تو پارلیمنٹ اور اسمبلیوں کو بند کر دینا چاہیے۔ بعد میں ایک نیوز ایجنسی سے بات کرتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ عدالت مقننہ کی طاقت کو کم کر رہی ہے اور خود کو پارلیمنٹ سے بالاتر سمجھ رہی ہے۔ اتر پردیش کے سابق نائب وزیر اعلیٰ دنیش شرما نے بھی اسی قسم کا بیان دیا، جس میں کہا گیا کہ عدالت کو پارلیمنٹ یا صدر کو ہدایت دینے کا اختیار نہیں ہونا چاہیے۔ ان بیانات پر بی جے پی نے فوری ردعمل ظاہر کرتے ہوئے دونوں ارکان کے خیالات کو ان کے ذاتی خیالات قرار دیا اور کہا کہ پارٹی نہ تو ان سے اتفاق کرتی ہے اور نہ ہی ان کا دفاع کرتی ہے۔ پارٹی صدر جے پی نڈا نے کہا کہ انہوں نے دونوں رہنماؤں کو ایسی بیان بازی سے گریز کرنے کی ہدایت بھی دی ہے۔ تاہم کانگریس کا موقف ہے کہ صرف بیان سے لاتعلقی ظاہر کرنا کافی نہیں، بلکہ عوام کو واضح پیغام دینے کے لیے سخت کارروائی کی ضرورت ہے۔

ملک دیکھ رہا ہے عدلیہ پر کیسے پراکسی حملے کیے جا رہے ہیں، مہوا موئترا نے نشی کانت کے بیان کو شرمناک قرار دیا

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ اور چیف جسٹس آف انڈیا پر بی جے پی رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے کے متنازعہ تبصرہ پر سیاسی گلیارے میں ہنگامہ مچا ہوا ہے۔ اس متنازعہ بیان پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا نے بھی بی جے پی پر جم کر حملہ بولا ہے۔ مہوا موئترا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اتوار کو دوبے کے بیان کی شدید مذمت کرتے ہوئے لکھا، ''یاد رکھیے، پٹ بُل اپنے مالک کے اشارہ کے بغیر کچھ نہیں کرتا۔ پورا ملک دیکھ رہا ہے کہ عدلیہ پر بی جے پی کے ذریعہ کیسے پروکسی حملے کیے جا رہے ہیں۔ جج کو ڈرانے کی بے شرم کوشش۔ ہندوستان سب سے نچلے دور میں ہے جب جاہل غنڈوں کے ذریعہ حکمرانی کی جا رہی ہے۔'' واضح رہے کہ بی جے پی ایم پی نشی کانت دوبے نے اپنے متنازعہ بیان میں کہا تھا کہ اگر ہر چیز کے لیے سپریم کورٹ جانا ہے تو پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیاں بند کر دینی چاہئیں۔ انہوں نے سپریم کورٹ پر 'مذہبی جنگ' بھڑکانے کا الزام لگاتے ہوئے اسے ملک کو انارکی کی طرف لے جانے کی سازش قرار دیا تھا۔ اس بیان پر تنازعہ بڑھتے ہی بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا نے نشی کانت دوبے کے تبصرہ سے خود کو الگ کر لیا تھا۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کا بی جے پی کے اراکین پارلیمنٹ نشی کانت دوبے اور دنیش شرما کے عدلیہ اور ملک کے چیف جسٹس کے بارے میں دیے گئے بیانات سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ یہ ان کا ذاتی بیان ہے۔ بی جے پی نہ تو اس طرح کے بیانات سے متفق ہے اور نہ ہی اس طرح کے بیانات کی حمایت کرتی ہے۔ بی جے پی ان بیانات کو یکسر مسترد کرتی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے ہمیشہ عدلیہ کا احترام کیا ہے اور اس کے احکامات اور تجاویز کو بخوشی قبول کیا ہے۔ کیونکہ بحیثیت فریق ہم سمجھتے ہیں کہ سپریم کورٹ سمیت ملک کی تمام عدالتیں ہماری جمہوریت کا اٹوٹ حصہ ہیں۔

وقف بل کی حمایت سے نتیش کو لگاتار سیاسی نقصان

اب ماسٹر مجاہد عالم نے بھی چھوڑا جے ڈی یو کا ساتھ

نئی دہلی۔ وقف ترمیمی بل کی حمایت کے بعد سے ہی نتیش کمار کی پارٹی جے ڈی یو کو ایک کے بعد ایک جھٹکے لگ رہے ہیں۔ پارٹی کے کئی ناراض مسلم لیڈران نے استعفیٰ دے دیا ہے، جو انتخابی سال میں جے ڈی یو اور نتیش کمار کے لیے اچھی خبر نہیں ہے۔ دراصل جے ڈی یو کے سینئر لیڈر اور سابق رکن اسمبلی ماسٹر مجاہد عالم نے بھی ہفتہ (19 اپریل) کو پارٹی سے استعفیٰ دے دیا۔ ماسٹر مجاہد سابق رکن اسمبلی ہونے کے ساتھ ساتھ کشن گنج کے ضلع صدر بھی تھے، ان کے ساتھ ان کے سینکڑوں حامیوں نے بھی پارٹی سے کنارہ کشی اختیار کر لیا۔ وہ تقریباً 15 سالوں سے جے ڈی یو سے جڑے ہوئے تھے۔ واضح ہو کہ ماسٹر مجاہد 2 بار کشن گنج کے کوچادھامن حلقہ سے رکن اسمبلی رہ چکے ہیں۔ گزشتہ لوک سبھا انتخاب میں پارٹی نے انہیں کشن گنج پارلیمانی حلقہ سے امیدوار بنایا تھا، حالانکہ انہیں انتخاب میں شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ پارٹی سے استعفیٰ کا اعلان کرنے کے بعد نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ''15 سالوں سے جے ڈی یو میں ایک کارکن کے طور پر کام کیا اور پارٹی کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ 2 بار کوچادھامن اسمبلی حلقہ کے عوام نے اسمبلی بھیجا۔''

اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے انہوں نے آگے کہا کہ ہم سب نتیش کمار کو سیکولر اور ترقی پسند آدمی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کا خیر خواہ تصور کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے وقف ترمیمی بل کی حمایت کر کے ہم سب کو دھوکہ دیا۔ انہوں نے اپنی بات پر زور دے کر کہا کہ میں نے شروع سے ہی وقف ترمیمی بل کی مخالفت کی ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ نامہ نگاروں کے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ''فی الحال کسی پارٹی میں شامل ہونے کا کوئی ارادہ نہیں ہے، اس وقت ہمیں اس قانون کی مخالفت کرنی ہے۔'' مجاہد عالم نے بی جے پی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے وزیر داخلہ نے ایوان میں جھوٹ بولا۔ امیت شاہ نے کہا تھا کہ اس وقف ترمیمی بل میں غیر مسلم طبقہ کے لوگ نہیں ہوں گے، لیکن جب بل پاس ہوا ن تو 2 غیر مسلم ارکان کا التزام بل میں پایا گیا۔ ایوان میں جھوٹ بول کر لوگوں کو گمراہ کیا گیا۔ اس دوران وہ جذباتی ہو کر رونے لگے، موقع پر موجود ان کے حامیوں نے ریاستی اور مرکزی حکومت کے خلاف جم کر نعرے بازی کی اور وقف ترمیمی قانون واپس لینے کا مطالبہ بھی کیا۔

تمل ناڈو کی تاریخ کو کل کے ذہنوں کو تشکیل دینا چاہئے: اسٹالن

چنئی۔ (یو این آئی) تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ اور دراوڑ منیترا کژگم (ڈی ایم کے) کے صدر ایم کے اسٹالن نے اتوار کو کہا کہ تمل ناڈو کی جامع ترقی کو مسلسل بتایا جانا چاہئے اور ریاست کی تاریخ کو کل کے ذہنوں کو تشکیل دینا چاہئے۔ ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں انہوں نے ایک ماہر کا حوالہ دیتے ہوئے ریاست تمل ناڈو کی ترقی کو تمام پہلوؤں سے اجاگر کیا اور کہا کہ جھوٹ کو ختم کرنے اور سچائی کے متلاشیوں اور تبدیلی لانے والوں کی رہنمائی کے لیے سچ بولا جانا چاہیے۔ انہوں نے لکھا، تمل ناڈو کی جامع ترقی کو مسلسل بتایا جانا چاہیے۔ ہماری تاریخ کو کل کے ذہنوں کو تشکیل دینا چاہیے۔ جھوٹ کو ختم کرنے اور سچائی کے متلاشیوں اور تبدیلی لانے والوں کی رہنمائی کے لیے سچ بولا جانا چاہیے۔

مہاراشٹر میں ڈاکٹر کی خودکشی کیس میں خاتون گرفتار

شولاپور۔ (یو این آئی) مہاراشٹر کے شولاپور میں پولیس نے اتوار کو مشہور نیورولوجسٹ ڈاکٹر شریش والسنگکر کی مبینہ خودکشی کے سلسلے میں اسپتال کی ایک خاتون ملازم کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے کہا کہ خاتون پر مالی بے ضابطگیوں کا الزام ہے اور اس نے ڈاکٹر والسنگکر (70) کو کئی بار دھمکیاں دی تھیں۔ پولیس اس الزام کی تحقیقات کر رہی ہے کہ آیا اس نے دھمکیوں کی وجہ سے خودکشی کی ہے۔ پولیس نے ڈاکٹر والسنگکر کے بیٹے، نیورولوجسٹ ڈاکٹر اشون والسنگکر کی شکایت کی بنیاد پر خاتون کو گرفتار کیا۔ شکایت کے مطابق خاتون ڈاکٹر شریش والسانکر کے ایس پی انسٹی ٹیوٹ آف نیوروسائنسز اسپتال میں کام کرتی تھی اور مبینہ طور پر اسپتال میں مالی بے ضابطگیوں میں ملوث تھی۔ اس کے بعد بھی ڈاکٹر اشون والسانکر نے وقتاً فوقتاً ان کا ساتھ دیا۔ لیکن پھر بھی وہ ڈاکٹر شریش والسانکر کو دھمکیاں دے رہی تھی کہ اگر اس نے اس کے خلاف کوئی کارروائی کی تو وہ خودکشی کر لے گی۔

عدلیہ پر حملہ بی جے پی کی فاشسٹ سوچ کی علامت: ڈاکٹر عرفان انصاری

رانچی۔ (یو این آئی) جھارکھنڈ حکومت کے وزیر اور کانگریس کے سینئر لیڈر ڈاکٹر عرفان انصاری نے گڈا سے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے پر سپریم کورٹ کے خلاف ان کے ریمارکس پر سخت حملہ کیا۔ ڈاکٹر انصاری نے آج جامتاڑا میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں اسے ہندوستانی جمہوریت، آئین اور عدلیہ کے وقار پر براہ راست حملہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ نشی کانت دوبے کا بیان نہ صرف سپریم کورٹ کے وقار کو ٹھیس پہنچانے والا ہے بلکہ یہ جمہوریت کی بنیاد کو بھی ہلانے والا ہے۔ بی جے پی اب عدلیہ کو اپنی کٹھ پتلی بنانا چاہتی ہے۔ یہ بہت خطرناک اشارہ ہے۔ ڈاکٹر انصاری نے واضح الفاظ میں کہا کہ اگر آج ملک نہیں جاگا تو بی جے پی آئین اور نظم و نسق کو بھی خرید لے گی۔ یہ لوگ ذات پات کا زہر پھیلا کر عدلیہ کو بدنام کر رہے ہیں۔ انہوں نے صدر اور لوک سبھا کے اسپیکر سے مطالبہ کیا کہ نشی کانت دوبے کو فوری طور پر رکن پارلیمنٹ کے عہدے سے برخاست کیا جائے اور ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔

'74 سال کا نوجوان بہار کو لے ڈوبا'، آر جے ڈی نے ویڈیو جاری کر نتیش پر بولا حملہ

پٹنہ۔ بہار میں رواں سال ہونے والے اسمبلی انتخاب سے قبل سیاسی جماعتوں کا ایک دوسرے پر الزام عائد کرنے کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اسی سلسلے میں راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) نے ایک بار پھر ریاست کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو نشانہ بنایا ہے۔ آر جے ڈی نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک ویڈیو پوسٹ کیا ہے۔ پوسٹ میں منظوم شکل میں نتیش کمار پر تنقید کی گئی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اس 74 سالہ نام نہاد جوان نے بہار کو برباد کر دیا ہے۔ کورونا میں کئی ماہ تک گھر سے باہر نہیں نکلے۔ انہوں نے نہ تو کبھی خواتین کی عزت کی اور نہ ہی نوجوانوں کی۔ بہار کو تمام شعبوں میں حاشیے پر لے جانے والے صرف زبانی طور پر گڈ گورننس کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پوسٹ میں آر جے ڈی نے آگے لکھا کہ کبھی وہ فضول کی باتیں کرتے ہیں تو کبھی بے ہودہ باتیں کہہ کر سب کو شرمندہ کر دیتے ہیں۔

ساتھ ہی لکھا کہ ان کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ وہ کب کیا کر دیں گے اور کیا کہہ دیں گے۔ یہی ڈر و خوف ان کی پارٹی کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ نتیش کمار کی ذہنی حالات پر ہمیشہ سوال اٹھانے والی آر جے ڈی نے آگے لکھا کہ ان کا دماغ اور زبان ساتھ نہیں دے رہا ہے۔ اس کے باوجود بھی ان کی خواہش ہے کہ وہ ہمیشہ وزیر اعلیٰ کی کرسی پر براجمان رہیں۔ بہار حکومت پر سوال اٹھاتے ہوئے لکھا کہ بہار میں بدعنوانی رشوت خوری اور افسر شاہی کا دور چل رہا ہے۔ بہار کی عوام اس بار تبدیلی چاہتی ہے اور کہہ رہی اب بس کرو 'کرسی کمار'۔ پوسٹ کے اخیر میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس بار بہار میں آر جے ڈی کی حکومت بنائیں گے اور تیجسوی یادو کو وزیر اعلیٰ بنائیں گے۔ اس سے قبل آر جے ڈی رہنما اور بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے ہفتہ (19 اپریل) کو پریس کانفرنس کر حکومت کو گھیرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بہار جیسی غریب ریاست میں عوام کے پیسے سے 2 ارب 25 کروڑ روپے میں دہلی سے 600 ڈیجیٹل رتھ بلا کر 'مہیلا سنواد' کے نام پر ضائع کیے جا رہے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے سوال کیا کہ 225 کروڑ کی رقم کتنی بڑی ہے جو وہ اپنی انتخابی مہم رتھ چلانے کے لیے سرکاری خزانے سے خرچ کر رہے ہیں۔

بی جے پی-اے آئی اے ڈی ایم کے اتحاد ہے موقع پرست: بیبی

چنئی۔ (یو این آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) کے نو منتخب قومی جنرل سکریٹری اور کیرالہ کے سابق وزیر ایم اے بیبی نے اتوار کو 2026 کے تمل ناڈو اسمبلی انتخابات کے لیے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور اے آئی اے ڈی ایم کے کے درمیان اتحاد کی بحالی کو موقع پرست قرار دیا۔ کامریڈ بیبی نے یہ بھی یقین ظاہر کیا کہ چونکہ بی جے پی اور اے آئی اے ڈی ایم کے نے ایک موقع پرست اتحاد کیا ہے، اس لئے لوگ ڈی ایم کے کی قیادت والے محاذ کو ووٹ دیں گے اور اسے مزید مضبوط کریں گے۔ یہاں ڈی ایم کے کے ہیڈکوارٹر انا اریوالم میں وزیر اعلیٰ اور ڈی ایم کے کے صدر ایم کے اسٹالن سے ملاقات کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مرکز کی بی جے پی حکومت فاشسٹ آر ایس ایس کی رہنمائی میں سیکولر تانے بانے، اقلیتوں کے حقوق اور جمہوری حقوق کو تباہ کر رہی ہے۔ مسٹر بیبی نے کہا کہ ''ملک کے لوگ یہ دیکھ رہے ہیں''۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں پارلیمنٹ میں منظور ہونے والے وقف (ترمیمی) بل کی صورت میں اقلیتوں کے حقوق کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں وقف بل کے خلاف ووٹ دینے والی اے آئی اے ڈی ایم کے نے اسی وقت ایک انتخابی اتحاد میں شامل ہوا ہے جو اقلیتوں کے مفادات کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے وقف ایکٹ کے خلاف سنگین تبصرہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالت نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ ایکٹ کے کئی حصے آئین کے تحت مسلمانوں کو دیے گئے حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ انہوں نے قانونی جنگ لڑنے اور ریاستی اسمبلی میں منظور شدہ 10 بلوں کی منظوری میں تاخیر اور ریاست کے حقوق کے تحفظ کے لیے گورنر کو قصوروار ٹھہراتے ہوئے عدالت عظمیٰ سے تاریخی فیصلہ دلانے پر مسٹر اسٹالن کو مبارکباد دی۔ مسٹر بیبی نے کہا کہ مسٹر اسٹالن کی قیادت والی تمل ناڈو حکومت نے ریاستوں کی خودمختاری کے تحفظ کے لیے عدالت عظمیٰ سے رجوع کیا اور تاریخی فتح حاصل کی۔ انہوں نے کہا کہ میٹنگ کے دوران انہوں نے تمل ناڈو اسمبلی انتخابات کے لیے سیکولر اور جمہوری قوتوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت پر تبادلہ خیال کیا، جو ایک سال سے بھی کم عرصے میں ہونے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سیکولر اور جمہوری قوتوں کے ساتھ مل کر الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ ڈی ایم کے کے زیر قیادت محاذ - سیکولر پروگریسو الائنس (ایس پی اے) - پورے ملک کے لئے ایک نمونہ ہوگا، سی پی آئی (ایم) لیڈر نے کہا کہ مزید پارٹیوں کو شامل کر کے اسے مزید مضبوط کیا جائے گا۔ انہوں نے ایس پی اے کی قیادت میں تمل ناڈو کے لوگوں کو متحد کر کے فرقہ وارانہ طاقتوں کا مؤثر طریقے سے مقابلہ کرنے اور اسے مزید مضبوط کرنے میں ڈی ایم کے کے اہم رول پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

عمر عبداللہ نے دہلی ائیرپورٹ کو بدانتظامی کی اعلیٰ مثال قرار دیا

سری نگر۔ (یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ہفتے کی رات دہلی جانے والی پرواز کو جے پور کی طرف موڑ دیے جانے پر شدید برہمی کا اظہار کیا ہے انہوں نے دہلی ایئرپورٹ کو بدترین بدنظمی کا شکار' قرار دیتے ہوئے سوشل میڈیا پر سخت الفاظ استعمال کیے یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب عمر عبداللہ سری نگر سے دہلی جانے والی انڈیگو کی پرواز میں سوار تھے، تاہم دہلی ایئرپورٹ پر مبینہ بھیڑ اور بدنظمی کے باعث پرواز کو تین گھنٹے فضاء میں رہنے کے بعد جے پور ایئرپورٹ کی طرف موڑ دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ سمیت درجنوں مسافروں کو طویل وقت تک جہاز میں انتظار کرنا پڑا۔ عمر عبداللہ نے رات گئے 'ایکس' (سابقہ ٹوئٹر) پر ایک پوسٹ میں لکھا: 'دہلی ایئرپورٹ مکمل بدنظمی کا شکار ہے۔ جموں سے روانگی کے بعد تین گھنٹے فضاء میں رہنے کے بعد ہم جے پور پہنچے اور اب رات کے ایک بجے جہاز کی سیڑھیوں پر کھڑا ہو کر تازہ ہوا لے رہا ہوں۔ پتہ نہیں کب روانہ ہوں گے۔

انہوں نے اس کے ساتھ جہاز سے نیچے اترتے ہوئے ایک سیلفی بھی شیئر کی۔ تین گھنٹے بعد ایک اور پوسٹ میں انہوں نے مطلع کیا: 'جو لوگ جاننا چاہتے ہیں، انہیں بتا دوں کہ میں صبح 3 بجے دہلی پہنچ گیا۔ اتوار کی صبح ایئرپورٹ حکام کی جانب سے ایک ایڈوائزری جاری کی گئی جس میں کہا گیا: 'پروازوں کی محفوظ آمد کے لیے ہوائی ٹریفک مینجمنٹ کے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ تمام مسافروں سے گزارش ہے کہ وہ اپنی متعلقہ ایئر لائنز سے رابطے میں رہیں۔ ادھر خراب موسم کے باعث سری نگر سے آنے والی پروازیں منسوخ ہونے کے بعد جموں ایئرپورٹ پر بھی ہفتے کے روز افراتفری دیکھی گئی۔ ٹرمینل میں مسافروں کا ہجوم بڑھ گیا اور کئی لوگوں نے سوشل میڈیا پر شکایات کیں کہ انہیں رات گزارنے کے لیے کوئی بندوبست نہیں ملا۔

کانگریس لیڈر رام ریڈی بی آر ایس میں شامل

حیدرآباد۔ (یو این آئی) تلنگانہ میں مٹاپور ڈویژن کے کانگریس لیڈر رام ریڈی اپنے حامیوں کے ساتھ اتوار کو بھارت راشٹر سمیتی (بی آر ایس) میں شامل ہو گئے۔ مسٹر ریڈی بی آر ایس کے ایگزیکٹو چیئرمین کے ٹی راماراؤ (کے ٹی آر) کی موجودگی میں پارٹی میں شامل ہو گئے۔ سابق وزیر اور ایم ایل اے سیتا اندرا ریڈی اور راجندر نگر حلقہ انچارج پٹولا کارتک ریڈی نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔ اس موقع پر کے ٹی آر نے مسیحی برادری کو ایسٹر کی مبارکباد دی اور آندھرا پردیش کے چیف منسٹر این چندرا بابو نائیڈو کو ان کی یوم پیدائش پر مبارکباد دی۔ انہوں نے پارٹی میں نئے آنے والوں کا خیر مقدم کیا اور بی آر ایس کی بڑھتی ہوئی طاقت پر اعتماد کا اظہار کیا، خاص طور پر آؤٹر رنگ روڈ کے علاقوں میں، جہاں انہوں نے دعویٰ کیا کہ اسمبلی انتخابات کے دوران کانگریس پارٹی نے ساکھ کھو دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ راجندر نگر کے پارٹی کارکنوں میں جوش و خروش کو دیکھتے ہوئے پٹولا کارتک ریڈی جلد ہی ایم ایل اے منتخب ہوں گے۔ کے ٹی آر نے کانگریس پارٹی پر '420 وعدے' کر کے اقتدار میں آنے اور تلنگانہ کے عوام کو دھوکہ دینے کا الزام لگایا۔ انہوں نے قومی رہنماؤں کو لانے اور بڑے اعلانات کرنے پر پارٹی کو تنقید کا نشانہ بنایا، جو کہ ان کے مطابق زمینی سطح پر عملی جامہ پہنانے میں ناکام رہے۔ ماضی کے لیڈروں کے ساتھ مماثلت پیدا کرتے ہوئے کے ٹی آر نے آروگیا شری اسکیم شروع کرنے کے لیے وائی ایس راج شیکھر ریڈی اور آئی ٹی شعبہ کی ترقی کے لئے وزیر اعلیٰ کی وراثت کی تعریف کی۔ انہوں نے زور دیکر کہا کہ اچھے اقدامات کو سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر تسلیم کیا جانا چاہیے۔ کانگریس قیادت پر سخت حملہ کرتے ہوئے کے ٹی آر نے کہا کہ ان کی باتیں بڑی ہیں لیکن ان کے کام چھوٹے ہیں۔ وہ قواعد کے نام پر غریبوں کے مکانات کو منہدم کر دیتے ہیں جبکہ اپنے قائدین کی غیر قانونی تعمیرات کو نظر انداز کرتے ہیں۔ انہوں نے راجندر نگر میں زمین کی ملکیت کے ان کے دعووں پر بھی سوال اٹھایا اور انہیں چیلنج کیا کہ وہ اس طرح کے دعووں کو عوامی طور پر ثابت کریں۔

بی جے پی مذہبی جنون پھیلا کر سماج کو تقسیم کرنا چاہتی ہے: للن

بھاگلپور۔ (یو این آئی) بہار یوتھ کانگریس کے سابق صدر للن کمار نے آج بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) پر سرمایہ داروں کے ساتھ مل کر ملک میں ''پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو'' کی پالیسی پر کام کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ بی جے پی ایک منصوبہ بند حکمت عملی کے تحت مذہبی جنون پھیلا کر سماج کو توڑنا چاہتی ہے۔ مسٹر کمار نے اتوار کو یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ سیاست کا رخ ماضی کے زخموں کو کرید کر اور اس کے ذریعے مذہبی منافرت پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آر ایس ایس اور بی جے پی سماجی طور پر غالب ذات کی ذہنیت کے تحت تاریخ کی من مانی تشریح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ یہ ثابت کیا جا سکے کہ ماضی میں ان پر ظلم ہوا تھا، اس لیے انہیں اب بدلہ لینے کا حق ہے۔ کانگریس لیڈر نے سوال کیا کہ کیا کوئی ٹھوس تاریخی ثبوت موجود ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ آر ایس ایس۔ بی جے پی کے نظریہ سے وابستہ طبقوں کے ساتھ تاریخ میں ناانصافی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت میں دلت، آدیواسی اور پسماندہ ذاتیں جنہیں ہم اجتماعی طور پر 'بہوجن' کہتے ہیں، صدیوں سے مظلوم ہیں۔ منواسمرتی جیسے مذہبی متون نے شودروں کو تعلیم اور دولت کے حصول سے محروم رکھا اور یہی وجہ ہے کہ آج بھی بہوجن سماج معاشی اور سماجی طور پر پسماندہ ہے۔ مسٹر کمار نے کہا، ''بہوجنوں کو صدیوں تک تعلیم اور جائیداد سے محروم رکھا گیا، انہیں جبری مشقت کرنے پر مجبور کیا گیا، اور ان کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا گیا، ان کی خواتین کا استحصال کیا گیا، اور توہین آمیز ٹیکس لگائے گئے۔ جیسے سینوں کو ڈھانپنے پر ٹیکس۔ یہ سب تاریخ کا کڑوا سچ ہے جسے آج چھپانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔''

موجودہ ماحول پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کانگریس لیڈر نے کہا کہ آج کچھ لوگ دعویٰ کر رہے ہیں کہ مسجدوں کے نیچے مندر ہیں، جب کہ کچھ مغل حکمران اورنگ زیب کے مقبرے پر بیت الخلا بنانے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ میڈیا کا نظام بھی اس جنون کا شکار ہو چکا ہے جبکہ بے روزگاری، مہنگائی، تعلیم، صحت اور کسانوں کے مسائل پر کوئی بات نہیں ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ کے نام پر توجہ ہٹا کر بنیادی مسائل کو نظر انداز کیا جا رہا ہے اور یہ جمہوریت کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ کانگریس سماجی ہم آہنگی، امن اور بھائی چارے کے حق میں ہے اور وہ کسی بھی حالت میں ملک کو تقسیم کرنے کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دے گی۔

سپریم کورٹ وقف کیس میں جمیل مرچنٹ کی درخواست پر سماعت کرے گی

ممبئی۔ (یو این آئی) ممبئی کے سماجی کارکن محمد جمیل مرچنٹ، جنہوں نے نافذ شدہ وقف (ترمیمی) ایکٹ کے خلاف عرضی داخل کی ہے، ان پانچ درخواست گزاروں میں شامل ہیں جن کی عرضی پر سپریم کورٹ میں سماعت ہوگی۔ سپریم کورٹ کی طرف سے جن پانچ درخواستوں کی سماعت کی جائے گی وہ ہیں مولانا ارشد مدنی بمقابلہ یونین آف انڈیا، محمد جمیل مرچنٹ بمقابلہ یونین آف انڈیا، محمد فضل الرحیم اور دیگر بمقابلہ یونین آف انڈیا اور دیگر فضل الرحیم آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری، شیخ نور الحسن بمقابلہ یونین آف انڈیا اور دیگر ہیں۔ منی پور نیشنل پیپلز پارٹی کے ایم ایل اے اور اسد الدین اویسی بنام یونین آف انڈیا ہیں۔ مسٹر مدنی ایک اسلامی اسکالر اور جمعیت العلماء ہند کے صدر ہیں، جو مسلم کمیونٹی کی اعلیٰ تنظیم ہے۔ مسٹر مرچنٹ ایک سماجی کارکن ہیں۔ مولانا فضل الرحیم آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری ہیں۔ مسٹر حسن منی پور نیشنل پیپلز پارٹی کے ایم ایل اے ہیں۔ مسٹر اویسی، ایک تجربہ کار پارلیمنٹرین، آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اور حیدرآباد کی نمائندگی کرنے والے لوک سبھا کے رکن ہیں۔ مسٹر مرچنٹ مہاراشٹر کے واحد درخواست گزار ہیں۔ پیش رفت پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ''میں خود کو خوش قسمت اور اعزاز سمجھتا ہوں کیونکہ میں اویسی اور کمیونٹی کی دیگر اہم شخصیات کے ساتھ سپریم کورٹ میں ہندوستانی مسلمانوں کی نمائندگی کروں گا۔ مسٹر مرچنٹ نے قبل ازیں مہاراشٹر کے وزیر اور بی جے پی لیڈر نتیش رانے کے خلاف ان کی نفرت انگیز تقریر اور رام گری مہاراج کے خلاف پیغمبر محمد (ص) کے بارے میں توہین آمیز تبصرے کے لیے درخواست دائر کی تھی۔ وقف (ترمیمی) ایکٹ، 2025 نے وقف ایکٹ، 1995 کو مربوط وقف مینجمنٹ، امپاورمنٹ، کارکردگی اور ترقی ایکٹ، 1995 کے طور پر بدل دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''نئے ایکٹ میں وقف بورڈ میں غیر مسلموں کی نمائندگی شامل ہے۔ بل میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وقف کے طور پر شناخت کی گئی کسی بھی سرکاری جائیداد کو وقف نہیں کیا جائے گا۔ بل نے وقف بورڈ کو اس بات کی چھان بین کرنے اور اس بات کا تعین کرنے کا اختیار دیا ہے کہ کوئی جائیداد وقف ہے یا نہیں۔ یہ ایکٹ مرکزی حکومت کو وقف کے عوامی اکاؤنٹس کے رجسٹریشن اور عوامی اکاؤنٹس کے بارے میں قواعد بنانے کی بھی اجازت دیتا ہے۔ بورڈ سی اے جی یا کسی بھی نامزد افسر کے ذریعہ وقف کے کھاتوں کے آڈٹ کا حکم بھی دے سکتا ہے۔

بنگال میں صدر راج: متھن چکرورتی کے بیان پر شتروگھن سنہا کا طنز

وہ کوئی سیاسی شخص نہیں ہیں، ایک اچھے اداکار اور دوست ہیں

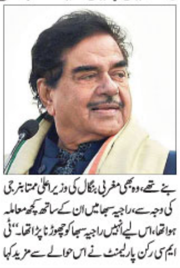

کولکاتہ۔ بی جے پی لیڈر اور بالی ووڈ اداکار متھن چکرورتی کے بنگال میں صدر راج نافذ کرنے کے بیان پر ٹی ایم سی کے رکن پارلیمنٹ شتروگھن سنہا کا ردعمل سامنے آیا ہے۔ پٹنہ میں ہفتہ (19 اپریل) کو نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ''متھن چکرورتی میرے دوست ہیں، میں انہیں ایک اچھے اداکار اور ایک اچھے دوست کے طور پر جانتا ہوں، لیکن وہ کوئی سیاسی شخص نہیں ہیں۔ انہیں سیاست میں لایا گیا ہے۔'' شتروگھن سنہا نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے آگے کہا کہ ''وہ رکن اسمبلی، رکن پارلیمنٹ یا کونسلر نہیں رہے ہیں۔ وہ ایک بار راجیہ سبھا رکن بنے تھے، وہ بھی مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی وجہ سے، راجیہ سبھا میں ان کے ساتھ کچھ معاملہ ہوا تھا، اس لیے انہیں راجیہ سبھا کو چھوڑنا پڑا تھا۔'' ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ نے اس حوالے سے مزید کہا کہ ''متھن چکرورتی بی جے پی کے دباؤ میں کچھ کہہ رہے ہیں یا ان کو کہنا پڑ رہا ہے میں اس بارے میں زیادہ کچھ نہیں بولوں گا، میں متھن کے بارے میں کبھی کچھ نہیں کہوں گا۔'' قابل ذکر ہے کہ بی جے پی لیڈر متھن چکرورتی نے ہفتہ کو مغربی بنگال میں ہوئے حالیہ تشدد کے حوالے سے کہا تھا کہ ''مرشدآباد میں مہلک تشدد کے پیش نظر مغربی بنگال میں صدر راج نافذ کیا جائے۔ انتخاب کے دوران کم از کم 2 ماہ تک مغربی بنگال میں فوج تعینات کی جائے۔'' متھن چکرورتی نے اس حوالے سے مزید کہا کہ ''میں نے وزیر داخلہ سے کئی بار گزارش کی ہے اور اب بھی کر رہا ہوں کہ انتخاب کے وقت کم

رنتھمبور سینکچری میں شیر کی دہشت

بھرت پور۔ (یو این آئی) راجستھان کے سوائی مادھوپور میں رنتھمبور ٹائیگر ریزرو کے پریدھی علاقے میں شیر کی دہشت تھمنے کا نام نہیں لے رہی ہے۔ ذرائع نے اتوار کو بتایا کہ رنتھمبور درگ میں شیرنی کے حملے میں سات سالہ کارتک کی حالیہ موت کے بعد پرانے شہر کے بھیرو دروازہ پر واقع رادھا گووند مندر کے احاطے میں شیر کے دو بچھڑوں کو اپنا شکار بنانے سے لوگ کافی مشتعل ہیں۔ موصولہ اطلاع کے مطابق ہفتہ کی رات مندر میں پوجا کرنے کے بعد رادھا گووند کے پجاری جتیندر جوشی گایوں کو چارہ کھلا کر کھونٹی سے باندھ کر گھر چلے گئے۔ صبح جب وہ مندر پہنچے تو شیر مندر کے احاطے میں بندھے ہوئے دو بچھڑوں کو شکار بنا چکا تھا۔

سپریم کورٹ کے وقف ایکٹ پر لگام کسنے سے فرقہ پرست طاقتیں آگ ببولہ!

سہارنپور (احمد رضا) وقف املاک پر قبضے کی خاطر سرکار کی جانب سے لایا گیا وقف ایکٹ 1925 سراسر آئین ہند کے خلاف ہے اس لئے ہی قابل احترام سپریم کورٹ نے اس ایکٹ کے کچھ حصہ قابل اعتراض بتاتے ہوئے انکے چلن پر فلحال کے لئے روک لگادی ہے اس روک سے حاسد نفرتی اور فرقہ پرست طاقتیں آگ ببولہ ہو کر قابل احترام سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف گندی سے گندی زبان استعمال کرنے پر آ گئے ظاہر ہے کہ اس طرح کے عناصر اعلانیہ دستور ہند کے سخت دشمن ہیں اور ملک کو زور زبردستی سے چلانا چاہتے ہیں وقت کا تقاضا یہ ہے کہ سبھی سیکولر نظریات والی جماعتیں متحد ہو کر اس خطرناک سوچ کے خلاف منظم ہو کر آئین ہند اور عدلیہ کے وقار کی حفاظت کریں تاکہ یہ ملک ٹوٹنے سے بچ سکے! واضح ہو کہ ایک منظم سازش کے تحت ہر طرف سے مسلمانوں کو گھیرا جا رہا ہے ہندو شدت پسندی میں اضافے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی قوت مدافعت بھی جواب دیتی جا رہی ہے اب مسلمانوں کے لئے کوئی مسئلہ شاہ بانو کیس کی شکل اختیار نہیں کرتا ہر مسلمان اپنی لڑائی اکیلے اپنے دم پر لڑ رہا ہے باقی بچے افراد اپنا نمبر کا آنے کے منتظر ہیں اجتماعیت پر انفرادیت کو ترجیح دی جا رہی ہے مسلکی اختلافات نے اتحاد کے قدر مشترک کو تار تار کر دیا ہے۔ قرآن و حدیث میں موجود اتحاد بین المسالک و اتحاد بین الاقوام کے سارے اصول منسوخ مان لئے گئے۔ ناموس رسالت کی چھتریاں اڑائی جا رہی ہیں، مسلمان نسلیں ارتداد کی آغوش میں پناہ تلاش رہی ہیں۔ مسلم لڑکیوں کی کوکھ میں کفر پرورش پا رہا ہے۔ اللہ اکبر کی صدائیں جے شری رام میں تبدیل ہو گئیں۔ ملت کا ہر گھر ہندو دہشت گردوں کے نشانے پر ہے کب کہاں کس کو ہندو انتہا پسند موت کی نیند سلا دیں کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ حق اور انصاف کی آواز بلند کرنے والے اداروں نے مسلم دشمنی کو ہی اپنی ڈیوٹی مان لی ہے۔ آزادانہ طور پر مسلمانوں کی بات کرنے والے افراد حکومت اور انتظامیہ کے نشانے پر ہیں کچھ گمنام افراد ہیں جن کی سماجی اعتبار سے اپنی کوئی حیثیت نہیں لیکن پھر بھی وہ بول رہے ہیں ہر ممکن مسلمانوں کے مسائل اور ان کے حل کی کوششیں کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی کوئی سننے والا نہیں ہے۔ جن صاحب منصب اور با اثر افراد کو اللہ نے نوازا ہے وہ ان کی پشت پناہی کے بجائے الٹا ان کے دلوں میں ہندتوا کا خوف بھرنے کا کام کر رہے ہم مسلمانوں کی موجودہ قوت مدافعت کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ آج جو لوگ بے سروسامانی اور محدود ذرائع کے ساتھ مسلمانوں کی آواز اٹھانے کا جوکھم لے رہے ہیں جلد ہی انہیں بھی اپاہج بنا دیا جائے ایک مثال کے مطابق شاہ فیصل اور شہلا راشد کی طرح وہ بھی سنگھ اور بی جے پی کی گود میں پناہ لے لیں گے یا اپنی موت آپ مر جائیں کیونکہ آج مسلم آبادی کی حمایت کرنا جرم عظیم بن گیا ہے اگر مسلم آبادی کے حق میں بولتے رہے تو شرجیل امام، گلفشان، طاہر حسین، شفاء الرحمان، عمر خالد، عمر گوتم، خالد سیفی، اور مولانا قمر غنی عثمانی کے طرح جیل کی کال کوٹھری میں عبرت کا نشان بنا دئے جائیں گے انفرادی جد جہد کرنے والے قابل احترام سوشل ایکٹی وسٹ بھی اب اسلام دشمنوں کے رڈار پر آ گئے ہیں مسلمانوں کی بچی کھچی اس ڈھال کو بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے گا، تاکہ مسلمانوں کا نسلی صفایا کیا جا سکے جس کی جانکاری وقفے وقفے سے مسلمانوں کو دی جا رہی ہے۔ لیکن مسلمانوں کے کانوں پر جوں نہیں رینگتا۔ جس کا سیدھا سا نتیجہ یہ ہے کہ جیسے جیسے ملک میں ہندو انتہا پسندی ترقی کی جانب تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے ویسے ویسے مسلمانوں کی بے حسی بھی پروان چڑھ رہی ہے ملت کے ہر فرد کی فکر آجکل اپنے وجود تک محدود ہو کر رہ گئی ہے، ملی اور معاشرتی تبدیلیاں آج مسلمانوں کے اہداف کا حصہ نہیں ہیں مسلمان آج خود شکم سیر رہنے کے لئے اپنی نسلوں کو بھوکا رکھنے کا سامان مہیا کر رہا ہے اپنے ایک پیٹ کی خاطر پوری قوم کو بھوکا ننگا کرنے سے گریز نہیں کرتا حلال و حرام کا امتیاز کئے بغیر مال جمع کرنا ہی مسلمانوں نے شاید زندگی کا واحد مقصد بنا لیا ہے اس کو لگتا ہے کہ اس کا جمع کردہ مال اس کا اور اس کے خاندان کی حفاظت کر لے گا۔ حالانکہ تاریخی شواہد اس کے برعکس ہیں۔ دولت کے بل پر سب کچھ خریدا نہیں جا سکتا ہے۔ اگر آپ کو صفحہ ہستی سے مٹا کر آپ کے حصے کا پورا مال چھینا جا سکتا ہے، تو تھوڑی سی رشوت پر بھلا کتنے دنوں تک خود کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے؟ پوری ملت اسلامیہ ہند کے صف اول کے علماء، دانشور اور ارباب سیاست نے یہ مان لیا ہے کہ پانی سر سے اوپر جا چکا ہے۔ لہذا اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اب ملت کے متمول گھرانے خود کو بیرون ممالک منتقل کرنے لگے ہیں۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ جن کے پاس خطیر رقم ہے۔ وہ کسی اور ملک میں جا کر آباد ہو جائیں گے، لیکن ان متوسط اور غریب مسلمانوں کا کیا ہوگا جو بڑی مشکل سے پیٹ کی آگ بجھا پاتے ہیں۔ کیا انہیں ان قاتل بھیڑیوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ یا پھر انہیں مرتد ہونے پر مجبور کر دیا جائے گا؟ حالات چاہے جتنے خراب ہوں لیکن یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ اس ملک کے وسائل پر جتنا حق اکثریتی طبقے کا اتنا ہی ہمارا بھی ہے ہم کسی بھی معاملہ میں کسی سے کسی بھی صورت کم نہی ہیں اس وطن کو سنوارنے سجانے اور انگریزوں سے آزادی دلانے میں جس قدر جانی اور مالی قربانیاں مسلم آبادی نے دی ہیں اسکا ثانی نہی ہے کوئی مثال کسی دوسرے کے پاس موجود ہے تو آ کر دکھائے ہرگز آج کوئی بھی قوم ملک کی ڈیڑھ ارب آبادی میں تیس کروڑ مسلم آبادی سے زیادہ وطن کے لئے جانی اور مالی قربانیوں کا ثبوت پیش ہی نہیں کر سکتی ہے یہ ایک لاثانی نظیر ہے!

سوشل میڈیا پر اشتعال انگیز پوسٹ شیئر کرنا جرم ہے لائک کرنا نہیں:

الہ آباد ہائی کورٹ عمران کے خلاف فوجداری کارروائی کو کیا منسوخ

پریاگراج: 20 اپریل (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا کہ سوشل میڈیا پر اشتعال انگیز پوسٹ لائک کرنا نہیں بلکہ شیئر کرنا جرم ہے۔ پوسٹ کو شیئر کرنا اور پسند کرنا دو الگ چیزیں ہیں۔ پوسٹ یا پیغام کو تب ہی شائع کیا کہا جا سکتا ہے جب اسے شیئر یا فارورڈ کیا جائے۔ ویسے بھی آئی ٹی ایکٹ کے تحت صرف فحش تصاویر یا ویڈیوز کی نشریات ہی جرم کے دائرے میں آتی ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق اس تبصرہ کے ساتھ ہی جسٹس سوربھ سریواستو کی عدالت نے آگرہ کے رہائشی عمران خان کے خلاف شروع کی گئی فوجداری کارروائی کو منسوخ کر دیا۔ معاملہ منتولا تھانہ علاقہ کا ہے۔ عمران پر چودھری فرحان عثمان نامی آئی ڈی سے فیس بک پر گردش کرنے والی پوسٹ کو لائیک کرنے کا الزام ہے۔ آگرہ کلکٹریٹ میں احتجاج کرنے اور صدر کو میمورنڈم پیش کرنے کے لیے لوگوں کو بلایا گیا تھا۔ پولیس نے عمران کے خلاف آئی ٹی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر کے ٹرائل کورٹ میں چارج شیٹ داخل کی تھی۔ عدالت نے معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے عمران کو بطور ملزم طلب کر لیا۔ اس کے خلاف ملزم نوجوان نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ ان کے وکیل نے دلیل دی کہ نوجوان نے اپنے فیس بک اکاؤنٹ پر کوئی قابل اعتراض پوسٹ نہیں کی ہے جو کہ آئی ٹی ایکٹ کے تحت جرم ہو آئی ٹی ایکٹ کی دفعہ 67 اشتعال انگیز پوسٹوں پر لاگو نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس کے لیے سزا کا کوئی انتظام ہے۔ اس حصے میں ایسے اشتعال انگیز مواد کا احاطہ کیا گیا ہے جو فحاشی کی عکاسی کرتا ہے۔

عمران نے پوسٹ ڈیلیٹ کر دی تھی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ عمران نے اپنے فیس بک سے اشتعال انگیز پوسٹ ڈیلیٹ کر دی ہے۔ لیکن اسی طرح کا مواد واٹس ایپ اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر پایا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے کیس ڈائری میں پایا کہ عمران نے صرف عثمان کی پوسٹ کو لائیک کیا تھا۔ اس لیے عدالت نے ٹرائل کورٹ میں عمران کے خلاف شروع کی گئی فوجداری کارروائی کو کالعدم قرار دے دیا۔۔

خانقاہ واحدیہ سلہاڑہ میں دوروزہ عرس واحدی زاہدی اختتام پذیر

شاہجہاں پور/ ہردوئی (پریس ریلیز) عرس واحدی زاہدی آج بروز اتوار قصبہ بلگرام شریف (ہردوئی) میں واقع خانقاہ واحدیہ سلہاڑہ میں قل شریف کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ عرس میں شاہجہاں پور کے تمام عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ خانقاہ کے سجادہ نشین پیر طریقت حضرت میر سید حسین میاں واحدی کی سرپرستی میں قل شریف کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ دور دراز سے آئے ہوئے زائرین سے خطاب کرتے ہوئے میر سید حسین میاں واحدی نے واحدی پیغام دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اللہ کے حکم پر تلاوت قرآن اور نماز کی پابندی کرنا چاہیے۔ لیکن سب سے پہلے ہمارا ایمان وعقیدہ درست اور مضبوط ہونا چاہیے۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک سچا ایمان وعقیدہ مضبوط ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہماری دعائیں اور تلاوتیں اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوں گی۔ جلسہ سے مولانا فرقان رضا منظری بریلی، مولانا مونس رضا قنوج، مفتی راحت خان بریلی، مولانا نیر رضا، مفتی تبریز نانپارہ، مولانا عرفان الحق، مولانا توصیف رضا مصباحی، مولانا ریاض رضا وغیرہ نے بھی خطاب کیا۔ علمائے کرام نے اپنے خطابات میں اللہ کے احکامات اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے اور اولیاء اللہ سے عقیدت رکھنے اور ان سے محبت کرنے کی نصیحت کی۔ معروف شاعر اسد اقبال کلکتوی، شمیم الہ آبادی، زین العابدین، عمران برکاتی دہلوی، یوسف رضا کانپور نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مفتی راحت خان اور مولانا نیر رضا کی کتابوں کی رسم رونمائی کی گئی۔ دوپہر 1.40 بجے حضرت میر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ کا قل شریف ہوا۔ سجادہ نشین میر سید حسین میاں واحدی نے عرس کی مبارکباد دیتے ہوئے ملک وملت کی ترقی وخوشحالی کے لیے دعا کی۔ اس موقع پر سید فیضان میاں، سید فیروز واحدی، سید امان میاں، سید سالار حسن، سید افضل میاں واحدی، سید فیصل حسین واحدی، انجمن غلامان واحدی کے راشد انصاری، گڈو واحدی، شمس الدین خان، ممتاز، ناظم، ممتاز، ناظم سمیت کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔ عرس کے لیے آنے والے زائرین نے مزار پر گل پوشی وچادر پوشی کی۔ دوروزہ سالانہ عرس میں گزشتہ شب واحدی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں علمائے کرام نے اپنے خطابات کے ذریعے قرآن و حدیث کے مطابق زندگی گزارنے پر زور دیا۔ تقریب میں جامعہ میر عبدالواحد کے حفظ وقرات کے طلباء کی دستار بندی گئی اور اسناد سے نوازا گیا۔ پروگرام کی نظامت وارث چشتی کانپوری نے کی۔

ہندوستان کی تہذیب اور ثقافت کا نام ہے اُردو : مست حفیظ رحمانی

سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلہ پر محبان اُردو سے بات کرتے ہوئے جتائی خوشی

سیتاپور۔ (20 اپریل) اُردو ہے جس کا نام ہماری زبان ہے۔ ہماری زبان سے مراد ہم ہندوستانیوں کی زبان۔ جو نہ کسی مذہب کی زبان ہے اور نہ ہی کسی قوم وفرقہ کی زبان۔ اُردو ایک ایسی زبان جو تہذیب کی علم بردار بھی ہے اور دنیا بھر کی تمام ترقی یافتہ زبانوں کا یک حسین مجموعہ بھی۔ مذکورہ باتیں بزم اُردو سیتاپور کے صدر اور مشہور و معروف شاعر وصحافی مست حفیظ رحمانی نے اپنی رہائش گاہ پر ملاقات کو آئے اردو نواز دوستوں سے ایک کہیں۔ انہوں نے کہا کہ اُردو زبان ایک تہذیب اور ثقافت کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ جسکی مثال دنیا کی کوئی زبان پیش نہیں کر سکتی۔ ہر دور میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے اور تسلیم کیا جاتا رہے گا۔ مست حفیظ رحمانی نے کہا کہ ہندوستان کے سپریم کورٹ کے فاضل جج صاحبان نے اس حقیقت کا اعتراف کر کے تاریخ میں ایک سنہرے باب کا اضافہ کیا ہے جسکی جتنی بھی تحسین کی جائے کم ہے۔ لیکن اس خوشی کے ساتھ ہی اُردو اداروں اور محبان زبان و ادب کی ذمہ داریاں اور بڑھ جاتی ہیں۔ ہم اُردو والوں کا فریضہ ہے کہ اپنا ذاتی تمام کام صرف اور صرف اُردو میں ہی کرنا چاہئے۔ اُردو کتابیں، اخبار، رسائل و جرائد خرید کر پڑھنا چاہیے۔ ہر گھر میں اُردو کا اخبار اور رسالہ ضرور آنا چاہئے جس سے ہمارے بچے اُردو کے رغبت حاصل کریں اور انہیں اُردو کی اہمیت وافادیت کے ساتھ ہی مرتی جا رہی تہذیب سے آشنا ہونے میں مدد ملے۔ ہمارے معاشرے میں اُردو سے بیزاری کا جو رواج پیدا ہو چلا ہے اسے دور کرنے کے لئے تمام بینر پوسٹر شادی بارات کے کارڈ وغیرہ اُردو میں بھی چھپوانے چاہئے۔ انہوں نے اس موقع پر یہ بھی کہا کہ ہم وطنوں خاص طور سے جو لوگ بھی اُردو کو ہندوستانی زبان نہیں سمجھتے انہیں احساس دلانے اور سچائی سے آگاہ کرتے ہوئے مشاعرے، سیمینار، ادبی نشستیں، بیت بازی، خوشخطی مقابلہ وغیرہ کے پروگرام مسلسل چلانے ہوں گے۔ اُردو ایک لافانی ثقافت کا نام ہے جسکی جڑیں ہندوستان میں اور شاخیں پوری دنیا میں پھل پھول رہی ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ اُردو ہندوستانی ثقافت کی بنیاد ہے۔ ہمیں آئندہ آنے والی نسلوں کو اُردو سے واقف کرانا ہماری ذمہ داری ہے ہمیں فخر ہے کہ ہم اردو زبان و ادب کے خادم ہیں۔ اس موقع پر محبان اُردو اور اراکین بزم اُردو نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

اردو سے متعلق عدالت عظمی کا فیصلہ قابل تحسین ہے یہ فیصلہ اردو والوں کی حوصلہ افزائی کریگا: ارشاد ربانی

ایودھیا (نامہ نگار): اردو بچاؤ تحریک کے صوبائی جنرل سیکریٹری ماسٹر ارشاد ربانی نے حال ہی میں عدالت عظمی کے ذریعہ اردو کے بارے میں دیئے گئے فیصلے کے بارے میں کہا کہ عدالت عظمٰی نے اردو کے بارے میں جو فیصلہ دیا ہے وہ قابل تحسین اور قابل تعریف ہے اس فیصلہ کے آنے کے بعد اردو حلقہ میں خوشی پائی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ اس فیصلے سے اردو والوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی آزادی کے بعد برسر اقتدار حکومتوں نے اردو کے ساتھ ظالمانہ اور متعصبانہ رویہ اختیار کیا اردو کو ختم کرنے کی انتھک کوششیں کی گئیں اردو کو مسلمانوں سے وابستہ کر کے اردو کے ساتھ متعصبانہ برتاؤ کیا گیا۔ اردو جیسی شیریں اور زندہ جاوید زبان کو سرکاری دفاتر میں لکھا پڑھی سے ہٹا دیا گیا۔ سرکاری اسکولوں میں بھی اردو کی تعلیم خاتمے کے کگار پر پہونچا دی گئی ہے۔ سرکاری اسکولوں میں اُردو کی تعلیم برائے نام رہ گئی موجودہ وقت میں اردو کے لئے سرکار کی کیا پالیسی ہے اس کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ سرکار کے کھیا نے اردو کے بارے میں جو حقارت آمیز جملہ ادا کیا تھا اسے سن کر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ سرکار کے کھیا کیا اردو کے بارے میں طرح کی سوچ رکھتے ہیں ان کی بات سن کر اردو والوں کے دلوں کو گہری چوٹ لگی تھی ساتھ ہی گہرا صدمہ بھی ہوا تھا۔ مگر سپریم کورٹ نے حال ہی میں ایک مقدمہ میں فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ اردو نے اس ملک میں ہی جنم لیا ہے اس کو مسلمانوں کی زبان کہنا صریحاً غلط ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں یہ بات بھی کہی اردو ہماری گنگا جمنی تہذیب کو فروغ دینے والی چیز ہے اردو سے آپسی تعلقات میں مٹھاس بڑھاتی اس طرح کے قابل تعریف فیصلے نے زخمی دلوں پر مرہم کا کام کیا رنجیدہ اور افسردہ اردو والوں میں راحت وسکون میسر ہوا۔ عدالت کے فیصلے نے اردو والوں کو بہترین موقع عنایت کیا ہے کہ وہ اب اُردو کے حق حقوق کے لئے مضبوطی سے اپنی آواز بلند کریں۔ اس کے لئے سب سے پہلے اردو کو سہ لسانی فارمولہ کے تحت درجہ تین سے درجہ آٹھ تک لازمی قرار دیا گیا جائے 4000 اردو ٹیچر بھرتی جو کہ 2016 میں نکالی گئی تھی اس بھرتی کی کاؤنسلنگ 2016 میں سرکار کے ایک آرڈر سے روک دی گئی تھی اس بھرتی کو بحال کرتے ہوئے امیدوار کے ساتھ انصاف کیا جائے۔

اے ایم یو کے بی ٹیک اور بی اے-ایل ایل بی داخلہ امتحانات خوش اسلوبی کے ساتھ منعقد

علی گڑھ، 20 اپریل: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے بی ٹیک/ بی آرک کورسز اور بی اے-ایل ایل بی کے داخلہ امتحانات اتوار کو خوش اسلوبی کے ساتھ منعقد ہوئے۔ بی ٹیک/ بی آرک داخلہ امتحان میں مجموعی طور سے 15821 درخواست دہندگان میں سے 13639 امیدوار شریک ہوئے۔ داخلہ امتحانات دو شفٹوں میں ملک کے سات شہروں علی گڑھ، نئی دہلی، کولکاتا، لکھنؤ، پٹنہ، سری نگر، اور کوزی کوڈ میں منعقد ہوئے۔ علی گڑھ کے مراکز پر 6,896 امیدواروں نے انجینئرنگ کورسز کے لیے امتحان دیا۔ بی اے ایل ایل بی پروگرام میں داخلے کے لیے دوپہر 3 بجے سے شام 5 بجے تک امتحان منعقد ہوا۔ اس کورس کے لیے کل 6291 امیدواروں نے درخواست دی تھی، اور یہ امتحان بھی مذکورہ بالا سات شہروں میں منعقد ہوا اے ایم یو کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے پراکٹر پروفیسر ایم وسیم علی اور ان کی ٹیم کے ساتھ پہلی شفٹ کے دوران مختلف امتحانی مراکز کا دورہ کیا جن میں ویمنس کالج اور کیمسٹری، باٹنی، جیولوجی اور کامرس کے شعبہ جات میں واقع امتحانی مراکز شامل ہیں۔ دوسری شفٹ میں پرووائس چانسلر پروفیسر محمد محسن خان نے پراکٹر اور ان کی ٹیم کے ہمراہ اجمل خاں طبیہ کالج، سینئر سکنڈری اسکول گرلز، اے ایم یو گرلز اسکول اور یونیورسٹی پولی ٹیکنک بوائز میں واقع امتحانی مراکز کا معائنہ کیا کنٹرولر امتحانات ڈاکٹر مجیب اللہ زبیری نے ضلع انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے بڑی تعداد میں امیدواروں اور ان کے سرپرستوں کو منظم کرنے میں بھرپور تعاون فراہم کیا۔ انہوں نے خوش اسلوبی کے ساتھ داخلہ امتحانات کے انعقاد کے لئے اساتذہ اور عملے کے اراکین کا بھی شکریہ ادا کیا سینئر اساتذہ کو علی گڑھ کے امتحانی مراکز پر بطور آبزرور تعینات کیا گیا جبکہ شہر سے باہر کے مراکز پر انہیں نگران اعلی کی ذمہ داری سونپی گئی۔ ڈاکٹر زبیری نے امتحان کی شفافیت یقینی بنانے میں پراکٹوریل ٹیم کی کارکردگی کو بھی سراہا اور این اشاعا این ایس ایس کے رضا کاروں اور اے ایم یو کے انتظامی عملے کے اراکین نے امیدواروں اور ان کے سرپرستوں کے لیے امدادی کیمپ لگائے اور انھیں ٹھنڈے پانی کی سہولت فراہم کی۔

سنبھل تشدد: شارق اور سکندر کی 2.31 کروڑ روپے کی جائیداد ضبط کر لی گئی

سنبھل: 20 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کے سنبھل میں 24 نومبر 2024 کو ہونے والے تشدد واقعہ میں پولیس نے بڑی کارروائی کی ہے۔ مبینہ طور پر تشدد میں ملوث شارق اور ان کے ساتھی سکندر کی 2 کروڑ 31 لاکھ روپے کی جائیداد ضبط کر لی گئی ہے۔ یہ کارروائی اتوار کو کی گئی۔ ضبط کی گئی جائیداد کو اب عوامی فلاح کے کاموں کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ پولیس نے بتایا کہ یہ جائیدادیں دونوں ملزمان نے غیر قانونی طور پر بنائی تھیں۔ یہ بیویوں کے نام خریدے گئے تھے۔ اتوار کو، بہجوئی میں اپنے دفتر میں، سنبھل کے ایس پی کرشن کمار بشنوئی نے کہا کہ تشدد میں ملوث شارق اور اس کے ساتھی سکندر کی 2.31 کروڑ روپے کی جائیداد ضبط کر لی گئی ہے۔ شارق اور اس کے ساتھی سکندر کے خلاف گینگسٹر ایکٹ کے تحت 2009 میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔

24 نومبر کو سنبھل میں ہوئے تشدد میں شارق گینگ کے ارکان ملوث تھے۔ تشدد میں کئی لوگ مارے گئے تھے۔ تفتیش کے دوران جب ملزمان کی جائیدادوں کی چھان بین کی گئی تو معلوم ہوا کہ شارق نے اپنی اہلیہ گل روشن کے نام 268 مربع میٹر زمین خریدی تھی جبکہ سکندر نے ترتی پور کے علاقے میں پرائم لوکیشن پر 268 مربع میٹر زمین اپنی اہلیہ شجاع پروین کے نام پر خریدی تھی۔ ایس پی کے مطابق اس زمین کی قیمت 2 کروڑ 31 لاکھ روپے ہے۔ تاہم سال 2011 میں ہی اس پراپرٹی کو گینگسٹر ایکٹ کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آفس کورٹ سے منسلک کر دیا گیا تھا۔ کئی ماہ تک موقع ملنے کے باوجود دونوں ملزمان ثابت نہ کر سکے کہ انہوں نے جائیداد قانونی طور پر خریدی تھی۔ ایس پی نے کہا کہ سیکشن 4 کے تحت یہ انتظام ہے کہ جائیداد کا دعویٰ کرنے پر یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اس کے لیے رقم کہاں سے آئی۔ دونوں ملزمان کو کئی مواقع فراہم کیے گئے۔ 20 فروری کو کوتوالی سنبھل نے شارق گینگ کے رکن غلام کو جیل بھیج دیا تھا، جبکہ شارق اور سکندر تا حال مفرور ہیں۔

کلام پیش کرتے ہوئے کوی

دیوبند: 20 / اپریل (فیروز خان) گزشتہ رات شری تریپور ماں بالاسندری دیوی میلہ پنڈال میں نگر پالیکا پریشد دیوبند کے زیر اہتمام آل انڈیا کوی سمیلن کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں شعراء نے خوبصورت اشعار سنا کر حاضرین سے خوب داد وصول کی۔ کوی سمیلن کا افتتاح نگر پالیکا پریشد دیوبند کے چیئرمین وپن گرگ نے فیتہ کاٹ کر کیا جبکہ شمع روشن انکت رانا، منموہن گرگ، مکیش اگروال اور وبھو اگروال نے مشترکہ طور پر کی۔ کوی سمیلن میں کوی پردیپ فوجدار دہلی، ڈاکٹر ارجن سسودیا بلند شہر، رسک گپتا دہلی، بھوپندر راٹھور راجستھان، سونل جین سورت، ڈاکٹر سوربھ کانت شرما بھوئی اور میناکشی دنیش دہلی کے کلام کو بہت زیادہ پسند کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت اجے متل نے اور نظامت پرتاپ فوجدار نے کی۔ اس دوران ڈاکٹر بی پی سنگھ، ایشان خان، شیام چوہان اور مہک چوہان وغیرہ موجود تھے، آخیر میں پروگرام کنوینر نتن گپتا اور گگن متل نے سبھی کویوں، مہمانان کرام اور حاضرین محفل کا شکریہ ادا کیا۔

جلالپور میں جشن شریکت الحسین کی شاندار محفل، شعروسخن سے حسینیت کا رنگ چھایا

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) انجمن سجادیہ کے زیر اہتمام گزشتہ شب محلہ مطلوب نگپور بجلالپور میں جشن شریکت الحسین کے موقع پر ایک شاندار ترحی محفل کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں نیشنل بھارتی ایوارڈ یافتہ پروفیسر ڈاکٹر عباس رضا نیئر کے شعر نے محفل کو جوش وجذبے سے بھر دیا، جس پر حاضرین نے حسین زندہ باد کے نعروں سے فضا کو گونجدار کر دیا۔ محفل کی صدارت معروف شاعر میر نذیر باقری نے کی۔ جبکہ نظامت کے فرائض زاہد کانپوری نے بحسن وخوبی انجام دیے۔ پروگرام کے کوآرڈینیٹر مولانا ظفر الحسن نے اپنے خطاب میں کہا کہ واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے انسانیت کی شمع کو روشن رکھا اور ان کی تعلیمات آج بھی رہنما ہیں۔

محفل میں نامور شعراء بشمول شمس تبریز، زاہد جلالپوری، بیتاب ہلوری، سلطان سرور لکھنؤ، اختر سرسوی، سہیل بستوی، رضی بسوانی، شہروز کانپوری، فاضل جریلوی، علی رضا، ڈاکٹر آفتاب رضا اور مولانا کرار نے اپنے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کر کے حاضرین سے خوب داد وصول کی۔ اس موقع پر مولانا حسن مہندی، مولانا فرمان حیدر، مولانا ضیغم عباس باقری، مولانا پرویز کمال، علی مہندی زیدی اترا کھنڈ، مولانا نیئر بہشتی، عقیل عباس سمیت دیگر معززین موجود تھے۔ انجمن سجادیہ کے اراکین معصوم علی، طاہر حسین، محمد شارب، ابن علی جعفری، حاجی حسن رضا، کردار مہندی، علمدار حسین، کرار حسین اور دیگر نے بھی پروگرام میں شرکت کی اور انتظامات کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ محفل شریکت الحسین کے جذبے کو اجاگر کرنے اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی عظیم خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کا ایک یادگار موقع ثابت ہوئی۔

فریقین کو سمجھاتے ہوئے ایس پی دیہات ساگر جین

دیوبند 20 / اپریل (فیروز خان) دیوبند کے محلہ قلعہ پر رام لیلا میدان میں واقع بالاجی دھام مندر میں سیوا کرنے والے ایک سیوادار سے مارپیٹ کے بعد ہندو تنظیموں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اطلاع کے مطابق مندر میں سیوا کرنے والے محلہ نچل گڑھ کے دو نوجوان 12 سالہ انش ولد ہری اور 13 سالہ وجے بالاجی دھام مندر سے واپس اپنے گھر لوٹ رہے تھے اسی دوران وہاں میدان کے کھیل رہے دوسرے مذہب کے کچھ بچوں سے ان کی کہا سنی ہو گئی جو دیکھتے ہی دیکھتے مارپیٹ میں تبدیل ہو گئی اس دوران پتھر لگنے سے انش زخمی ہو گیا، الزام ہے کہ زخمی انش نے بذریعہ فون اپنے کچھ لوگوں کو موقع پر بلا لیا جو ہاتھوں میں لاٹھی ڈنڈے لیکر وہاں پہنچ گئے اور موقع پر موجود لوگوں سے گالی گلوچ کرنے لگے خبر ملتے ہی بجرنگ دل سمیت مختلف بھگوا تنظیموں سے وابستہ افراد بھی وہاں پہنچ گئے اور ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ کرتے ہوئے رام لیلا میدان میں دھرنا دیکر بیٹھ گئے، معاملہ کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے ایس پی دیہات ساگر جین، ایس ڈی ایم دیوبند یوراج سنگھ اور سی او روی کانت پراشر نے موقع پر پہنچ کر دونوں فریقین کو سمجھا بجھا کر مناسب کارروائی کی یقین دہانی کرائی اور معاملہ ختم کرایا۔

ہاورٹ ڈیم راپتی ندی کے سیلاب سے بچاتا ہے

وزیراعلیٰ نے فورلین روڈ کے نقشے کا جائزہ لیتے ہوئے منصوبے کی پیش رفت کا جائزہ لیا

لکھنؤ:20 اپریل۔اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج بہرام پور ریگولیٹر نمبر ایک کے نزدیک گورکھپور ضلع میں ہاورٹ ڈیم پر تعمیر ہونے والی چار لین سڑک کے تعمیراتی کام کا سائٹ معائنہ کیا۔جائے وقوعہ کے معائنے کے دوران وزیر اعلیٰ نے فورلین سڑک کے نقشے کا مشاہدہ کیا اور منصوبے کی پیش رفت کے بارے میں دریافت کیا اور عمل درآمد کرنے والے ادارے پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ (کنسٹرکشن بلاک-2) کے افسران کو ضروری ہدایات دیں۔معائنہ کے بعد وزیر اعلیٰ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ فورلین نہ صرف سیلاب سے تحفظ فراہم کرے گا بلکہ ٹریفک کا ایک بڑا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گورکھپور ایک ایسا علاقہ ہے جو ہر طرف سے پانی سے گھرا ہوا ہے۔مشرق میں رام گڑھ تال،شمال میں چلوا تال، مغرب میں دریائے راپتی اور شمال مغرب میں دریائے روہن گورکھپور شہر کو گھیرے ہوئے ہیں۔روہن ندی سے بچاؤ کے لیے مادھوپور پشتہ تعمیر کیا گیا ہے۔راپتی اور روہن ندیوں کا سنگم ڈومن گڑھ میں ہوتا ہے اور اس کے بعد دریائے راپتی گورکھپور کے مغرب کی جانب بہتی ہے۔ ہاورٹ ڈیم دریائے راپتی کے سیلاب سے بچانے کے لیے بنایا گیا ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر مشرقی اتر پردیش میں کہیں بھی سیلاب آتا ہے تو گورکھپور میٹروپولس اہم مرکز ہے جہاں سے بچاؤ کام آسانی سے کیا جاتا ہے۔کئی دہائیوں سے شہر کو سیلاب سے بچانے کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔سال 2017-18 میں جب اسی علاقے میں ہاورتھ ڈیم پر راپتی ندی کی سطح بڑھ رہی تھی، سیلاب کی روک تھام کے لیے انتہائی حساس صورتحال پیدا ہوگئی تھی۔ بہت کوشش کے بعد پشتے کو بچایا جا سکتا تھا۔اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ٹریفک کے مسئلے سے چھٹکارا پانے کے لیے نیا نظام بنایا گیا ہے۔اس میں راج گھاٹ سے ڈومین گڑھ تک فورلین سڑک بنائی جا رہی ہے۔ ڈومین گڑھ میں ایک ریلوے اوور برج زیر تعمیر ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہاورتھ ڈیم کے بعد مادھوپور پشتے کو فورلین سے جوڑ کر مہیسرا کو جوڑنے کی کارروائی کی جائے گی۔ یہ شہر سے باہر بہترین فورلین کنیکٹیویٹی فراہم کرے گا۔راج گھاٹ،ٹی پی کے راستے نیپال جانے کے لیے مسافروں کو شہر میں داخل ہونے کی ضرورت نہیں ہوگی۔اس فورلین سے سیدھے مہیسرا اور پھر وہاں سے سنولی کے راستے جانا آسان ہوگا۔یہی صورتحال فریٹ چارجز پر بھی نافذ ہوگی۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صحاب گنج مرکزی بازار ہے جو قریب ہی واقع ہے۔یہاں کپڑے کا ایک بڑا کاروبار بھی ہے۔جس کی وجہ سے ٹرک رات بھر کھڑے رہتے ہیں۔لوگوں کو ٹریفک جام کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔دن کے اوقات میں بھی آمدورفت میں پریشانی ہوتی ہے۔اب فورلین سڑک بننے کے بعد لوگ دن رات اپنے گھروں کو جا سکیں گے اور تاجروں کے لیے سامان کی نقل وحمل بھی آسان ہو جائے گی۔ یہ پروجیکٹ محکمہ تعمیرات عامہ اور سیچوتگم کے ذریعہ مکمل کیا جا رہا ہے۔محکمہ آبپاشی کو بارشوں سے قبل ریگولیٹرز کی دیکھ بھال کی ذمہ داری بھی دی گئی ہے۔اگر کوئی مسئلہ ہے تو اسے بروقت حل کیا جائے تاکہ شہر کے اندر پانی جمع ہونے کا مسئلہ نہ ہو۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ راج گھاٹ پل سے ڈومین گڑھ تک 4 کلومیٹر سے زیادہ لمبائی کی فورلین سڑک تعمیر کی جائے گی۔اس پر195 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ ڈومن گڑھ سے مہیسارا تک 10 کلومیٹر سے زیادہ طویل راستہ مادھوپور پشتے کے راستے فورلین بنایا جائے گا،جس پر تقریباً380 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔اس کے علاوہ ڈومین گڑھ میں ایک ریلوے اوور برج تعمیر کیا جائے گا جس پر132 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔700 کروڑ روپے سے زیادہ کے اس کام کو عوام کے لیے منظور کیا گیا ہے۔منظوری کے بعد یہاں پر کام بھی جنگی پیمانے پر جاری ہے۔انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ عملدرآمد کرنے والے ادارے وقت پر کام مکمل کریں گے اور لوگوں کو بڑا ریلیف ملے گا۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس کام کے شروع ہونے سے کچھ لوگوں کو فوری پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہوگا۔اگر کسی کا گھر وغیرہ راستے میں آتا ہے تو انتظامیہ اس کی باعزت بحالی اور معاوضہ کو یقینی بنائے گی۔انہوں نے کہا کہ اس پورے پروگرام کو عام عوام اور تاجروں کی حفاظت اور سہولت کو اولین ترجیح دیتے ہوئے آگے بڑھایا جائے گا۔اس موقع پر عوامی نمائندے اور دیگر معززین موجود تھے۔

وزیراعلیٰ یوگی نے 300 لوگوں کے مسائل سنے

گورکھپور۔اتوار کی صبح گورکھ ناتھ مندر کے احاطے میں مہنت دگ وجے ناتھ اسمرتی بھون کے سامنے منعقد عوامی درشن میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے 300 لوگوں کے مسائل سنے اور افسران کو انہیں حل کرنے کی ہدایت دی۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ خود کرسیوں پر بیٹھے لوگوں تک پہنچے۔ سب کے مسائل ایک ایک کر کے سکون سے سنے۔ گورکھپور میں اپنے قیام کے دوران وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کی صبح مسلسل دوسرے دن گورکھ ناتھ مندر میں منعقد جنتا درشن میں لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل سنے۔ انہوں نے مسائل کے ساتھ آنے والے لوگوں سے خوش اسلوبی سے بات کی اور کہا کہ کسی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس دوران جب ایک خاتون نے اپنے خاندان کے فرد کا علاج کرانے میں مالی طور پر بے بس ہونے کی بات کہی تو وزیر اعلیٰ جذباتی ہو گئے۔ انہوں نے فوری طور پر عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ خاتون کے اہل خانہ کو اسپتال لے جانے، انہیں داخل کرنے اور مناسب علاج فراہم کرنے کے انتظامات کریں۔ اور آیوشمان کارڈ بھی بنایا جائے تاکہ مستقبل میں کسی بھی صحت کی پریشانی کی صورت میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ اتوار کی صبح گورکھ ناتھ مندر کے احاطے میں مہنت دگ وجے ناتھ اسمرتی بھون کے سامنے منعقد عوامی درشن میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے 300 لوگوں کے مسائل سنے اور افسران کو انہیں حل کرنے کی ہدایت دی۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ خود کرسیوں پر بیٹھے لوگوں تک پہنچے۔ سب کے مسائل ایک ایک کر کے سکون سے سنے۔ انہوں نے انہیں یقین دلایا کہ وہ تمام مسائل کے حل کو یقینی بنائیں گے۔ کسی کو گھبرانے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ عہدیداروں کو درخواستیں سونپتے ہوئے انہوں نے ہدایت دی کہ ہر مسئلہ کا حل جلد، معیاری اور تسلی بخش ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مسائل پر سنجیدگی سے توجہ دی جائے اور ان کے بروقت اور شفاف حل کو یقینی بنایا جائے۔ کچھ لوگ جنتا درشن میں علاج کے لیے مالی مدد کی درخواست کرنے آئے تھے۔ اسی سلسلے میں ایک خاتون نے بتایا کہ پیسے نہ ہونے کی وجہ سے گھر والوں کو اسپتال لے جانے کا انتظام نہیں کیا جا رہا۔ اس پر وزیر اعلیٰ نے حکام سے کہا کہ مریض کو اسپتال لے جانے کے انتظامات کیے جائیں۔ داخلے کے ساتھ علاج کے بھی مکمل انتظامات کیے جائیں۔ اس کے بعد آیوشمان کارڈ بھی بننا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ کی طرف سے یہ دلی حمایت ملنے پر خاتون نے ہاتھ جوڑ کر اظہار تشکر کرنا شروع کر دیا۔ وزیر اعلیٰ نے علاج کے لیے مالی مدد لینے کے لیے آنے والے دیگر لوگوں سے کہا کہ پیسے کی کمی کسی بھی ضرورت مند کے علاج میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ علاج کے لئے اسپتال کے تخمینہ کی کارروائی کو جلد مکمل کر کے حکومت کو بھیجیں۔ وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی فنڈ سے علاج کے لیے مناسب رقم دی جائے گی۔

تاجروں کے ایک وفد نے وزیر دفاع سے کی ملاقات

تاجر ویلفیئر بورڈ کی تشکیل سمیت کئی مطالبات پیش کیے

لکھنؤ:20 اپریل (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ میں اتوار کو بھارتیہ جنتا پارٹی کی جانب سے ایک روشن خیال عوامی مکالمے کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ یہ پروگرام آئی آئی ایم روڈ پر واقع مہارشی یونیورسٹی میں ہوا۔اس میں وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ سمیت دیگر عہدیداروں اور کارکنوں نے حصہ لیا۔اس دوران تاجر رہنما اشوک موتیانی اور انل بجاج کی قیادت میں تاجروں کے ایک وفد نے وزیر دفاع سے ملاقات کی۔ انہیں اپنے مسائل بتائے۔تاجروں نے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کو اپنے مسائل درج کرتے ہوئے ایک میمورنڈم پیش کیا۔اس میں اس نے کئی مطالبات کئے۔ انہوں نے کہا کہ لکھنؤ کو بجلی کٹوتی سے پاک کرایا جائے۔بجلی کٹوتی سے بہت پریشانی ہوتی ہے۔ مرمت کے نام پر روزانہ پانچ گھنٹے بجلی کاٹ دی جاتی ہے۔اس سے کاروبار متاثر ہوتا ہے۔اس کے علاوہ بڑی مارکیٹوں میں بجلی کی تاروں کے مکڑ جال کی وجہ سے حادثات کا خطرہ ہے۔اسے فوری طور پر ہٹایا جائے۔اس کے علاوہ مصروف بازاروں میں آگ سے متعلق انتظامات مضبوط ہونے چاہئیں۔ امین آباد جیسے بڑے بازاروں میں فائر ڈیپارٹمنٹ کی ایک اضافی گاڑی موجود ہونی چاہیے۔ میونسپل کارپوریشن مصروف بازاروں میں ٹھنڈے پانی کی مشینیں لگائے۔ تاکہ آنے والے صارفین کو پینے کا پانی میسر ہو۔اس کے ساتھ ہی تاجروں نے ٹریڈرز ویلفیئر بورڈ کی جلد تشکیل کا مطالبہ کیا۔ تاکہ بورڈ کے ذریعے تاجروں کے مسائل کو حکومت تک پہنچایا جا سکے۔تاجروں کے مسائل سننے کے بعد وزیر دفاع نے محکمہ بجلی کے حکام کو ہدایات دینے کی بات کہی۔وفد میں اتر پردیش ٹیکسٹائل انڈسٹری ٹریڈ بورڈ کے صدر اشوک موتیانی، جنرل سکریٹری انیل بجاج، امیت تلوار، پربھو جالان، شیام کرشنانی، پونیت لال چندانی، سشیل گرنانی، جتیندر اروڑہ اور دیگر شامل تھے۔

اسسٹنٹ پروفیسر کے امتحان کا فرضی سوال نامہ بنا کر جعلسازی کے الزام میں تین گرفتار، 35 لاکھ کا ہے سارا کھیلا

لکھنو :20اپریل (پی این ایس)یوپی ایس ٹی ایف نے ایودھیا کے حیدر گنج کے رہنے والے بیجناتھ، اس کے بھائی ونے کمار اور ایودھیا کے پورکلندر کے رہنے والے محبوب علی سمیت تین جعلسازوں کو گرفتار کیا ہے، جنہوں نے اتر پردیش ایجوکیشن سلیکشن کمیشن کے ذریعہ منعقدہ اسسٹنٹ پروفیسر کے امتحان کے لیے فرضی سوال نامے تیار کر کے امیدواروں کو دھوکہ دیا تھا۔ ایس ٹی ایف نے تینوں کو ویب مال کے پیچھے سے پکڑلیا۔ گرفتار ملزم بیجناتھ لال بہادر شاستری ڈگری کالج سول لائن گونڈہ میں پولیٹیکل سائنس کا اسسٹنٹ پروفیسر ہے۔ایس ٹی ایف کے ایڈیشنل ایس پی وشال وکرم سنگھ نے بتایا کہ گرفتار کیے گئے تین ملزمین سے 12 لاکھ روپے سے زیادہ، دو ڈیبٹ کارڈ، ایک کار، تین آدھار کارڈ اور تین موبائل فون برآمد ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اتوار کی صبح تقریباً 10 بجے ایس ٹی ایف کو اطلاع ملی کہ ویب مال کے پیچھے کچھ لوگوں کے درمیان اسسٹنٹ پروفیسر کے امتحان میں کوئی سوال نہ آنے اور رقم کے لین دین کو لے کر جھگڑا چل رہا ہے۔ اس اطلاع پر ڈپٹی ایس پی دیپک کمار کی ٹیم وہاں پہنچی اور تینوں ملزمین کو گرفتار کرلیا۔ پوچھ گچھ پر بیجناتھ پال نے بتایا کہ اس نے اتر پردیش ایجوکیشن سروس سلیکشن کمیشن میں اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدہ کے امتحان کے امیدواروں کو محبوب علی کے ذریعہ تیار کردہ فرضی سوالیہ پرچہ دے کر رقم وصول کی تھی۔ زولوجی کا پرچہ دو امیدواروں کپل کمار اور سنیل کمار کو دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس کے لیے اس نے ایک پرچہ تیار کرایا اور کپل کمار کو اس کے بھائی ونے پال نے پڑھ کر سنایا۔ اسے پڑھنے کے بعد اس نے کپل سے پرچہ لیا اور اسے جلا دیا، تاکہ کوئی ثبوت باقی نہ رہے۔ کپل اور سنیل سے اب تک 12 لاکھ روپے لیے جا چکے ہیں، جب کہ فی کس 35 لاکھ روپے میں سودا طے پایا تھا۔

حج کی تیاری صرف علمی نہیں، روحانی بھی ہو

جامعہ نور الہدیٰ للبنات، قصبہ خیرآباد میں حج تربیتی کیمپ کا انعقاد

سیتاپور: 20 اپریل (پی این ایس) جامعہ نور الہدیٰ للبنات، قصبہ خیرآباد، ضلع سیتاپور (شاخ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) میں آج ایک روزہ حج تربیتی پروگرام کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا، جس میں ضلع سیتاپور اور لکھیم پور کھیری کے متعدد حجاج کرام اور حجن بہنوں نے شرکت کی۔ اس خصوصی اجلاس میں جامعہ کی معلمات، طالبات اور خواتین خادمہ عملہ نے مثالی پردہ داری کے ساتھ مہمانوں کی شاندار میزبانی کی، جسے شرکاء نے دل سے سراہا۔ پروگرام کا آغاز جامعہ کے طلبہ وطالبات کی نعتیہ پیشکش سے ہوا جسے حاجی محمد اسرار، محمد حمزہ خاں اور جامعہ کی بچیوں نے نہایت عقیدت سے پیش کیا۔ پروگرام میں حجاج کرام کا استقبال کرنے والوں میں آفتاب عالم ندوی خیرآبادی، حاجی محمد یامین خان، محمد صابر انصاری، حافظ مہتاب عالم، محمد سرفراز خاں، محمد یحییٰ خاں، محمد فیصل خاں اور محمد راشد انصاری شامل رہے۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی الحاج محمد یوسف نے حج وعمرہ کے مناسک اور ان کے روحانی اسرار پر مفصل خطاب کرتے ہوئے کہا: "حج کرنا بڑی سعادت ہے، اس لیے ہر حاجی کو اس کی مکمل شرعی و عملی تربیت حاصل کر کے ہی روانہ ہونا چاہیے۔" انہوں نے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی حاضری کے آداب، طواف وسعی، اور دیگر اہم عبادات کی تفصیل سے وضاحت کی، ساتھ ہی اس سفر کو اللہ کی خاص عنایت قرار دیتے ہوئے اس کی قدر کرنے کی تلقین کی۔ اس موقع پر مولانا مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی (مبلغ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ وبانی وناظم جامعہ نور الہدیٰ للبنات) نے تربیتی خطاب میں کہا: "حج کی تیاری صرف معلوماتی نہیں بلکہ روحانی، اخلاقی اور نیتی اعتبار سے بھی ہونی چاہیے۔" انہوں نے عمرہ کے چار بنیادی ارکان، حج کے تین فرائض اور چھ واجبات کو واضح کیا اور بتایا کہ سنتِ نبوی کے مطابق حج کیسے ادا کیا جائے، اس کی عملی مشق کیوں ضروری ہے۔ انہوں نے کہا: "گھر سے روانگی سے قبل دل کو صاف کرلیں، سب کو معاف کریں، لڑائی جھگڑوں سے اجتناب کریں اور خود کو صبر، شکر، تحمل اور بردباری کا پیکر بنائیں۔" انہوں نے تربیتی شرکاء کو تلبیہ یاد کرنے، حج کے پانچ ایام کی تفصیل، اور خواتین کے مخصوص مسائل کی دینی رہنمائی بھی فراہم کی۔

وزیر کپل دیو اگروال آج تین روزہ مہارت فروغ ورکشاپ کا افتتاح کریں گے

لکھنؤ: 20 اپریل۔ ریاست کے دیہی نوجوانوں کو خود کفیل بنانے کے لیے، اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن کے تحت چلائے جانے والے دین دیال اپادھیائے گرامین کوشلیا یوجنا کے تحت آج 21 اپریل سے 23 اپریل 2025 تک ہوٹل سینٹرم، آنسل، سوشانت گالف سٹی، لکھنؤ میں تین روزہ مہارت فروغ ورکشاپ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ ورکشاپ میں اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن سے وابستہ مختلف سطحوں پر کام کرنے والے افسران اور اہلکاروں کو تربیت کے نئے تصورات سے واقف کرایا جائے گا تاکہ وہ اسکیموں کے نفاذ میں زیادہ کارکردگی حاصل کر سکیں۔ اس ورکشاپ کا افتتاح آج 21 اپریل کو ریاستی وزیر (آزاد چارج) برائے ووکیشنل ایجوکیشن، اسکل ڈیولپمنٹ اور انٹرپرینیورشپ، کپل دیو اگروال کی موجودگی میں اور پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر ہری اوم کی صدارت میں ہوگا۔ ورکشاپ کے پہلے دن آج (21 اپریل) صبح 10 بجے افتتاحی اجلاس شروع ہوگا، جس میں وزیر کپل دیو اگروال خطاب کریں گے اور پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر ہری اوم اور مشن ڈائریکٹر ابھیشیک سنگھ اسکیم کی کامیابیوں کو پیش کریں گے۔ اس کے بعد، تکنیکی سیشنوں میں، پروجیکٹ کی شروعات، تربیتی مرکز کے آپریشن، امیدواروں کا انتظام (کوشل پنجی اور اسکل انڈیا پورٹل کے ذریعے)، ہیلپ ڈیسک، معائنہ، آن جاب ٹریننگ اور تشخیص جیسے موضوعات پر تفصیلی بات چیت کی جائے گی۔ اس کے علاوہ، فنانس ماڈیول، پی ٹی ایچ، پلاننگ اینڈ پلیسمنٹ مینجمنٹ اور آئی سی ٹی 0.2 کا فریم ورک اور انٹرایکٹو سیشن کا اہتمام کیا جائے گا۔ دوسرے دن (22 اپریل) کو بھی تکنیکی تربیتی سیشن دہرائے جائیں گے تاکہ شرکاء کو گہرائی سے معلومات فراہم کی جا سکیں۔ سیشن میں فیلڈ لیول پر درپیش عملی چیلنجز پر تبادلہ خیال کیا جائے گا اور اوپن فیڈ بیک سیشن میں تجاویز لی جائیں گی۔ اس کے علاوہ فنانس ماڈیول، CHHAI کی ریاستی سطح کی نوڈل ٹیم اور پلیسمنٹ مینجمنٹ کے موضوعات پر ورکشاپ کا انعقاد کیا جائے گا۔ تیسرے دن (23 اپریل)، اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن کی اسکیموں کے خاکہ، قلیل مدتی ہنر مندی، پورٹل مینجمنٹ، تربیت، معائنہ اور تشخیص میں ہنر کے کردار پر سیشن منعقد کیے جائیں گے۔ اس کے بعد ایک انڈسٹری پریکٹس سیشن ہوگا جس میں ٹاٹا ٹیکنالوجیز اور ڈسالٹ سسٹمز جیسی سرکردہ کمپنیوں کے ماہرین صنعت کی موجودہ ضروریات اور تعاون کے مواقع کے بارے میں تربیت حاصل کرنے والوں کو روشناس کرائیں گے۔ فیڈ بیک سیشن اور اختتامی تقریب دن کے آخر میں منعقد کی جائے گی۔

یوپی میں ایکوٹورازم کے لامحدود امکانات ہیں: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 20 اپریل۔ اتر پردیش ایکو ٹورازم ڈیولپمنٹ بورڈ کی پہل پر، 22 سے 30 اپریل تک ایک خصوصی تعارفی سفر (فیم ٹرپ) کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت برطانیہ، امریکہ، جرمنی اور آسٹریلیا سمیت ہندوستان سے سیاحت کے سرکردہ تاجروں کا ایک وفد اتر پردیش کا دورہ کرنے آ رہا ہے۔ اس دوران ٹریول کمپنیوں کے نمائندے چمبل سفاری سے کاشی تک کا سفر کریں گے۔ یہ اطلاع ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ اس فیم ٹرپ کو ریاست کے اہم سیاحتی مقامات سے غیر ملکی ٹور آپریٹروں کو متعارف کرانے اور بین الاقوامی سیاحتی نقشے پر اتر پردیش کو مزید مضبوط کرنے کی سمت میں ایک اہم قدم سمجھا جا رہا ہے۔ یہ وفد چمبل سفاری سے کاشی تک کے سفر کے دوران ریاست کے ثقافتی تنوع، تاریخی ورثے اور قدرتی حسن کا مشاہدہ کرے گا۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ اتر پردیش میں ایکو ٹورازم کے لامحدود امکانات ہیں، جنہیں زمین پر لاگو کیا جا رہا ہے۔ ایکو ٹورازم ڈیولپمنٹ بورڈ ریاست کے قدرتی حسن کو عالمی پلیٹ فارم پر لانے کی کوششیں کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں خاندان کے مختلف ممالک کے دورے منعقد کیے جا رہے ہیں۔ اس گروپ میں سیاحت کے تاجروں کے ساتھ ساتھ صحافی اور سفری مصنفین بھی شامل ہیں۔ یہ نمائندے اتر پردیش کے اہم ماحولیاتی سیاحتی مقامات کا دورہ کر رہے ہیں اور ریاست کے قدرتی پرکشش مقامات کو اپنی رپورٹس، مضامین اور سوشل میڈیا پوسٹس کے ذریعے بین الاقوامی پلیٹ فارم پر لا رہے ہیں۔ اس اقدام کو ریاست کی سیاحتی صنعت کو ایک نئی جہت دینے میں اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ مسٹر جیویر سنگھ نے بتایا کہ یوکے، یو ایس، جرمنی اور آسٹریلیا کی سرکردہ ٹریول کمپنیوں کے نمائندوں کی ایک ٹیم 22 اپریل سے ریاست کے دورے پر آ رہی ہے جس کا مقصد عالمی سطح پر اتر پردیش کی سیاحتی صلاحیت کو فروغ دینا ہے۔ اس گروپ کا دورہ آگرہ سے شروع ہوگا، جہاں مندوبین بٹیشور اور چمبل سفاری کا تجربہ کریں گے۔ اس کے بعد ٹیم پرفیوم سٹی قنوج پہنچے گی، جہاں پرفیوم بنانے پر مبنی ایک خصوصی ورکشاپ میں حصہ لے گی۔ ان نمائندوں کو قنوج کی دنیا کی مشہور پرفیوم روایت اور اس کی باریکیوں کو قریب سے جاننے کا موقع ملے گا۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ یہ ٹیم دودھوا نیشنل پارک، پیلی بھیت ٹائیگر ریزرو اور کتارنیا گھاٹ وائلڈ لائف سینکچری کا دورہ کرنے کے بعد دارالحکومت لکھنؤ پہنچے گی۔ یہاں وہ تاریخی مقامات کا دورہ کرنے کے ساتھ ساتھ لکھنؤ کی مشہور چکن کاری اور مشہور پکوانوں کا مزہ چکھیں گے۔ لکھنؤ کے بعد، مندوبین کو پریاگ راج کے خاندانی سفر پر لے جایا جائے گا جہاں وہ سنگم پیچ، تاریخی مقامات اور مشہور فارم اسٹے پلانٹر بنگلہ کا دورہ کریں گے۔ آخر میں، ٹیم کاشی پہنچے گی، جہاں وہ کاشی وشوناتھ مندر کے دورے، گنگا آرتی، وارانسی کی صبح، مقامی آرٹ اینڈ کرافٹ اور روایتی کھانوں سے لطف اندوز ہوں گے۔ سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ اتر پردیش سیاحت کے میدان میں تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ فی الحال ریاست گھریلو سیاحت کے معاملے میں ملک میں پہلے نمبر پر ہے۔ غیر ملکی سیاحوں کی آمد میں بھی ریاست کو سرفہرست بنانے کی مسلسل کوششیں جاری ہیں۔ اسی سلسلے میں خاندانی دوروں کا اہتمام کیا جا رہا ہے جس کے مثبت نتائج سامنے آ رہے ہیں۔

حاملہ خاتون کی ڈیلیوری سے تین گھنٹے قبل موت

فیس کے لیے گھر والوں کو دوڑاتے رہے ڈاکٹر، پھر اسے دوسرے اسپتال کر دیا ریفر

آگرہ:20 اپریل (پی این ایس) یہاں کے شاہ گنج تھانہ علاقے کے ایک نجی اسپتال میں اتوار کو ایک آپریشن کے دوران ایک حاملہ خاتون کی مشتبہ حالت میں موت ہوگئی۔ متوفی کا نام سادھنا پاٹھک ہے جو متھرا کی رہنے والی تھی۔ لواحقین نے ہسپتال انتظامیہ اور ڈاکٹر پر سنگین غفلت کا الزام لگاتے ہوئے انصاف کا مطالبہ کیا ہے۔ متوفی کے بھائی روہت ڈکشٹ نے بتایا کہ سادھنا گزشتہ سات ماہ سے اس اسپتال میں زیر علاج تھی۔ اسے جمعہ کی رات تقریباً 2 بجے ڈیلیوری کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ ڈاکٹروں نے اہل خانہ کو بتایا کہ آپریشن جمعہ اور ہفتہ کو ممکن نہیں ہے کیونکہ ڈاکٹر کسی وجہ سے آگرہ میں نہیں ہوں گے۔ جس کے باعث اتوار کی صبح آٹھ بجے کے قریب آپریشن کیا گیا۔ روہت کا کہنا ہے کہ وہ اس وقت متھرا میں تھے اور انہوں نے ڈاکٹر سے آپریشن میں تھوڑی تاخیر کرنے کی درخواست کی تاکہ وہ وقت پر آگرہ پہنچ سکیں، کیونکہ اس وقت اسپتال میں صرف متوفی کے شوہر اور بڑی بھابی بھی موجود تھیں۔ لیکن ڈاکٹر نے آپریشن میں تاخیر کرنے سے انکار کر دیا۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ آپریشن کے دوران مقتولہ کے شوہر کو خون لانے کے لیے باہر بھیجا گیا جس کے بعد اسپتال میں ہنگامہ برپا ہوگیا۔ گھر والوں کے واپس آنے تک ہسپتال انتظامیہ نے نہ صرف آپریشن کی پوری فیس جمع کرائی بلکہ متوفی اور اس کی نومولود بیٹی کو ایمبولینس میں دوسرے ہسپتال لے جانے کا بھی کہا۔ دوسرے اسپتال پہنچنے پر ڈاکٹروں نے معائنے کے بعد بتایا کہ خاتون کی موت دو گھنٹے قبل ہوئی تھی۔ اس کے بعد دوسرے تیسرے اسپتال میں تصدیق ہوئی کہ موت کو تقریباً تین گھنٹے گزر چکے ہیں۔ اہل خانہ نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر معاملے کی تفتیش شروع کر دی۔ روہت ڈکشٹ کا کہنا ہے کہ جب انہوں نے اسپتال کے آپریٹر سے موت کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ فی الحال متوفی کی لاش کو متھرا لایا گیا ہے۔ لواحقین نے ہسپتال انتظامیہ کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

علی گڑھ: مغربی بنگال میں ہندوؤں پر مظالم کے خلاف احتجاج، صدر راج کے نفاذ کا مطالبہ

علی گڑھ 20 اپریل (پی این ایس) مغربی بنگال میں ہندوؤں پر مظالم کے خلاف وشو ہندو پریشد نے 19 اپریل کو رام لیلا میدان کے باہر جی ٹی روڈ پر مظاہرہ کیا اور صدر جمہوریہ کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔ کارکنوں نے بنگال کی ممتا بنرجی کی حکومت کے خلاف نعرے لگائے۔ ممتا کی سیاست گندی ہے، خوشامد میں اندھی، بنگال میں صدر راج کا مطالبہ جیسے نعرے لگائے گئے۔ انہوں نے مغربی بنگال حکومت پر ہندو مخالف عناصر کو تحفظ فراہم کرنے کا بھی الزام لگایا۔ وشو ہندو پریشد کے عہدیداروں نے بنگال حکومت کا تختہ الٹتے ہوئے صدر راج نافذ کرنے کا مطالبہ کیا۔ سکریٹری مکیش راجپوت نے کہا کہ بنگال میں خواتین کے ساتھ ہونے والے ظلم سے پورے ملک کے ہندو ناراض اور متحد ہیں۔ بنگالی ہندوؤں پر ظلم برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ممتا حکومت جہادی عناصر کی حفاظت کر رہی ہے، جو ناقابل قبول ہے۔

24 اضلاع میں آسمانی بجلی اور گرج چمک کا امکان

لکھنو:20 اپریل (پی این ایس) اتوار کو اتر پردیش کے تقریباً 24 اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ گرج چمک کا امکان ہے۔ اس دوران ان علاقوں میں 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گردوغبار کے طوفان اور بعض مقامات پر ہلکی بونداباندی کا امکان ہے۔ اس کے ساتھ ہی محکمہ موسمیات نے جھانسی اور ہمیر پور سمیت بندیل کھنڈ کے سات اضلاع میں گرم رات کی وارننگ جاری کی ہے۔ لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنس دان اتل کمار سنگھ نے بتایا کہ اتوار کو مشرقی اور ترائی خطے کے کچھ حصوں میں ممکنہ بونداباندی کے بعد پیر سے موسم صاف ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ درجہ حرارت میں اضافے کے باعث گرمی کی شدت دوبارہ بڑھ جائے گی۔ اعظم گڑھ، ماؤ، بلیا، دیوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، بستی، کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، گونڈا، بلرام پور، شراوستی، بہرائچ، لکھیم پور کھیری، سیتاپور، بارہ بنکی، ایودھیا، امبیڈکر نگر، مرادآباد، رام پور، شاہ پور، شاہ پور، بھڑکپور، بھڑکنگ اور سرگودھا کے علاقے۔ جن اضلاع میں گرم رات کا امکان ہے ان میں اٹاوہ، اوریا، جالون، ہمیر پور، مہوبہ، جھانسی، للت پور اور آس پاس کے علاقے شامل ہیں۔